UNIVERSAL LIBRARY
OU_188530
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY
COLLEGE LIBRARY

مکمل محاربات روس و جاپان سنہ ۱۹۰۴ء

حصہ اول

جسکو منشی محمد فضل حسین صاحب بسمل مصنف نسخہ اکسیر ذخیرہ معلومات شرح بہارستان خلاصہ تمدن ہند وغیرہ وغیرہ نے

اردو اور انگریزی کی جدید اخبارات و نیز دیگر مستند ذرایع سے

مرتب کیا

اور

مینیجر الف۔ ایچ بسمل اینڈ برادرس بکسیلرس کے اہتمام سے

مطبع فضل المطابع مراد آباد میں طبع ہوا

اول ۵۰۰ جلد نمبر ۹ قیمت فی جلد ۸/

۴

التماس مولف

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

یوں تو فن تاریخ نویسی اگرچہ بہت ہی مشکل کام ہے مگر موجودہ ہنگامۂ اقصائے مشرق کے واقعات قلمبند کرنا اور بھی زیادہ کٹھن تھا کیونکہ اس جنگ کی صحیح خبریں ملنا قریب قریب ناممکن تھیں تاہم میں نے اس کتاب کو طیار کرنے میں علاوہ مستند کتب مدد لینے کے ہندوستان کے نہایت ہی معتبر و معزز انگریزی اردو اخبارات (جنکی فہرست ذیل میں درج ہے) امداد لیکر اس کتاب کو مرتب کیا ہے اور چونکہ میں اپنے کو فن تاریخ نویسی میں ایک مبتدی سے زیادہ نہیں خیال کرتا اور اس فن میں یہ میری پہلی ہی تالیف ہے اسپر طرہ یہ ہوا کہ جس وقت میں کتاب کے آخری جزو مرتب کر رہا تھا تو دفعتاً علیل ہوگیا یعنی آخری جزو ایام علالت میں مرتب کیا ہے لہذا فن تاریخ کے ماہرین اصحاب کی خدمت میں بکمال ادب گذارش ہے کہ جو عیوب و نقائص اس کتاب کے متعلق انکی نظر سے گذریں ان تمام سے مجھے ان کو مطلع فرماویں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں انکو دور کر دیا جاوے

(فہرست اخبارات جس سے کتاب ہذا کی طیاری میں امداد لی گئی ہے)

پانیر انڈین ڈیلی ٹیلیگراف آبزرور ڈیلی کرانکل سیول ملٹری گزٹ آرمی نیوز وطن وکیل اودھ اخبار
حبل المتین سیول ملٹری نیوز کرزن گزٹ پیسہ اخبار

خاکسار

مسبل

لغات جنگ

ردیف الف

ادزومہ جاپانی زرہ پوش کروزوزن ۱۰ ہزار ٹن انجن ۱۵ ہزار اسپی طاقت کی رفتار ۲۴ میل - زرہ ۶ انچ دبیز اسپر ہہ توپین ۸ - انچ اور ۱۴ توپین ۶ - انچ قطر کی ہین انگلستان مین بنا -

ارٹامانوف روسی جنرل آٹھوین روسی رائفل برگیڈ کا کمانڈر ہی یہہ برگیڈ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ و ۳۲ وین برگیڈ پر مشتمل ہو اور اوسکا ہیڈ کوارٹر ولاڈی وسٹاک ہی -

ارورا دوم درجہ کا روسی آہن پوش جہاز جو بزرطہ بیڑہ کی شمول مین بحرہ قلزم مین مقیم ہے -

ازومہ جاپانی زرہ پوش کروز ہے جسکا وزن ۹۴۶۳ ٹن - انجن ۱۶ ہزار اسپی طاقت رفتار ۲۱ میل - زرہ ۶ انچ دبیز اسپر ہہ توپین ۸ انچ اور ۱۰ - ۶ انچ قطر کی چڑہی ہوئی ہین - انگلستان مین بنا -

اساما جاپانی زرہ پوش جہاز - بار برداری ۱۰ ہزار ٹن انجن کی طاقت ۱۸ ہزار گھوڑونکی رفتار ۲۱ میل زرہ ۶ انچ دبیز چار توپین ۸ انچ قطر کی اور دس ۶ انچ قطر کی اسپر چڑہی ہین - انگلستان مین بنا ہے -

اساہی جاپانی مصافی جہاز وزن ۱۵ ہزار ٹن - انجن ۱۸ ہزار اسپی طاقت کی رفتار ۱۸ ناٹ ہی زرہ ۱۴ انچ دبیز ۱۲ انچ قطر کی ہہ توپین ۵ انچ قطر کی ۴ توپین اس پر چڑہی ہوئی ہین - اسکاٹ لینڈ مین بنا ہے -

اسکولڈ یہہ اول درجہ کا روسی زرہ پوش جہاز ہی بار برداری ۷ ہزار ٹن رفتار ۲۳ میل بارہ توپین ۶ انچ قطر کی اسپر چڑہی ہوی ہین - پورٹ آرتھر مین مقیم تھا جو ۹ - فروری کی معرکہ مین جاپانیون نے بیکار کر دیا -

الماز ایک روسی زرہ پوش جہاز ہی جو بزرطہ بیڑہ کی ہمراہ بحرہ قلزم مین ہے -

انٹنگ ماشاہو سرحد کوریا پر دریا یالو کی شمالی کنارہ پر مشرقی منچوریا کا اہم تجارتی شہر جو کوریا کی شہر وجو کے بالکل مقابل اور نیگفوسی ۱۲ میل کی فاصلہ پر بجانب جنوب واقع ہی اس شہر کو امریکہ سی معاہدہ کرنیکی بعد چین نے عام تجارت کی واسطے کھولکر بندرگاہ تحت قرار دیا ہے مگر بالفعل روسی افواج کی قبضہ مین ہے -

اوساکا جاپان کا مشہور بندرگاہ جاپانی آبنائی پر واقع ہی آبادی ۱۳ لاکھہ بلحاظ آبادی یہہ شہر جاپان مین دوسری نمبر پر ہے کیوٹو سابقہ دار الخلافت سی چند میل کی فاصلہ پر ہی یہان اتواپ و اسلحہ کی اکثر سرکاری کارخانہ ہین -

اوسیلی آبیا روسی مصافی جہاز ہی جو بزرطہ بیڑہ کی ہمراہ بحرہ قلزم مین مقیم تھا اسکا وزن ۱۲ ہزار ٹن اور توپین ۴ دس انچ قطر کی ۱۰ - ۶ - انچ قطر کی اسپر چڑہی ہوئی ہین -

ایلف سلطنت روس مین مشرق الاقصائی کا وائسرائی جسکو تقریباً شاہانہ اختیار حاصل ہین مفصل سوانح عمری حاشیہ صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو -

امٹیو۔ مارکوئس۔ جاپانی بسمارک اپنے ملک کا بہترین مدبر شہنشاہ جاپان کا اعلیٰ مشیر اور سلطنت کی موجودہ آئین نظم ونسق کا مجوز و بانی انگلستان وجاپان مین اتحادی معاہدہ کا باعث اپنے ملک وقوم کا سچا بہی خواہ پبلک کا پورا معتمد۔

ایٹو ایڈمرل (وائی کونٹ) جاپانی بیڑہ مقیم یوکوساگا کا کمانڈر بحری فوج کا اعلیٰ ترین افسر محاربہ چین جاپان مین جاپانی بیڑہ کا اعلیٰ ترین افسر تھا

ایڈمیت جاپانی آہن پوش جہاز جسکے اندر سلحہ خانہ رہتا ہی اور جو ہرامر مین اوزدمہ کا مشابہ ہی۔

انو لی جاپانی فوج مین اس کماندر بیعت کی تعنیاتی کیوری پر ہی جو بہر انلیڈ پر واقع ہی جاپانی بحری اٹیاٹ میجر کا اسکا دوسرا درجہ ہی۔

اوگاوا بیرن لفٹنٹ جنرل۔ جاپانی فوج کی چوتھی ڈویژن کا کمانڈر ہی۔

اوکو بیرن وجنرل محاربہ چین وجاپان مین بہت بڑی ناموری حاصل کرنیوالا ایک نامور جاپانی جنرل۔

اوکونو لفٹنٹ جنرل۔ جاپانی فوج کے چھٹے ڈویژن کا کمانڈر

اوسیکو لفٹنٹ جنرل جاپانی فوج کی ساتوین ڈویژن کا کمانڈر

اوشیما لفٹنٹ جنرل جاپانی فوج کے تیسری ڈویژن کا کمانڈر

اویاما کونٹ وفیلڈ مارشل جاپانی افواج کا سپہ سالار نہایت تجربہ کار اور فوجی حلقہ مین ممتاز جنرل ہی۔ اسوقت اسکی عمر ۶۱ سال ہی محاربہ چین وجاپان مین جاپانی حملہ آور فوج کی دوسری حصہ کی کمان پر تھا اس محاربہ مین دیگر کارنامونکے علاوہ پورٹ آرتھر تالن وان (ڈالنی) اور وی ہائی وی کو اسنی فتح کیا تھا

ایٹاجیما جاپانی بندر جہان جاپانی بحری سپاہ کا حربی مدرسہ ہی تمام جاپانی بحری افسر اسی مدرسہ مین تعلیم پاتے ہین۔

اپولچینی روسی ریزرو افواج کا نام ہی جس کی نقل حرکت شدید جنگ یا قومی خطرہ کے وقت امپریل منظوری سے ہوتی ہے اسکی تعداد ۳۴۔ لاکھ ہی اور اس مین ہر طبقہ کی جوان شامل ہین۔

آری ساکا یہہ جاپانیونہی نے ایک خاص نمونہ کی توپ کا نام رکھا ہی جو ان کی توپ خانہ مین کثرت سے ہی اور جاپان مین ہی بنتی ہے جاپانی ساخت کی جدید رائفل کا بہی یہی نام ہی۔

ایٹا باشی اس مقام پر جاپان کا گولہ بارود کا کارخانہ ہی اسکی علاوہ میگونداہانا اور فوجی مین بہی اور کارخانے ہین۔

اینگلوجاپانی معاہدہ۔ کتاب ہذا کے حاشیہ صفحہ ۱۴ پر درج ہی۔

ردیف ب

بیرن یاماٹو ایڈمرل جاپانی وزیر سبغہ بحر۔

بویان روسی کروزر درجہ اول وزن ۳ ہزار ٹن رفتار ۲۱ میل ۲۔ آٹھہ انچ قطر کی اور ۸ چھہ انچ قطر کی توپین اس پر چڑھی ہوئی ہین مقام اموریت پورٹ آرتھر ہی۔

بویارین روسی جنگی جہاز جسکا وزن ۳ ہزار ٹن اور رفتار ۲۲ میل ہے اسکی میگزین مین ۶ توپین بتہ ہانچ قطر کی ہین مقام اموریت بیلیو اور بقول جاپانیان متصل پورٹ آرتھر غرق ہو گیا۔

بورگاریٹر روسی جنگی جہاز وزن ۱ ہزار ٹن رفتار ۱۳ میل اسپر ۶ توپین رہتی ہین مقام اموریت ولاڈیسی وسٹاک۔

ج

بلاگووست شنک - یا بلیگو ویسٹ چنگ - دریائی امور پر روس کا اہم تجارتی شہر جہان سنہ ۱۹۰۰ء مین روسیون نے چینیون کا قتل عام کیا تھا -

بورس - گرانڈ ڈیوک - زار کی چچا گرانڈ ڈیوک ولادمیر کا بیٹا جو میدان جنگ مین شریک ہی -

بروٹن - خلیج بحیرہ جاپان مین کوریا کی شمالی مشرقی ساحل پر ہے اسکی مشہور بنا ور پورٹ لازاروف اور ونسن مین ونسن کہاری ینگ شنگ پر واقع ہی جو خلیج بروٹن کی وسط مین ہے -

ردیف پ

پلاڈوا روسی کروزر وزن سات ہزار ٹن رفتار ۲۰ میل فی گھنٹہ اسپر ۸ توپین ۶ انچ قطر کی چڑہی ہوئی ہین -

پیریس ویٹ روسی مصافی جہاز وزن ۱۲ ہزار ٹن رفتار ۱۹ میل ہے - دس انچ اور ۶ انچ قطر کی توپین اسپر چڑہی ہوئی ہین -

پو بیڈا روسی مصافی جہاز نمبر ۲ وزن ۱۲ ہزار ٹن رفتار ۱۹ میل ہے ۴ دس انچ ۱۱ چھ انچ کی توپین اسپر چڑہی ہوئی ہین - مقام امور یت پورٹ آرتھر

پنگیانگ علاقہ کوریا مین سمندر سے دور شہر ہے سنہ ۱۸۹۴ء مین جاپانیون نے چینیون پر اسی مقام پر فتح حاصل کی تھی اسکی آبادی ۵۰ ہزار ہے -

پوسی ای وسکی روسی بری افواج کا اعلی جنرل - اور صوبہ وارسا کا ڈپٹی گورنر جنرل ہی -

پیریویا ولو سکا روسی مصافی جہاز وزن ۱۱ ہزار ٹن رفتار ۱۷ میل ہے - بارہ انچ اور ۱۲ چھ انچ کی توپین اسپر نصب ہین -

پولٹوا دیکھو حاشیہ صفحہ ۶۱

پلو دریا (امنک) منچوریا اور کوریا کی درمیان شمالی و مغربی سرحد سنہ ۱۸۹۶ء روس نے کوریا سے جنوب جانب اسکی جنگل کا ٹنی کی رعایت حاصل کی تھی -

پورٹ آرتھر اسکی مفصل کیفیت صفحہ ۸۶ پر دیکھو -

ردیف ت

تسوشیمہ آبنائی کوریا مین جاپان کا ایک نہایت مستحکم اور قلعہ بند جزیرہ ہے جو جنگی لحاظ سی ایک اہم ترین مقامات مین سی ہی اسکی لمبائی ۴۵ میل ہے مگر جوار کے موقع پر پانی چڑہنے کی وجہ سی اسکی درمیانی حصہ مین بہی پانی اس شان سی آجاتا ہی کہ ایک کی دو جزیرہ ہو جاتی ہین -

تارپیڈو کی تشریح حاشیہ صفحہ ۴۷ لغایہ ۵۴ پر دیکھو -

تاشیمی لفٹنٹ جنرل جاپانی فوج کی آٹھوین ڈویژن کا کمانڈر

ردیف ٹ

ٹاکی شکی جاپانی جزیرہ تسوشیمہ کا ایک بندر جو بحری مرکز اور کوئلہ کا مخزن ہے

ٹاٹونگ کاؤ دریائی یالو کی دہانہ پر کوریا کا ایک بندر جسکو کوریا نی حال مین کل دنیا کی تاجرونکی لئی کھولا ہے -

ٹالن وان ڈالنی کا دوسرا نام ہی -

ٹوکیو جاپان کا دار الحکومت جسکی آبادی ۱۵ لاکھ دریائی سمید کی کنارے سمندر سے ۸ میل کی فاصل پر واقع ہے -

ٹوکیوا جاپانی سیاحی جہاز اسکی وسعت ۱۰ ہزار ٹن اور انجن ۱۸ ہزار اسپی طاقت رفتار ½ ۲۱ میل زرہ ۵ سے ۶ پانچ دیڑہ آٹھ انچ اور ۱۰ چھہ انچ قطر کی توپین اس پر نصب ہین۔

ٹومن دریا۔ کوریا کی شمال مین کوریا اور مشرقی سائبریا مین حد فاصل ہی۔

ٹوکوسوچو۔ جاپانی فوج مین اعلیٰ رتبہ کا غیر کمیشنڈ آفیسر ہوتا ہی اس سی نیچی کا درجہ سوچو کا ہی جو انگریزی سارجنٹ میجر کی برابر ہوتا ہی گنشو اور گوشو بالترتیب سارجنٹ اور کارپورل کی برابر ہے۔

ٹویاماگیکو یہہ جنگی تعلیمی مدرسہ ہی جہان تمام جاپانی افسر تعلیم پاتی ہین تعلیم کا نصاب مشکل اور مکمل ہی۔

ٹیکو بندر فوسان سیول ریلوی پر کوریا کا ایک شہر ہے۔

ٹیرااوشی جنرل جاپان کا وزیر جنگ۔

ٹوگو وائس ایڈمرل موجودہ جنگ روس و جاپان کا نامور اور ہر دلعزیز افسر اسکی سوانح عمری حاشیہ صفحہ ۵۶ پر دیکھو۔

ردیف ج

جنچوان چلفو کا دوسرا نام ہی اسکی مفصل کیفیت حاشیہ صفحہ ۶۳ پر ملاحظہ ہو۔

جاپانی بحیرہ بحر الکاہل کا شمالی و مغربی حصہ جو جاپان اور مشرقی سائبریا و کوریا کی درمیان ہے۔

جنرو میکاڈو شہنشاہ جاپان کی پریوی کونسل کی عالیشان ممبر ونکو کہتی ہین جسمین اشخاص ذیل مین شامل ہین۔ مارکوئس ایٹو۔ مارکوئس گاماٹا کونٹ متسا گی ٹاکونٹ انیوی۔ اور مارکوئس اویاما اگرچہ ان مشیرونکی انجمن جاپانی قوانین و ضوابط مین دخیل نہین ہی لیکن چونکہ یہہ سب ۵ راست شہنشاہ کی مشیر ہین اسوجہہ سی تمام با اختیار ہین۔

ردیف چ

چیفو چینی صوبہ شانٹنگ کا اہم تجارتی بندر جو پورٹ آرتھر کی مقابل واقع ہی اور براہ سمندر ۷۰ میل کی مسافت پر جانب جنوب ہی اور تمام ممالک کی تجارت کیواسطی کھلا ہوا ہی۔

چین دن ٹاؤ چینی شہر ٹینسٹن کا جو ساحل سی اندر دریا پر واقع ہی سرمائی بندر ہی۔

چیمپو کوریا کی مغربی ساحل پر دریائی ٹاٹونگ کی شمالی شاخ کی دہانہ پر واقع ہی اور قصبہ پنگ ینگ کا بندر ہی ۱۸۹۶ء سی علانیہ تجارت کیواسطی کھولدیا گیا ہی۔

چلفو ملاحظہ ہو حاشیہ صفحہ ۶۳

ردیف خ

خاربن یا کھاربن یا ہاربن۔ منچوریا ریلوی کی مرکز کا مرکز اسکو روسیون نی بہت کوشش کی بعد روسی افواج اقصائی مشرق کا ہیڈ کوارٹر بنالیا ہے جہان بیشمار بارکین بنگلی ہین اور اب نہایت سرسبز مقام ہے۔

خابارودسک یا خابارودکا۔ دریائی آمور پر واقع ہی پہلی اقصائی مشرق کی روسی ملاقہ کا صدر مقام تھا اسکی آبادی دس ہزار ہے۔

ردیف ڈ

ڈائنا ایک روسی جہاز تھا جسپر ۸ توپین نصب تہین باقی حالات حاشیہ صفحہ ۶۰ پر دیکھو

ڈالنی یا ڈالنوان) اسجگہ پر ٹرانس سائبیرین ریلوی کا اختتام ہوتا ہی اور سینٹ پیٹرسبرگ سی ۵۳۰۷ میل کی فاصلہ پر ہی اور جزیرہ نما لیاؤٹنگ کی بالکل

انتہا پر پورٹ آرتھر کے قریب واقع ہے روسیون نے اوسی سب سے بڑا تجارتی مرکز اور فوجی جنگ کا بدل بنانیکی کوشش کی ہو لیکن حسب توقع کامیابی نہین ہوئی دہ میان تجارتی گودام کارخانہ اور جو مٹون و دیان غیرہ بنانیمین ۶ کرور روپیہ خرچ کرچکے ہین ڈالنی نو آباد شہر جسکو روسیون نے ٹالن وان کے پرانے چینی شہر کے متصل ایکسال کے عرصہ مین طیار کیا ہے اور تمام بازار مکان وغیرہ سرکاری خرچ سے تعمیر ہوئے ہین۔

ردیف ر

رورک روسی سیاحی جہاز وزن گیارہ ہزار ٹن رفتار ۲۰ میل اسپر ۴۔ آٹھہ انچ اور ۱۶۔ چھہ انچ قطر کی توپین چڑہی ہوئی ہین۔

روشیا روسی کروز وزن ۱۲ ہزار ٹن رفتار ۲۰ میل توپین اسپر رورک کی برابر نصب ہین۔

رٹیوزن بارٹ زن روسی جنگی جہاز وسعت ۱۲۷۰۰ ٹن رفتار ۱۸ ناٹ اسپر ۱۲ توپین نصب ہین امریکہ مین بنا ہے۔

ردیف ز

زاروچ اسکی مفصل تشریح حاشیہ صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو۔

زار روس شہنشاہ روس کا خطاب ہے جو تمامی روسی مقبوضات کا خودمختار بادشاہ ہے موجودہ شہنشاہ روس کا نام نکولس دوم ہے جو ۱۸۔ مئی ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوا اور یکم نومبر ۱۸۹۴ء مین تخت نشین ہوا۔

ردیف س

ساسیبو یا ساسیہو جاپان کا بحری مرکز جو ناگاساکی سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے جہانپر جاپان کا بہت بڑا ڈک یارڈ اور جہازی کارخانہ ہے

سانگدٹو کوریا کا سابق دارالحکومت جسکی موجودہ آبادی ۵۰ ہزار ہے۔

سوڈن سیول فوزن ریلوی کا سیول کی جانب کا ٹرمنس ہے کیونکہ جاپانی جو لاین سیول کی جانب بنا رہے ہین وہ آغاز جنگ تک اسجگہہ تک بنی تھی

سگریڈلوف روسی ایڈمرل روسی بیڑہ بحیرہ اسود کے سپہ سالار ہے اسکا خیال ہے کہ آخر کار روس بر و بحر دونو مقامات پر کامیاب ہوگا۔

سکوا ڈرن سٹینڈنگ یہ جاپانی بحری افواج کے ایک حصہ کا خطاب ہے جسمین اعلیٰ درجہ کے جنگی اور سیاحی جہاز شامل ہین آغاز جنگ سے یہ تعینات ہین ہے۔

سمی شیمہ جاپانی ایڈمرل ساسیبو کی بحری مرکز کا کمانڈر ہے۔

سونگ چن کوریا کی شمال مغربی ساحل پر تجارتی بندرگاہ ہے وہان لنگرگاہ نہین ہے اور کہلی سمندر مین بہی جہازونکو لنگر ڈالنیکے واسطے کوئی اچھا موقع نہین ہے۔

سنگری دریا شمالی منچوریا مین سے گذر کر دریای آمور مین گرتا ہے خاربن اسکی دامن کنارہ پر آباد ہے جہان اسپر ۱۳۱۵ فٹ لمبا ریلوے پل بنایا گیا ہے۔

سیواسٹوپل روسی مصافی جہاز وزن ۱۱ ہزار ٹن رفتار ۱۷ میل ہے۔ بارہ انچ اور ۱۲ چھہ انچ کی توپین اس پر چڑہی ہوئی ہین۔

سیول کوریا کا پایہ تخت ہے آبادی ۲ لاکھہ ہے جسکا بندرگاہ چلفو ہے دونو کے درمیان ریل جاری تمام سلطنتون نے اپنی اپنی سفارت خانونکی حفاظت کے واسطے کچھہ کچھہ سپاہ وہان بہیج رکھی ہے اس شہر مین ٹریموی جاری ہے اور امریکہ کے شہرونکا رنگ ڈہنگ اختیار کرتا جاتا ہے۔

ردیف ش

شان ہیکوان چین کا شہر جو دیوار اعظم کے مشرقی سرے کے انتہا پر ٹاکو نو چنگ ریلوی پر واقع ہے آغاز جنگ تک روسیونکے قبضہ مین تھا۔

شان ٹنگ چین کا شمال مشرقی صوبہ بحیرہ زرد پر واقع ہے چیفو اسکا بڑا شہر ہے جرمن مقبوضہ کیاشو اسی کے ساحل پر واقع ہے۔

شکی شیما جاپانی مصافی جہاز وزن ۱۵ ہزار ٹن انجن ۱۵ ہزار گہوڑونکی طاقت کی رفتار ۱۸ میل زرہ ۹ انچ دبیز ۴ توپین ۱۲ انچ اور ۱۴ چہ انچ کی اسپر چڑہی ہوئی ہے انگلستان مین بنا ہی

شنگ کنگ منچوریا کے تین صوبون مین سب سے زیادہ جنوبی صوبہ ہے۔

شیکشیما جاپانی جنگی جہاز وزن ۱۵ ہزار ٹن تعداد ۱۵ ہزار گہوڑونکی رفتار ۱۸ میل ۴ توپین اسپر ہین دریائی ٹیمز پر طیار ہوا ہی۔

شیمونوسکی جاپانی جزیرہ ہانڈو مین ایک مضبوط قلعبند مقام ہی ۱۸۹۵ء مین چین و جاپان کے درمیان بعد جنگ کے اسی مقام پر شرائط صلح طی ہوئی تہین۔

ردیف ف

فارموسا ایک بڑا جزیرہ ہی جسکو ۱۸۹۵ء مین جاپانیون نے چینیون سے لڑکر حاصل کیا ہی۔

فوجی جاپانی مصافی جہاز وزن ۱۲۶۰۰ ٹن انجن ۱۳ ہزار گہوڑونکی طاقت کے رفتار ۱۸ میل زرہ ۱۸½ انچ دبیز چار توپین ۱۲ انچ اور ۱۰ چہ انچ کی اسپر چڑہی ہوئی ہین انگلستان مین بنا ہی

فوسن یا **پوسان** جنوبی کوریا کا سب سے بڑا بندر مصالحت ہے جسمین کوئی ۵ ہزار باشندی آباد اور جاپانی ۲ ہزار آباد مین یہ جاپانی بندر شیمونوسکی سے ۱۳۵ میل اور جاپانی بندر توسی شیمو سے محض ۸۰ میل کے فاصلہ پر ہے کوریا پر اکثر حملے کے زمانہ کی حالت مین پہلے اسی بندر پر جاپانی اُترتی رہی ہین اس جگہہ سے جاپان تک کیبل گرام (بحری تار) جاری ہی اور سیول فیوسن ریلوی لائن کا جنوبی ٹرمنس ہی جو گورنمنٹ جاپان کی طرف سے زیر تعمیر ہے لائن مذکور فیوزن سے ٹیگو تک بن چکی ہی جو قریب ۲۰ میل کے ہی اور باقی جلد بنےوالی ہے۔

ردیف ک

کاوامورا لفٹننٹ جنرل و بیرن۔ جاپانی فوج کے دہم ڈویژن کا محاربہ چین و جاپان مین شامل رہنے والا کمانڈر۔

کتسورا کونٹ وزیر اعظم جاپان۔ جو فیلڈ جنرل ہی محاربہ چین و جاپان مین شامل ہوکر بہت امتیاز حاصل کیا تہا۔

کساگا جاپانی کروزر جو ارجنٹائن ایلیک جہازون مین سے ہی جسکو جاپان نے قیمتاً خرید کیا تہا اسکا وزن ۷ ہزار ۷ سو ٹن ہے۔

کساگی جاپانی کروزر وزن ۵ ہزار ٹن انجن ۱۵ ہزار پانچسو گہوڑونکی طاقت کی رفتار ۲۲ میل زرہ ۴½ انچ دبیز توپین ۲ آٹھ انچ اور ساڑہے چار انچ قطر کی چڑہی ہوئی ہین۔ امریکہ مین بنا ہی۔

کوبی جاپانی بندر تجارتی مرکز آبادی پونے دو لاکھ یہان جہازون کی مرمت کا کارخانہ ہی۔

کودامہ لفٹننٹ جنرل و بیرن۔ جاپان کا نائب سپہ سالار افواج محاربہ چین و جاپان مین قائمقام وزیر جنگ تہا۔

کوریا جزیرہ نما اور مستقل سلطنت ہے مفصل حال صفحہ ۷۹ پر ملاحظہ ہو۔

کوری جاپان کا قلعبند بحری مرکز ہیروشیمہ سے چند میل فاصلہ پر ہی وہان پر بہت سے سرکاری بحری کارخانہ اور حوض ہین۔

کروکی جاپانی جنرل فاتح دریای یالو جاپانی حملہ آور فوج مقیم دریائی یالو کے مقدمۃ الجیش کا کمانڈر ہی

کروپاٹکن روسی وزیر جنگ و جنرل اسکی مفصل سوانحعمری صفحہ ۱۳۹ پر درج ہے۔ **کسن پن** کوریا کے مغربی ساحل پر تجارتی بندرگاہ ہے۔

کوان ٹنگ جزیرہ نمالیاؤ ٹنگ مین چہوٹا سا صوبہ ہے جسمین وہ علاقہ بہی شامل ہے جسکا پٹہ چین نے روس کو لکہدیا ہی ڈالنی اور بندر آرتہر اسی صوبہ مین ہین۔

کہا باروکا (کہاباروسک) یہہ مقام انتہائی مشرق مین روسی گورنر جنرل کا مستقر یا دار الحکومت تہا یہہ شہر دریائی آمور پر واقع ہی جسکی آبادی دس ہزار ہے۔

کیاؤ چاؤ (کیاتشو) شانٹنگ کے چینی صوبہ مین ایک بندر ہی جسکا پٹہ جرمن کو لکہدیا گیا ہی۔

ردیف ک (گ)

گرونوبلیئی اول درجہ کا روسی جنگی جہاز ہی وزن ۱۲ ہزار ٹن رفتار ۱۲ میل ۴ آٹھ انچ اور ۱۶ چہ انچ کی توپین اس پر چڑہی ہوئی ہین مقام ماموریت ولاڈی وسٹاک

گروڈیکوف روسی جنرل ۱۹۰۰ء کی روسی مہم منچوریا کا سپہ سالار۔

گنزو - جاپانی مدبر و مشیر خاص شہنشاہ جاپان -

ردیف ل

لاوینگ کمڈن اور پورٹ آرتھر کے درمیان ریلوے لائن پر ایک اہم مقام ہے جہان روسیون نے مارچ کے مہینہ مین فوج جمع کی تھی -

لاؤ ٹنگ جزیرہ نما ہے منچوریا کے جنوبی کونہ کا نام ہے - لامسڈورف روسی وزیر خارجیہ کا نام ہے -

لنشین یہہ جاپانی جنگی جہاز ہے جسکو جاپان نے ارجنٹائن ایبلک سے خریدا تھا اسکا وزن ۷۷۰۰ ٹن ہے -

ردیف م

ماٹسو ہا سہزو جزیرہ ہانڈو علاقہ جاپان مین بحری ڈاک یارڈ ہے -

مانچوریا چینی صوبہ جو چین کے شمال مین دیوار اعظم کے اوپر تین قسمتون مین منقسم ہے اسکی آبادی ۹۰ لاکھ رقبہ ۳ لاکھ ۶۲ ہزار میل مربع ہو کر فوکی مشہور بغاوت کی فرو کرنیکے بہانہ سے ۱۹۰۰ء سے روس اسپر قابض ہے اکتوبر ۱۹۰۳ء مین فرو خالی کردینیکا وعدہ تھا اسکے عدم ایفا پر جاپان سے جنگ شروع ہوئی ہے -

مسانفو سامفو جنوبی کوریا کا تجارتی بندر فوسان کے قریب ہے جاپانی بندر ناگاساکی سے دو سو میل ہے روس نے یہان ریاکی اجازت سے کوئلہ کا ذخیرہ قائم کرنا چاہا تھا مگر جاپان نے اجازت نہ دی -

مٹسو کاٹا کونٹ جاپانی - پریوی وزیر خزانہ تھا فی الحال مشیران خاص مین شامل ہے - مکاساکے متعلق حاشیہ صفحہ ۶۰ ملاحظہ ہو -

موکپو کوریا کے جنوبی مغربی ساحل پر تجارتی بندر ہے وہان ۵۰۰ سو جاپانی آباد ہین جنگی لحاظ سے بھی اہم مقام ہے -

مکدن منچوریا کا صدر مقام چین کے موجودہ حکمران خاندان مانچو کا اصلی وطن آبادی ڈہائی لاکھ ہے سمور اور دیگر پوستین کا بڑا سوداگری شہر ۱۹۰۰ء سے روسی اسپر قابض ہین

مرورن ہیکادو مین جاپان کا بحری اسٹیشن ہے اور یہان پر ایک قلعہ بھی ہے -

میزرو جزیرہ ہانڈو مین جاپانیونکا بحری بندر ہے -

مت سو ہیٹو شہنشاہ جاپان کا نام لقب مکاڈو ہے ۱۳ - نومبر ۱۸۵۲ء کو پیدا ہوا تھا اور ۱۳ - فروری ۱۸۶۷ء کو تخت نشین ہوا

ردیف ن

ناگاساکی جنوبی جاپان کا اہم بندر اور بحری مرکز ہے جاپانی بیڑہ کے جمع ہونیکی یہہ خاص جگہہ ہے یہان گودام مین کوئلہ اور تمام دیگر ضروری سامان بکثرت فراہم رہتے ہین اور جہازونکی مرمت کے مکمل ترین کارخانہ یہان موجود ہین -

نیوچوانگ منچوریا کا بندر مصالحت ہے اسکی آبادی ۵۰ ہزار ہے یہہ برٹش تجارت کا بڑا مرکز ہے سنہ ۱۹۰۰ء سے روسی اسپر قابض ہین -

نشین جاپانی کروزر جو امریکن ریاست ارجنٹائن سے خرید کیا ہے جسکا وزن ۷۷ سو ٹن ہے -

نوزد ہانو ذرد نہایت نامور اور تجربہ کار جاپانی افسر کا نام ہے جس نے محاربہ چین و جاپان مین پنگ ینگ کے مضبوط چینی مورچون کو فتح کیا تھا اور اسی فتح سے اس محاربہ کا علانیہ خاتمہ ہو گیا تھا -

نیشو لفٹنٹ جنرل بیرن - جاپانی فوج کے دوم ڈویژن کا کمانڈر محاربہ چین و جاپان مین اسنے بھی بہت ناموری حاصل کی تھی -

ردیف و

ولاڈیو وسٹاک اسکی کیفیت مفصل صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ ہو

وی ہائی ڈی چینی صوبہ شان ٹنگ کی شمالی ساحل کا بندر اب انگلستان کے قبضہ مین ہے -

وانسن یاگن شان کوریا کے شمالی و مشرقی ساحل پر تجارتی بندر ہے اسکی لنگرگاہ خوب وسیع ہے آبادی ۲ ہزار ہے جسمین اکثر جاپانی آباد ہین اسکے اور سیول کے درمیان تار برقی لائن موجود ہے۔

ویجو کوریا کے شمال و مغرب مین دریائے یالو کے دہانہ پر واقع ہے جاپانی سیول سے اس مقام تک ریل بنانے کی فکر مین ہین۔

ردیف ہ

ہاکوڈیٹ جاپان کے شمالی جزیرہ ہوکیڈو کا اہم ترین بحری تجارتی اسٹیشن جسکی آبادی ۵۰ ہزار ہے دلادی سٹاک کے بالکل مقابل اور اس سے ۴ سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

ہاگی جاپان کے سب سے بڑے جزیرے ہونڈو کے مغربی ساحل کا ایک بندر ہے فیوسان سے ہاگی تک بذریعہ سٹیمر ۱۲ گھنٹہ کا راستہ ہے یہان پر حال مین نہایت مضبوط قلعہ تعمیر کیا گیا ہے یہان سے ایک سڑک ہیروشیما تک جاتی ہے۔

ہام ہنگ کوریا کے شمالی ساحل پر بر لب خلیج بروٹن ایک قصبہ ہے جہان ایک چیف مجسٹریٹ رہتا ہے۔

ہاسی گاوا جنرل و بیرن جاپانی فوج کے امپیریل گارڈ ڈویزن کا کمانڈر ہے۔

ہاٹسیوس یا ہٹ سوسی۔ کلان ترین جاپانی مصافی جہاز ایڈمرل ٹوگو کا ہیڈ کوارٹر اسی مین ہے وزن ۱۵ ہزار ٹن ہے ۱۵ ہزار گھوڑونکی طاقت کے ہے توپین ۱۲ انچ قطر کی اور چھہ انچ قطر کی اسکی میگزین مین ہین یہ انگلستان مین بنا ہے

ہسن من ٹن شمالی چین کی ریلوی لائن کا شمالی انتہائی اسٹیشن اور نکمڈن سے ۱۶ میل بجانب مغرب واقع ہے۔

ہن ینگ سیول کا دیسی زبان مین نام ہے۔

ہیلار یہہ شمالی منچوریا کا ایک مقام ہے کسی زمانہ مین مغلونکا دار الحکومت تھا اب ٹرانس الشین ریلوے کا بڑا اسٹیشن ہے۔

ہیروشیمہ جاپان کے وسط مین بر لب سمندر ایک اہم قلعبند شہر ہے محاربہ چین و جاپان مین شہنشاہ جاپان یہین آ رہا تھا۔

ردیف ی

یالو وہ دریا ہے جو کوریا اور منچوریا کے درمیان شمال و مغرب جانب حد فاصل ہے ۱۸۹۶ء مین روسیون نے کوریا سے دریا کے متصلہ کوردی جنگلات سے لکڑی کاٹنے کا اجارہ حاصل کیا تھا اور محض اسی اجارہ کی بنا پر اس نواح مین قابض ہو گئے پہلے چینیون کے مقابلہ مین بھی جاپانی اسی دریا کے دہانہ پر ایک عظیم فتح حاصل کر چکے ہین اور اب روسیون کو بھی اسی دریا کے دہانہ پر ایک فاش زک دی ہے۔

یاماگاٹا فیلڈ مارشل و مارکوئس بعد مارکوئس اٹیو کے جاپان مین یہہ ہی معتمد علیہ متعمد اور میکاڈو کا مشیر خاص شخص ہے نہایت نامور جاپانی سپہ سالار اور مدبر ہے جو محاربہ چین و جاپان مین جاپانی افواج کا کمانڈر انچیف تھا۔

یاماگوشی لفٹننٹ جنرل و بیرن۔ جاپانی افواج کے پانچوین ڈویزن کا کماندار ہے جو سنہ ۱۹۰۰ء کے متحدہ حملہ پکن مین جاپانی افواج کا کمانڈر تھا۔

یاماموٹو ایڈمرل و بیرن۔ جاپان کا وزیر بحر۔

یاشیما جاپانی مصافی جہاز وزن ۱۲ ہزار ۵ سو ٹن اور فیوجی جہاز کا ہم پلہ ہے۔

یوکوہامہ جاپان کا سب سے بڑا بندر جسکی آبادی ۲ لاکھ ہے۔

یوکوساکا جاپان کا ایک مشہور بحری اسٹیشن ہے جہان ڈاک یارڈ اور سلحہ خانہ ہے پہلے وہ بڑا جاپانی بحری مرکز تھا مگر اب وسکا مقابل کیوری ہے۔

ینگفو دریائے یالو کے دہانہ پر ایک بندر ہے۔

یوان شہ کالی چینی وائسرائے ملک کے شمالی حصہ کی افواج کا کمانڈر متوفی چینی مدبر لی ہنگ چینگ کا پروردہ ہے۔

یونسان جس کا دوسرا نام وانسن ہے۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر جغرافیائی حالات ملک روس

سلطنت روس تمام شمالی ایشیا اور نصف مشرقی یورپ کے ملنے سے بنی ہی اسکا رقبہ قریب ۹۰ لاکھ مربع میل کی ہی جو تمام سطح اراضی کا ساتوان حصہ ہی۔ روسی سلطنت دو بڑی حصون یورپی روس اور ایشیائی روس مین منقسم ہی۔

یورپی روس شمال کی طرف بحر منجمد مشرق کی طرف کوہستان یورال دریائی یورال اور بحیرہ کاسپین جنوب کیطرف کوہ قاف اور بحر اسود اور مغرب جانب اسٹریا پرشیا بحیرہ بالٹک اور سویڈن سے محدود ہی زیادہ حصہ یورپی روس کا ایک وسیع میدان ہی اسمین بڑی پہاڑ یورال اور قاف مین جو ایشیائی روس کی سرحد مین خاص منبع آب کوہستان والڈائی سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو کی درمیان ایک کسیقدر بلند سلسلہ ہے کوہستان والڈائی کی شمال مین جو دریا مین وہ بحر منجمد یا بحر بالٹک مین بہتے ہین اور جو دریا جنوب کو بہتی ہین وہ بحر کاسپین یا بحر اسود مین گرتے ہین۔ شمالی اور جنوبی بڑی دریا جو عموماً ایک دوسری سے قریب تر ہین بذریعہ نہرون کے ایک دوسری سے ملا دئے گئے ہین لہذا ایک قسم کا انکا تار تعلق بحیرہ کاسپین بحیرہ بالٹک اور بحر اسود مین ہی۔ یورپ کی سب سی بڑے دریا والگا کا خاص بندرگاہ آج کل سینٹ پیٹرسبرگ ہی۔ ایشیائی روس کی مغرب مین یورپی روس ہی اور شمالی سرحد بحر منجمد شمالی اور سائبیریا پر ختم ہوتی ہی مشرق مین بحر جاپان اور سلطنت جاپان واقع ہے۔ شمال و مشرق مین بحیرہ بیرنگ اور بحیرہ اوکٹسک ہین جنوبی سرحد اس ملک کی جو قدرتی طور پر واقع ہوئی ہے کوہ الطین ہے اور جنوب و مشرق مین سلطنت چین اور اوسکے صوبہ منگولیا منچوریا و کوریا واقع ہین نقشہ پر نظر ڈالنے سے یہ بات معلوم ہو سکتی ہی کہ یہ دونون

صوبہ منچوریا وکوریا ہی وہ صوبہ ہین جو چین وجاپان مین حد فاصل ہین اور انہین صوبون کے بحری مقامات
ولاڈی وسٹاک ڈالنی اور پورٹ آرتھر سب سی بڑے بندرگاہ روسی مقبوضات مین سی ہین۔ خاصکر اسمین سے
پورٹ آرتھر بہترین ومستحکم روسی بندرگاہ سمجھا جاتا ہے۔

مختصر تاریخی حالات ملک روس

اگرچہ ملک روس کی قدیم تاریخی واقعات نہایت تاریکی مین ہین اور اونکی معلومات کا کوئی مستقل ذریعہ نہین ہے
مگر عمیق تحقیقات سی یہہ بات معلوم ہوئی ہی کہ انتہائی شمالی حصہ جسکو قدیم یونانی اور رومنس بھی بالکل نہین
جانتے تھے وہ وسیع مقام تھا جسکی حدود دور تک پھیلی ہوئی تھین اسکے حالات اسوجہہ سی اور بہی پوشیدہ تہی
کہ بڑی برفانی سمندرونکو عبور کرکے کوئی وہان پہونچ نہین سکتا تھا بالفعل جسکو خاص روسیہ کہتی ہین اسکو
اوس زمانہ مین **سامریشیا۔ سرماتیا** کہتے تہی مگر اسکی حدین مقرر نہ تہین اور جو قوم یا فرقہ اسمین سکونت پذیر تہین
اوسکی نسلین **سرمات**۔ اکولان۔ بازیج۔ اغانبرس۔ کیمرس۔ تادری۔ اور ماوت کے نام سی مشہور تہین
اور بقول مورخان رومن ان نسلونکی باشندہ نہایت بیرحم ڈاکو اور فاسق وفاجر اور خونخوار تہی اونکی اخلاقی
حالت نہایت پستی مین تہی۔ بیوہ اپنے شوہر کے جنازہ پر جان دیدیتی تہی اور مان اپنے اون بیٹونکو مار ڈالتی پر
آزاد تہی جنکو وہ پرورش نہ کرسکے اسیطرح جب والدین ضعیف ہو جاتے تھے تو مار ڈالے جاتی تہی جس زمانہ مین
کہ قیصران روم کو مسلمانونکی ہاتھہ سی شکست پر شکست ہونے لگی اور رومۃ الکبرا کا اقبال ادبار سے بدلنے لگا تو ان
وحشی اور خونخوار اقوام کو بھی سلطنت روم کا ایک بڑا حصہ تاخت وتاراج کرنیکا موقع ملا۔ منجملہ ان جنگلی اقوام کے
ایک قوم کا نام **راکشولینائی** تھا جس سے غالباً **رشین** (روسی) کا لفظ نکلا ہی بہرحال کچھہ ہی کیون نہو
مگر مورخین کا ایک بڑا گروہ یہہ کہتا ہی کہ یہہ لوگ سامریشیا کی سرزمین کے مالک نہ تہی بلکہ اسکال ڈونین
یا سرمات نامی ایک قوم تہی جو دریائے ڈینوب کی شمال سے دریائی والگا کے جنوب تک پہونچکر سامرشین
لوگون پر (جو سدائی یا فنس کی نام سے مشہور تہی) سنہ عیسوی کی آغاز مین فتحیاب ہوئی اور اونکی سلطنت برابر
اوسوقت تک قایم رہی کہ جب تک کہ سنہ عیسوی کی تیسری صدی مین انپر قوم غوت ساکن سکنڈی نیویا

یا سکنڈنیویا نے حملہ نہ کیا اور بعد اس حملہ کے یہہ قوم غوت اوسکی اکثر قبائل پر غالب آگئی جو بحر بالٹک اور بحر اسود کے درمیان رہتی تہی۔ پس ان سب سے مل ملاکر ایک زبردست سلطنت دریاے والگا ڈینیوب (وینٹر نیمن) ڈون۔ نیمن کے درمیانی سرزمین پر قایم ہوگئے اور اُن تمام حدود کو اس نئی سلطنت نے اپنے دامن مین محیط کرلیا جو آج یورپی روس کہلاتا ہے۔

اسکے بعد ۳۶۷ء مین ایک اور قوم الہن نامی نے اس سلطنت پر حملہ کر کے اسکو بالکل تباہ و برباد کردیا یہانتک کہ پہر یہہ سلطنت ۲ صدیون تک برابر اون قومونکی گذرگاہ بنی رہی جو مشرق جانب سے یورپ کو آتی تہین اور ایسی بدنظمی اور ابتری پہیلی کہ کبہی تو وہی قوم الہن اس پر متصرف ہو جاتی اور کبہی قوم بلغر۔ گاہی الان گاہی خزر قابض ہو جاتی اور ہمیشہ ایک دوسری کو مارتا اور نکالتا ہی رہا۔ مگر اس کشمکش اور بدنظمی مین بہی چوتہی صدی عیسوی مین چند شہر اس زمین پر قایم ہوئے جنمین سے نوو گورڈ اور کیف زیادہ مشہور شہر ہین۔

ساتوین صدی مین اس ملک مین ایک قوم فاراغ نامی نمودار ہوئی جو جرمنی کے اون قومونمین سے ایک قوم تہی جو بحر بالٹک کے ساحلی مقامات پر اپنا مسکن بنائی ہوئی تہی یہہ لوگ اس ملک مین اہل نوو گورڈ کی ایما سے اسواسطے آئی تہی کہ اپنی قوت بازو سے اہل پولینڈ کی مخالفت کو دور کرین۔ یہانتک کہ روسی حالات تو بہت ہی کمیاب ہین مگر ہان اس سے آگے یعنی ۸۶۲ء کے بعد سے روسی سلطنت کی باقاعدہ تاریخ ہاتہہ آتی ہے اور وہ اسطرح کہ ۸۶۲ء مین اوسی قوم فاراغ کے ایک مشہور لوٹیرہ اور ڈاکو شخص رورک نامی نے جو بلقب **اسکانڈی نوین** مشہور تہا اور جو اس سے چند سال پہلے یورپ کے جنوبی و مغربی حصون مین شہرت پکڑ گیا تہا ایک شاہی خاندان قایم کیا جسکی نسل مین ۱۵۹۸ء تک بادشاہت رہی اسکا ایک سفیر شہنشاہ مشرق **لوئیس اول** شہنشاہ مغرب **تہیوفلیس** کے پاس آیا اور جب سفارت کا معاملہ ختم ہو گیا تو سفیر نے شاہ فرانس سے استدعا کی کہ ہمین براہ سمندر ہمارے وطن کو پہونچا دیجئے اور اگر ہم خشکی کے ذریعہ سے جائینگے تو براہ قسطنطنیہ ہمکو جانا ہوگا اور بایں حالت راستہ مین مخالف اقوام سے جانبری مشکل ہوگی چنانچہ یہ استدعا منظور کی گئی اور یہہ لوگ ۸۱۳ء مین شمال کی جانب واپس آئے۔ رورک نے اوس زمانہ کے چہوٹے چہوٹے خود مختار گروہون کو مغلوب کر کے

اور اونکے شہرون پر بجبر قبضہ کرکے اون سب کو ایک رسی مین جکڑا اور ایک سلطنت قایم کرکے خود سب کا
بادشاہ بنگیا سلطنت روس کا یہہ پہلا بادشاہ گذرا ہے اسکے مرنیکے بعد اسکا بیٹا آئی غور اسکا جانشین ہوا
جس نے کیف کو اپنا پایہ تخت بناکر دریائے نیپر سے لیکر بحر اسود تک کے تمامی دریائی مقامات پر قبضہ کرلیا
اور اس تہوڑے ہی عرصہ مین یہ وحشیونکی سلطنت ایسی خطرناک ہوگئی کہ قیصران روم تک اس سے ڈرنے لگے
چنانچہ سلطنت روم کا پہلا دشمن شخص یہی آئی غور تہا جس نے متعدد مرتبہ قسطنطنیہ پر لوٹ مار کرنے کی
غرض سے حملہ کرنا چاہا مگر اس حملے سے بجز قسطنطنیہ جیسے دولتمند شہر کو لوٹنے اور تباہ کرنے کے اور کوئی خاص
سیاسی پہلو مدنظر نہ تہا اسی لوٹ مار کے شوق نے اونکی وحشی قوم کی لین ڈوری کو باسفورس تک پہونچا دیا تہا
اونکا خیال تہا کہ مشرقی قیصرونکے محلات چاندی سونے اور جواہرات سے پر ہین انکو اپنی قبضہ مین لاکر دولتمند
بنا چاہتے وہ بحر اسود کے مشرقی ساحل تک اپنی پہونچ جانے پر بہت خوش تہے مگر آخر مین قسطنطین شاہ گریک قیصر روم
اور آئی غور سے اتحاد ہوگیا اور اس اتحاد نہ آمد و رفت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اکثر روسی عیسائی ہوگئے۔ آئی غور کے
مرنے پر اسکی بیوی اولگا تخت نشین ہوئی جس نے ۹۵۴ء مین اپنی دارالسلطنت کیف سے قسطنطنیہ
جاکر عیسوی مذہب اختیار کیا مگر اسکے عیسائی ہوجانے پر بہی دو سو برس بعد تک اسکی رعایا بت پرست رہی
جبکہ اس خود مختار حکمران کا انتقال ہوا تو اسکا بیٹا سوی اتوس لاف یا سیو اتفلس نامی
مالک تخت ہوا یہہ نہایت جری بہادر اور بڑی حوصلہ شخص تہا جس نے والگا اور ڈینوب کے تمام دریائی
علاقہ کو اپنا مطیع بنایا اور بلگیریا اڈریانوپل پر قبضہ کرکے قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا مگر جان جیمس
شہنشاہ روم کی عاقلانہ تدابیر سے وہ زک فاش اوٹہائی کہ محض تہوڑے سے معاوضہ پر اپنے ملک کو
واپس جانا غنیمت سمجہا اور جب یورس تھنیس کے راستہ سے کیف کو واپس آرہا تہا کہ قریب کیف پہونچکر ایک باغی
گروہ نے ۹۷۲ء مین اسکو ذبح کرڈالا اسکے مرنے پر اسکے تین بیٹون نے اسکی سلطنت کو تقسیم کرلیا دو تو
آپسمین لڑکر مارے گئے تیسرا بیٹا ولادی میر ۹۸۰ء مین تمام سلطنت کا مالک ہوا اگرچہ اسکا مذہب
ابتدا مین بت پرست تہا تاہم اسکے ملک مین یہودی۔ عیسائی مسلمان سب ہی رہتی تہی لہذا اسکے خیالات مختلف
مذاہب کی جانب مائل ہونے لگے یہودی عیسائی مسلمان جدا جدا ہر ایک اپنی مذہبی فوائد اسکے گوش گذار اور

ذہن نشین کرنے لگا۔ ایک عیسائی مورخ لکھتا ہی کہ جب بادشاہ نے تمام مذاہب کی جانچ کرلی تو اسکا میلان طبع اسلام کی جانب ہوا اگرچہ چونکہ اسلام نے شراب پینے کی اجازت نہین دی تہی اور یہہ بہت زیادہ شراب نوشی کا عادی تہا۔ بدینوجہہ اسکی طبیعت مین تزلزل پیدا ہوا ادہر عیسائیون نے قسطنطین ہشتم کی بیٹی **آنا** نامی کو جو ایک حسینہ جمیلہ کتخدا شہزادی تہی اسکی نکاح مین دیدیا پس یہ شہزادی اسکی عیسائی مذہب قبول کرنے کا باعث ہوئی **ولادی میر** عیسوی مذہب قبول کرنے کی بعد نہایت ہی متعصب عیسائی بنگیا اور کیف مین گرجا اور عمدہ محل شاہی تعمیر کرائے یہ بادشاہ نہایت ہی لائق مدبر اور رعایا کی نظرون مین عزت مند گذرا ہی مگر پہر بہی اسکی زمانہ کی برائیان اور وحشتین اسکی ذات مین موجود تہین۔ عیسائی ہونیکے بعد ولادی میر کی طبیعت مین عجیب نرمی پیدا ہو گئی تہی وہ سنگین سے سنگین جرایم کی پاداش مین کبہی سزائے موت کا فتویٰ نہ دیتا بلکہ خفیف جرمانہ اپنے مجرمون پر کرتا۔ انجیل مقدس نے ایک طرف تو اسپر یہ اثر کیا مگر دوسری جانب اسکو نہایت پُرفریب اور دغاباز بنا دیا تہا چنانچہ اس بادشاہ نے اپنے حقیقی بہائی کو محض دغابازی سے قتل کر ڈالا جہان اور باتین تہین وہان عیاشی بہی اس بادشاہ مین اس درجہ بڑہی ہوئی تہی کہ جسکی نظیر روسی تاریخ مین ملنا مشکل ہی انہین تمام وجوہات سی جون جون اسکی عمر زیادہ ہوتی گئی افسوس کہ اوسیطرح اسکی سلطنت مین ضعف آتا گیا یہانتک کہ نووگوروڈ کے حاکم نے خراج دینا بند کردیا اور وہان کے لوگون نے بلوہ شروع کردیا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ اسکے اپنے ہی بیٹے **یاروسلاف** کی سازش سے یہ کارروائی ہوئی تہی اس واقعہ کو سنکر ایک جرار لشکر کے ساتہہ جبکہ وہ باغیونکی سرکوبی کیلئے جا رہا تہا کہ ۱۰۱۵ء مین بعمر ۵۴ سال راستہ ہی مین مرگیا

چونکہ ولادی میر اپنی حیات ہی مین اپنے ملک کو بارہ حصونمین تقسیم کرکے بارہ بیٹون کو حاکم کرچکا تہا لہذا اسکی مرتے ہی اسکے بیٹے آپسمین جہگڑنے اور جنگ و جدل کرنے لگے اس خانہ جنگی کی موقع کو شاہ پولینڈ غنیمت سمجہکر فوراً اُبہرک اوٹہا اور کیف پر حملہ کرکے اسکو لوٹ لیا اور بہت سا حصہ ملک کا فتح کرکے اپنی سلطنت مین شامل کرلیا۔ یاروسلاف نے اپنے تمام بہائیونکو زیروزبر کرکے کل سلطنت پر اپنا قبضہ کرلیا اور ملکی ابتری کو دیکہکر ایک قانون نافذ کیا جس کے اکثر حصونپر روس کی سلطنت آجتک کاربند ہی اگرچہ اس بادشاہ کو مورخون نے نہایت فیاض منتظم اور عاقل لکہا ہی مگر اس نے بہی اپنی باپ کی تقلید کرکے سخت غلطی کہائی کہ مثل اپنے

باپ کرانی ملک کو بہی اپنے بیٹون مین منقسم کردیا جسکا نتیجہ مثل سابق کے وہی ابتری ہوئی اور ہر سمت سے بغاوتین ہونے لگین اہالیان پولینڈ کو پھر وہی موقع ہاتھ آیا اور **بولس** شاہ پولینڈ نے ان تمام شہزادونکو تباہ و برباد کردیا اسی زمانہ مین **مار و سلف** کے پوتے **والڈیمر ماتو موکس** الملقب شہزادۂ اعظم کیف کا ظہور ہوا جو شہنشاہ یونان قسطنطین ماتوموکس کی بیٹی سے ۱۰۵۳ء مین پیدا ہوا تہا بچپن سے شاہ پولینڈ کے یہان سردارون مین بہرتی ہوکر اکثر لڑائیان لڑ ین تہین اور اونمین فتح خاص کی تہی ایک مدت تک رہنے کے بعد جب یہ اپنے وطن کو واپس آیا تو یہان دیکہا کہ خود مختار ڈاکہ زنی ہوتی ہے اسکا باپ کیف کا **گرانڈ ڈیوک** تہا جو بہت سی گروہون پر آپ ہی سرداری کا دعوی کرتا تہا - اسوقت کیف کی سرداری صرف برائے نام رہگئی تہی جسکا تصفیہ محض تلوار کے ہی ذریعہ سے ہوسکتا تہا لہذا والڈیمر نے جنگ شروع کرکے مقام منسک کو فتح کیا اور نہایت وحشیانہ طریقہ سے تمام باشندگان کو قتل کرڈالا مگر اس بیرحمانہ قتل عام سے بجائے غیر معمولی ترقی کے نمایان تنزل ہوگیا اور چونکہ بموجب قواعد سلطنت کوئی بیٹا باپ کا جانشین نہ ہوتا مگر وہ شخص جو باعتبار عمر کے سب مین بڑا ہو لہذا والڈیمر کے باپ کے بعد اوسکا بہتیجا ترو ڈسوا ٹوپوک جانشین ہوا اس نے صرف وسط ایشیا کی اون قومون کو شکست دی جنہون نے متواتر حملون سے روسی شہرونکو ویران کردیا تہا اسکے مرنے پر والڈیمر تخت نشین ہوا اور تیرہ سال حکومت کرکے ۱۱۲۵ء مین مرگیا -

یہہ بادشاہ روسی عظمت کا بانی تہا اس نے اپنی زندگی مین ۸۳ مرتبہ فتح حاصل کی یہہ نہایت متحمل منصف مزاج اور شجاع شخص تہا جنگی گھوڑون کو اکثر تنہا باندہ لاتا تہا اسکے عہد حکومت مین ملک کے اندرونی حصہ مین بالکل امن و امان ہوگئی تہی بیرونی دشمن پسپا کردئے گئے تہے جدید شہرونکی تعمیر شروع ہوگئی تہی اسی کے زمانہ مین روسیونکو دنیا مین ایک خاص عزت حاصل ہوئی اس نے مرتے وقت جو وصیت اپنی اولاد کو کی تہی وہ یہہ ہے کہ "اے میرے بچو خدا سے محبت کرو اور اوسکی مخلوق سے محبت رکھو گوشہ نشینی اور صومعہ مین رہنا تمکو ہرگز نہین بچاسکتا مگر ہان نیک اعمال تمہاری حفاظت کرسکتے ہین - غریبون کو کھانا کھلاؤ اور سمجہو کہ کل چیزین خدا کی ہی ملکیت ہین - زمین کے تہخانون مین اپنی خزانون کو نہ چہپاؤ کیونکہ مسیحی مذہب کے یہ بالکل خلاف ہے - یتیمونکے باپ بنو بیواؤنکی

دستگیری کرو اور کبھی ظالم کو مغرور ہون پر ظلم نہ کرنے دو خواہ گنہگار ہون یا بیگناہ کبھی اونکو جان سے نہ مارو ایک عیسائی کی زندگی اور روح پاک ہوتی ہے اپنے گھر مین ہر چیز کی آپ ہی نگرانی کرو اور اپنے ملازمین پر کوئی چیز نہ چھوڑو۔ جب تمہاری نگرانی رہیگی تو تمہارے مہمانونکو کوئی شکایت کھانے اور گھر کی انتظام کے متعلق نہ ہوگی۔ وقت جنگ چالاک وچست رہو اور اپنے افسرون کے لئے نمونہ بنو جنگ ایک دل لگی اور مذاق سمجھو جب تک سب کو دیکھ بھال نہ لو آرام سے بستر خواب پر نہ جاؤ اپنے ہتھیارون کو نہ کھولو ورنہ تمام فوج برباد ہوجاویگی۔ جب ذرا بھی خوف محسوس ہو تو فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ۔ ایک اجنبی کا ہر طرح خیال رکھنا چاہیے خواہ وہ بڑا آدمی ہو یا معمولی تاجر یا ایلچی اگر تم اوسکو ہدیہ نہ دے سکو تو اوسکو گوشت کھلاؤ اور شراب پلا کر مطمئن کردو کیونکہ یہی مسافر ممالک خارجہ مین جاکر اچھی بری خبرین پہونچا دینگے جس شخص سے ملو اوسکو سلام کرو۔ اپنی بیوی سے محبت رکھو۔ لیکن اس بات کا خیال رکھو کہ وہ تم پر قابو نہ حاصل کرے ہر نیک بات جو تم سیکھو اوسکو یاد رکھو اور جس چیز کو نہین جانتے اوسکا علم حاصل کرو مذہب کا ادب کرو اور نیک زندگی کا لحاظ رکھو" اس وصیت سے والدیمیر کی دانائی فیاضی باخبری رحمدلی کا پورا حال ونیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی خطرناک جنگ آورونکا رہنما بننے کی قابل شخص تھا۔

شہر نودوگوارڈ یا نجنی نواغراد

ابتدا سے روسیونکی تاریخ پر جب ہم نظر ڈالتے ہین تو بجز مدت دراز تک تلوارونکی جھنکار۔ زرہ بکتر خود فولادی کی چمک اور جنگ وجدال کی کشت وخون وحشیانہ خونخواریونکے معاملات۔ فلاحت سیاحت۔ تجارت اور کسی جدید بات کا تذکرہ تک بھی نہین پاتے مگر ہان شہر نودوگورو یا نواغراد (جو سینٹ پیٹرسبرگ سے جنوب ومشرق کی جانب ۱۲۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) کے باشندون نے بارہوین صدی کے وسط مین تمدن وتہذیب مین ترقی شروع کی اور روسیون سے جدا ہوکے ایک خود مختار مگر جمہوری سلطنت کرنا شروع کی جسکا سردار ایک مجسٹریٹ ہوتا تھا

سنہ ۱۲۵ء مین اس شہر کے لوگون نے نوا کے ساحلون کے پاس سوئڈس پر نمایان فتح حاصل کی اور
۳۰۰ برس تک یہان کے لوگون نے نہایت جاہ و جلال کے ساتھہ حکومت کی جنکو دیکھہ دیکھہ کر شاہان روس
حسد کرتے رہے انکی قوت کی ایسی دہاک بندہ گئی تھی کہ انکی نسبت یہ مقولہ زبان زد عوام ہو گیا تھا کہ جسطرح خدائے
برتر و اعظم کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا اسی طرح نووگورڈ والون کے مقابلہ کی بہی تاب کوئی شخص نہین
لا سکتا اوس زمانہ مین اس شہر کی آبادی چار لاکھہ تک پہونچ گئی تہی۔ اس شہر کو یونانی شاہان قسطنطنیہ نے
گیارہوین صدی مین تعمیر کرکے سینٹ صوفیہ کے ساتھہ معنون کر دیا تھا جو آجکل مسجد ہے اور آیا صوفیہ کے
نام سے مشہور ہے مگر ہر کمالے را زوالے کی مصداق جب اس شہر کا نیر اقبال عروج کو پہونچ چکا تو اب زوال کا
زمانہ آیا ادہر تو بسبب خود مختاری شہر مین فتنہ و فساد شروع ہوا اور ادہر اس طوائف الملوکی سے
متاثر ہو کر تاتاری مغلون نے حملہ آوری شروع کی چنانچہ سنہ ۱۲۲۳ء مین چنگیز خان کے لڑکے بحر آزف کے
کنارہ حملہ آور ہو کر بے شمار روسیونکو قتل کر ڈالا اور پھر سنہ ۱۲۳۶ء مین چنگیز خان کے پوتے نے ایک زبردست
حملہ کرکے تمام سلطنت روس پر چشم زدن مین قبضہ کر لیا اور تاتاریون کا خونخوار ٹڈی دل گروہ مثل ایک
پر آشوب سیلاب کی تمام ملک پر فتح حاصل کرتا ہوا یورپ کے جنوب و مشرق تک پہونچ گیا۔ چنانچہ اس
زمانہ کی کیفیت مسٹر کین مشہور یورپی مورخ نے اسطرح لکھی ہے کہ مغلون نے روسیون کو مار مار کر ستیاناس
کر دیا تھا اور انکو کہین پناہ نہ ملتی تہی غرضکہ دو صدیوں سے زیادہ تک سلطنت روس مسلمانون کی باجگذار
ریاست بنی رہی۔ مسلمان حملہ آور بحر کیسپین سے دریائے والگا تک پھیلے ہوے تھے اور مسلمانون کا
پایہ تخت اس بڑے دریا پر تھا جو یورپی روس کے درمیان سے گذرتا ہے مغلون نے سنہ ۱۲۳۹ء مین
کیف کو بہی فتح کر لیا تھا جس سے **یورس تھینس** کی جہازرانی روسی شہزادون کے ہاتھہ سے نکل گئی تہی
کیونکہ وہ سمندر اور مسیحی دنیا سے بالکل علیحدہ کر دئے گئے تھے **ماسکو** جو سنہ ۱۱۵ء مین بسایا گیا تھا
اوسکو شاہ ایوان اول نے سنہ ۱۳۲۹ء مین اپنا دار الخلافت بنایا سنہ ۱۳۶۲ء مین شہزادہ ڈمی ترائی
گرانڈ ڈیوک ماسکو نے جو کہ روس کے ایک حصہ سلطنت کا نواب اور اپنے ہمعصرون مین معزز تھا ایسا زور پکڑا
کہ مغلون نے چوکنا ہو کر مقررہ خراج سے زیادہ طلب کیا اور حکم دیا کہ ڈمی ٹرائی خود حاضر ہو کر نیازمندانہ

طریق سی مزید خراج پیش کرے اسپر ڈمی ٹرائی نے انکار کیا اور فوراً مقابلہ کو طیار ہوگیا مغلون کی
قوت بمقابلہ ایک صدی گذشتہ کے اب بہت ہی کم ہوگئی تہی اور وہ پورے طور پر طیار بہی نہ تہی کہ ڈمی ٹرائی نے
دریائے ڈون کی جانب ایک کثیر فوج کے ساتہہ حملہ کیا مغلون کی فوجین ان مقامات سی پہلی ہی اُٹھہ
چکی تہین روسیون مین ایک خاص جوش پہیلا ہوا تہا لہذا مغلون نے اپنی اس بے سروسامانی کیوجہہ سے
شکست کھائی مگر یہہ ایسی شکست نہ تہی جس سے خیال کو مغل دل سے محو کردیتے - نہین بلکہ انہون نے ۱۳۸۲ء مین
پہر سینہالی لیکر ماسکو پر حملہ کیا اور اوسکو فتح کرکے شہر مین قتل عام مچادیا - اسکے بعد ۱۳۹۵ء مین امیر تیمور لنگ نے
معہ جرار لشکر کے حملہ کرکے روسیون کے ٹکڑے اوڑادیے مگر افسوس کہ وہ تمام ملک پر فتح حاصل کرکے پہر اپنے
دارالخلافت کو واپس چلا آیا اور وہان کسی سلطنت قایم کرنے کا خیال بہی اوسکو نہوا اے کاش تیمور اگر
اسوقت روس مین سلطنت قایم کرلیتا تو شاید آج روسیونکو یہہ رتبہ حاصل نہ ہوتا تیمور کے حملون سے کچھہ زمانہ
بعد تک تو روسی ایک مردہ قوم بنی رہی اور تمام روسی سلطنت پر خان تاتار قابض ہوگیا اور منجملہ اور شہرونکی
دریائے والگا کے پاس دو شہر **کاپس چاک** اور **سیرائی** نام مغلون نے آباد کرکے سیرائی کو
دارالسلطنت مقرر کیا - اس شہر سیرائی کی آبادی وسعت وکثرت تجارت کے متعلق دنیا کا مشہور
سیاح ابن **بطوطا** جس نے چودہوین صدی مین اس شہر کا ملاحظہ کیا ہے بیان کرتا ہو کہ مین نی اس سے
زیادہ خوبصورت اور خوشنما شہر اور نہین دیکہا عالیشان مساجد وسیع بازار کشادہ اور مصفا سڑکین عظیم الشان
دوکانین جو مصر - شام - بابل اور نیز دیگر ممالک کا مال بہرے ہوئے شہر کی عظمت کو ظاہر کرتی مین یہہ شہر
ایک نہایت زبردست تجارت گاہ ہے جس مین ہر ملت ومذہب کی لوگ آباد ہین مغلون نے اگرچہ اپنا
قدیم بودہ مذہب چہوڑکر اسلام قبول کرلیا ہے - مگر وہ اسلام کی بے تعصبی سے پورے طور پر بہرہ مند
ہین ایک مغل بادشاہ نے اپنے محل کے قریب ہی عیسائیون کو گرجا بنانے کی اجازت دیدی ہی اور دوسر
بادشاہ کہلم کہلا عیسائیونکی تقریبات مذہبی مین شریک ہوتا ہے مگر باوصف اسقدر مذہبی آزادی کے مغل
سیاسی معاملات مین بدقسمت روسیون سی نہایت حقارت سی پیش آتے تھے چنانچہ تاتاریون کا کوئی سفیر
جب کسی روسی بادشاہ کے پاس جاتا تو اوس بادشاہ کا یہہ فرض ہوتا تہا کہ وہ سفیر کے گہوڑے سے نیچے

ادنی غالیچون کا فرش بچھائے خود گھٹنون کے بل کھڑا ہو کر اور نہایت مودبانہ طریقہ سے شاہی فرمان سنتا اور عرض و معروض کرتا اسکے بعد ایک پیالہ دودہ کا سفیر کے پینے کے واسطے آتا اوسمین کا اگر کوئی قطرہ گھوڑے کی گردن پر گر پڑتا تو روسی بادشاہ اوسکو اپنی زبان سے چاٹتا کچھ لوگ برتن لئے کھڑی رہتی تھی کہ اگر گھوڑے کے جسم سے کوئی قطرہ پسینہ کا گرے تو اوسکو زمین مین نہ گرنے دین بلکہ برتن مین لیلین اسی کیفیت سے کئی صدیان گذری تہین کہ زمانہ انقلاب تاتاریون کا شروع ہوا اور اونمین باہمی فساد و نا چاقی بڑھنے لگی اس موقع کو غنیمت پاکر روسی اس غلامی سے آزاد ہونے کے واسطے آمادہ مقابلہ کے ہوے اس زمانہ سے پہلے روسیون کی یہہ حالت تہی کہ جو روسی شہزادہ اپنی کو دولتمند بنانا چاہتا تھا وہ مغلونکی فوج مین ملازمت کرلینا تہا پھر اوسکے دوسرے ہمعصر شہزادہ اوس سے کانپنے لگتے تھے اور وہ بہت کچھ ناجائز فوائد اونسے حاصل کرتاتہا۔ بہت سی روسی شہزادیون نے اسی غرض سے مغل شہزادون سے شادیان کرلین تہین ادہر تو مغلون کی خانگی جہگڑون نے انکو کمزور کرہی دیا تہا کہ اودہر ایوان دوم کے بعد ایوان سوم نے ۱۴۶۳ء مین تخت نشین ہوکر شہر ماسکو کو اپنا دارالخلافت بنایا اور اپنا لقب غرور رکھا اسکی بی بی پلی لوُلس یونانی شاہ قسطنطنیہ کی بیٹی مغلونکی ازحد دشمن تہی اس نے جھٹ ایوان مذکور کو مشتعل کرکے مغلون سے بھڑوادیا۔ یہہ لڑائی ۱۴۸۱ء مین مقام قازان پر مغلون اور روسیون مین ہوئی مغل اپنے باہمی نفاق کی کمزوری سے مغلوب ہوگئے اور اوسوقت سے ان پر ادبار آیا حتی کہ بعوض خراج لینے کے اب دینا پڑا ہر چند کہ تاتاریون نے ترقی سلطنت مین بڑی کوشش کی لیکن تازمان ایوان سوم کامیابی نہوئی ایوان ایک بہت بڑا لائق اور مدبر بادشاہ تھا اسکے وقت مین سلطنت کو بڑی ترقی ہوئی۔ جرمن۔ وینس۔ پولینڈ۔ روم وغیرہ مین اسکے عہد مین اول مرتبہ سفیر دیکھنے مین آئے اسکے عہد مین ایک شخص آرسیس لوٹمل ساکن شہر بلغار نا روس مین آکر قیام پذیر ہوا جس نے پہلے پہل بندوق اور بارود اور توپ اور ٹکسال بنائی ۴۴ برس کی سلطنت کے بعد ۱۵۰۵ء مین انتقال کرگیا بعدہٗ اوسکے بیٹے کو سلطنت میسر آئی لیکن یہ جوان بیٹا اپنے باپ کے خیالات سے برعکس تہا۔ چنانچہ تاتاریون نے فوج کشی کی اور دفعتًا شہر ماسکو دارالسلطنت تک آگئے لیکن اسکے بعوض

ہٹا نیکے اونکو زر نقد دیکے بخوشی واپس کیا بروقت واپسی کے تاتاریون نے بہت سے روسی پکڑلا کر ترکون کے ہاتھہ فروخت کیے مگر اس بادشاہ کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا بلقب ایوان چہارم تخت نشین ہوا اگرچہ اس نے تاتاریون کو شکست دی مگر رعیت کے حق مین بڑا ظالم نکلا جس سے اسکا لقب ایوان ہیبت ناک مشہور ہوا اور روزیرچوکہ فرزانہ روزگار تہے بیگناہ قتل کیے گئے جسپر اسکو غصہ آتا وہ بے قتل ہوے پناہ نہ پاتا اسکی سلطنت جابرانہ ۴۶ برس تک رہی ایک مرتبہ اسکو اپنے ظلم ماضیہ یاد آئے جسکے خوف سے ایک صحرائے تاریک کے قلعہ الگزنڈر نامی نام مین گوشہ نشین ہوکر اعلان دیا کہ ہمنے تخت شاہی چہوڑدیا اوسوقت رعایا کو خیال آیا کہ بے بادشاہ سلطنت کی بدنظمی سے تو اوسکی ظلم ہی سہنا اچہا ہے لہذا بادشاہ سے جاکر عرض کی کہ حضور ہمارے مال وجان کی محافظ ہین ہم لوگ آپکے ظل عاطفت سے باہر ہونا نہین پسند نہین کرتے ہین پس آپ اپنی قدم سے زینت تخت فرماسیئے یہ سننا تھا کہ بادشاہ پھر تخت پر آموجود ہوا چونکہ ایک مہینہ کامل قلعہ مذکور مین گوشہ نشین رہا باین سبب اسکو کسیقدر مالیخولیا بہی ہوگیا تہا لیکن پچہلے ظلم پھر زور پکڑنے لگے نواغراد کے لوگون کو اس شبہہ پر کہ اہل پولینڈ سے سازش رکھتے ہین اپنے ہاتھہ سے قتل کرنا شروع کیا تو بحر منجمد مین (جوکہ دودو فٹ برف سے بند رہتا ہے) گڑہا کرکے بیشمار لوگونکو اوسمین دفن کردیا اوسی عرصہ مین ملک روس مین ہیضہ نے وہ زور پکڑا کہ لاکھون آدمی مرگئے سنہ ۱۵۷۱ء مین تاتاریون نے پھر یورش کی اور ماسکو تک داخل ہوگئے اور تمام شہر مین آگ لگادی ایوان بہی ایک قلعہ مین چہپ کے بیٹہہ رہا بعد چندروز کے بادشاہ نے ایک حرکت ناشایستہ یہ کی کہ اپنے بیٹے کو بیگناہ قتل کرڈالا بعد قتل فرزند کے کسیقدر مزاج نرم ہوگیا اور اپنی جانشین کو نصیحت کرنے لگا کہ مین نے جو ظلم رعایا پر کیا ہے تم اوسکا نعم البدل کرنا قیدیون کو چہوڑنا ٹکس مین نظر معافی مقدم رکہنا اس بادشاہ کی عملداری مین جرمنی دستکار اور بڑے بڑے انجینیر اکر روس مین قیام پذیر ہوے تھے ایک پریس بہی ماسکو مین جاری ہوا تھا اس نے ایلیزبیتھ ملکۂ انگلستان سے دوستی پیدا کی تہی جس سے ملک روس مین انگریزون نے بڑی تجارت قایم کی اوسوقت ساکنان روس جنگلی دغاباز وحشی ڈاکو اور قانون قدرت کے توڑنے والے شراب خوار عیاش تھے باپ بیٹے پر ظالم اور بیٹا باپ پر گستاخ تہا اسی زمانہ مین بعد سلطنت ۵۴ سال کے سنہ ۱۵۸۴ء مین شاہ ایوان کا

ایوان عمر بوسیدہ ہوکے گر پڑا۔

تھیوڈور۔ اس بادشاہ کی غریبی اور رحمدلی ایسی حد سے تجاوز کر گئی تہی کہ رعایا کو ناپسند ہوئی بلکہ اسکو نالایق ٹھیرایا اوسوقت اسکا سالا بورس گوڈوناف (جوکہ خاندان تاتار اور امور سلطنت مین بڑا معزز تہا دل مین سوچا کہ زار کی موت کے دن قریب ہین اوسکے بعد اوسکا بہائی تخت نشین ہوگا بہتر ہے کہ مین خود بادشاہ بنجاؤن بایں لحاظ **ڈیمی ٹریس** برادر زار کو جوکہ نو برس کا تہا اسکو سے دور **اگلیچ** نام ایک قصبہ مین بہیجدیا وہان وہ لڑکا اپنے محل کے صحن مین کہیل رہا تہا کہ ۱۵ می ۱۵۹۱ع مین بسازش بورس مارڈالا گیا۔ تہیوڈور کی سلطنت مین ۱۵۹۳ع مین بردہ فروشی جاری ہوئی جوکہ ۲۷۰ برس تک اس سلطنت مین قایم رہی۔ ۱۴ برس کی سلطنت کے بعد ۱۵۹۸ع مین تہیوڈور کا انتقال ہوگیا۔ بعض کا یہی قول ہے کہ تہیوڈور کو زہر دیکے مارڈالا۔ لکہا ہے کہ جب تہیوڈور کو مرنے کا وقت قریب آیا تو گرد اگرد جو رشتہ دار جمع تھے اپنا تاج اوتار کے اونکو دینا چاہا مگر کسی نے منظور نہ کیا اس سبب سے اوسنے زمین پر پٹک دیا اور مرگیا یہ واقعہ ۱۵۹۸ع کا ہے **ایرنی**۔ یہ زارینہ ہمشیرہ بورس بجائے اپنی خاوند تہیوڈور کی تخت نشین ہوئی لیکن اراکین سلطنت نے اسکو قبول نہ کیا بلکہ بورس کی کارروائیون نے اونکے دل مین جگہہ پیدا کی جس سے بورس کو تخت نشین کرنا چاہا بورس نے اونکا رجحان طبیعت پاکر بظاہر سلطنت کو نامنظور کیا اسپر امرائے ملک و افسران سلطنت و سفیران روس و پادریان ہر شہر و دیار نے جمع ہوکر ایک دربار منعقد کیا جسمین بورس کو تخت دینا چاہا وہان بہی بورس نے اغماض کیا قصہ کوتاہ بعد بڑی جد وجہد کے اس امر پر راضی ہوا کہ تاتاری مملکت روس پر حملہ کرنے کو تیار ہین اونکے زک دینے کو تمام رعایائے روس سچی دلسی لڑائی مین شامل ہونا پسند کرے تو البتہ تخت شاہی قبول کرسکتا ہون اس شرط کو رعایا نے نعرہ خوشی کے ساتھ قبول کیا اور بورس تخت سلطنت پر آیا بورس نے تخت نشین ہوتے ہی بموجب اپنی خیالات کے خان تاتار پر فوج کشی کردی اور بعد جنگ شدید کے تاتاریونکو شکست ہوئی اسی زمانہ مین یہ افواہ اوڑی کہ شہزادہ **ڈیمی ٹریس** (جسکو بورس نے مارڈالا تہا) پہر زندہ ہوگیا یعنے شہزادہ آدم حاکم پولینڈ کا ایک مصاحب تہا اوسنے بیان کیا کہ مین ڈیمی ٹرائی ہون بورس نے جسوقت مجھکو قتل کروانا چاہا تہا تو قاتل نے

مجہکو چہپا کے ایک غلام کو قتل کرڈالا اگرچہ یہ بیان اوسکی موت کی حال کے بالکل خلاف ہی مگر اور ثبوت مین اوسنی ایک روسی مہر دکہائی جسپر ڈیمی ترائی نام کندہ تہا اور انگوٹہی بیش تہا اور ایک صلیب ہیری کی ایسی لوگون کو دکہائی جس سے سب نی اصلی ڈیمی ترائی فرض کرلیا بلکہ بعضون نے نشان بدن بہی پہچانے اس عرصہ مین یہ شخص اپنا مذہب سابق گریک چہوڑکر رومن کا تہلک ہوگیا تہا اس سبب سی اہالیان پولینڈ اور بہی اسکے ساعی ہوی۔ قصہ کوتاہ ۱۶۰۴ء مین ایک چہوٹا لشکر تیار کرکے ڈیمی ترائی ملک روس پر موجود ہوا قبل اسکے بورِیس نے بہت کارروائی اسکے مارڈالنے کی کرائی مگر ناکامی ہوئی اور ادہر ڈیمی ترائی چار ہزار پولینڈ کی سپاہ سے دریائے ڈون تک آپہونچا یہان بہت سے لوگ کوساک جوکہ بورِیس کی ظلم رسیدہ تہے وہ بہی اسکے شامل ہوگئے ادہر بورِیس کا لشکر بہی آموجود ہوا گو ڈیمی ترائی کے پاس لشکر فراوان تہا تاہم بورِیس کی فوج نے مقام ڈوبرائین مین فتح حاصل کی جس سے ڈیمی ترائی کا زور کم ہوگیا چونکہ بورِیس نے ڈیمی ترائی کے مرواڈالنے مین بہت کوشش کی تہی اور کامیابی نہوئی اسکا اوسکو بہت غم رہتا تہا اور اسی سوختی مین ۱۳۔ اپریل ۱۶۰۵ء مین زہر کہاکے مرگیا

تہیوڈور دوم فرزند بورِیس ۱۸ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اس نے ایک بڑے افسر کو ادہر ڈیمی ٹرِیس کی مقابلہ کو روانہ کیا اور ادہر ڈیمی ٹرِیس کی کارروائی سی خاص ماسکو مین بلوہ ہوگیا اور اونہین بلوائیون نے تہیوڈور کو مع اوسکی زوجہ کے قید کردیا اور وہ افسر جو ڈیمی ٹرِیس سے لڑنے کو گیا تہا وہ وہان ملگیا اور بڑی شان وشوکت سی ڈیمی ترائی کو ماسکو مین لاکر تخت نشین کیا **ڈیمی ترایس** ۱۶۰۵ء مین جبکہ بادشاہ ہوا تو ایوان ہیبت ناک کی زوجہ جوکہ ایک عبادت خانہ مین گوشہ نشین تہی اوسکو وہان لوگ لائے اوس نے بہی بظاہر ڈیمی ٹرِیس کو اپنا لڑکا قبول کیا چند رونتک لوگ اسکو ڈیمی ٹرِیس مانتے رہے چونکہ اسکا مذہب خلاف روسیون کے رومن کا تہلک تہا اور گریک مذہب کا دشمن تہا اہالیان پولینڈ کا (بسبب اسکے کہ وہان بہت رہا اور انہین کے سبب سی یہ عروج ہوا) نہایت دوست تہا لہذا لوگون کو بوجوہ مندرجہ بالا نفرت ہونے لگی اور اعلان کردیا کہ یہ ڈیمی ٹرِیس نہین ہے جبکہ یہ خبر اوڑی تو دعویداران سلطنت مین سی ایک شہزادہ زیوسکی حملہ آور ماسکو ہوا۔ ڈیمی ٹرِیس نے اوسکی لشکر کو منتشر کرکے زیوسکی کو مع اوسکی بہائی کی

گرفتار کرلیا بعد اوسکے اون سکے خون سے درگذر کرکے رہائی بخشی تاہم وہ اسکی دشمنی سے باز نہ رہے اور تمام شہر مین بغاوت کی بنیاد ڈالنے لگے یہانتک کہ جوق جوق لوگ جمع ہوکے محل شاہی پر حملہ آور ہوے ڈیمی ٹریس کو جو یہ خبر پہونچی تو نہایت بدحواس ہوگیا اور اوسی گھبراہٹ مین ۳۰ فٹ بلند کوٹھے سے کود پڑا جس سے اوسکی ٹانگ ٹوٹ گئی لوگون نے دوڑ کر پکڑ لیا اور کہا کہ جھوٹی شہرت کا نتیجہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن ڈیمی ٹریس نے آخر وقت تک یہی کہا کہ مین ایوان شاہ کا بیٹا اور تمہارا زار ہون اسپر بھی لوگون نے ایک نہ سنی اور بے تامل قتل کر ڈالا بعد اوسکے اسکو ایک عظیم الشان قتل عام جاری ہوا اور مدت تک جو جسکے سامنے پڑ گیا قتل ہوا اسکے بعد شہزادون مین **زیوسکی** نام شہزادہ تخت نشین ہوا اسکے زمانہ مین ایک بدمعاش نے آکر یہ دعوی کیا کہ مین ڈیمی ٹریس ہون اور مرا نہین بلکہ زندہ ہون اسی دعوی پر اوس نے ماسکو شہر کو چار برس تک گھیر رکھا آخر کو ایک تاتاری افسر کے ہاتھ سے قتل ہوا شہزادہ زیوسکی ایک مرتبہ پولینڈ والون کی ہاتھ سے شکست کھا کے جو بھاگا تو پھر تخت پر نہ آیا اور ایک مدت تک سلطنت روس مین بد انتظامی رہی عرصہ کے بعد امرائے ملک نے **میکائیل رومانوف** کو (جو کہ رومانوف کی نسل سے تھا اور ماں کی جانب سے سلسلہ روُرک تک رکھتا تھا جس کی نسل مین ابتک سلطنت چلی آتی ہے) تخت نشین کیا اس کے عہد مین عرصہ کی بد انتظامی رفع ہوئی اس نے سنہ ۱۶۲۳ع مین انگلستان سے اور سنہ ۱۶۲۹ع مین فرانس سے عہدنامہ تجارت کیا کئی مرتبہ پولینڈ والون کو بھی زک دی مگر سنہ ۱۶۴۵ع مین میکائیل حوالہ عزرائیل ہوگیا بعد اسکے الکسیس فرزند میکائیل تخت نشین ہوا اسکے عہد سلطنت مین پولینڈ اور کوساک لوگونکو شکست ہوئی علم وہنر کی بھی ترقی ہوئی ایوان سوم کے قوانین ترمیم ہوے اسکے مرنیکے بعد **فیوڈور** سنہ ۱۶۷۶ع مین تخت نشین ہوا مگر جلد ہی انتقال کر گیا اسکے چھوٹے بھائی ایوان کے بیوقوف ہونیسے لوگون نے پیٹر اوسکے چچازاد بھائی کو بادشاہ کرنا چاہا ایوان کی بہن **صوفیا** نے اس بات سے ناراض ہوکر بلوہ کردیا۔ غرضکہ پیٹر نے ایوان کو تخت نشین کرکے صوفیا کو منتظم کردیا۔ پیٹر نے ۱۰ برس کے

سلہ پ،د، پ ڈیمی ٹریس کے نام سے لوگونکا فروغ پانا یہ اوس زمانہ کی عقل وفہم اور تہذیب کا پورا نمونہ ہے ۱۲

سن مین فیوڈور کی لڑکی سے شادی کرلی جس سے وزیر اعظم بلوہ کرنے پر آمادہ ہوا پیٹر نے دانائی سے
دفع کرکے وزیر کو بمقام آرچنجل بہیجدیا اور شہزادی صوفیا کو ایک عبادت خانہ مین نظر بند کرکے ۱۶۸۹ء مین
کامل بادشاہ ہوگیا **پیٹر دی گریٹ** یعنے پیٹر اعظم ۱۶۸۹ء مین بیخوف اور بلاشرکت غیرے
سلطنت کرنے لگا ایوان سلول کے مرنے کے بعد پیٹر نے اصلاح سلطنت شروع کی بسبب نیم وحشی
اور جاہل رعایا کی یہہ سلطنت مثل ایشیائی سلطنتون کے شمار ہوتی تہی مگر پیٹر نے یورپین سلطنتون کی ہم پلہ
کرنیکا ارادہ کیا پیٹر ایک بڑا مدبر اور عالی دماغ اور جوانمرد شخص تہا پیچیدہ مضامین اور ہر مشکل بات کے
عیب و ثواب مین اسکا ذہن نہایت رسا تہا جو حکم منہ سے نکالتا تہا پھر اوس سے نہین پھرتا تھا گاہے
گاہے لڑکون کے کہیل اور تماشون مین بہی مشغول ہوجاتا تہا۔ لیکن اپنے ضروری کام کو نہایت
چالاکی اور مستعدی سے انجام دیتا تہا اوسوقت یہان کی رعایا ظالم اور جاہل اور جنگلی تہی روسی پادریونکا
علم چند قلمی مسودات مین محدود اور بند تہا جسکو وہ اپنا سرمایہ لیاقت کتبخانہ علمی سمجھتے تہے ایوان ہیبتناک کے
وقت کا چھاپہ خانہ بالکل تاراج ہوگیا تہا روسیون مین شیخی اور نمود حد سے زیادہ ہوگئی تہی اگرچہ
پیٹر بہی ایک ایسی ہی خیالات کا شخص تہا تاہم جودت طبع سے نرالی کیفیت رکھتا تہا اسکی سانحات
عجیب دلچسپ ہین لکھا ہی کہ اس نے پہلے اپنے لشکر کو جرمنی افسرونکی مدد سے تیار کیا پہر وہ بالٹک مین
روسیون کا کوئی بندر نہ تہا اسباب تجارتی کی آرچنجل سے آمدورفت تہی جنگی جہازون کا نام بہی نہ سنا تہا
مگر پیٹر نے اپنی آخری سلطنت تک ۴۰ بڑے اور ۴۰۰ چھوٹے جہاز تیار کرلئے تھے پیٹر ہر کام مین
خود بہت بڑی لیاقت رکھتا تہا ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ پیٹر اپنی دارالسلطنت سے خفیہ غائب ہوگیا اور آرچنجل
پہونچکر ولندا اور وینس لوگونکے جہازون پر مثل مزدورون کے کام کرنے لگا جس سے اکثر کاروائیان
جہازرانی کی اسکے ذہن نشین ہوئین ۱۶۹۷ء مین اسی بہروپ سے ملک ہالینڈ مین پہونچا اور وہان ایک
ادنی بڑہئی کا کام اختیار کیا اور قصداً جو جو تکلیف اس نے گوارا کی وہ اسی کا کام تھا مثلاً ادنی مکان مین
رہنا کھانا اپنا خود پکانا سرکاری بیگار بھگتنا غرض ہر طرح کی مصیبت صرف جہازی کام سیکھنے کی لالچ سے
اپنے جسم پر جھیلی۔ ماہ جنوری ۱۶۹۸ء مین انگلستان پہونچکر اپنے کو ظاہر کیا وہان اسکی بڑی عزت

وتوقیر ہوئی وہان سے اپریل ۱۶۹۸ء مین اپنے ملک کو واپس آیا تہوڑے روز رہکر پہر ہالنڈ کو گیا
اور وہان سے اٹلی کا قصد تہا کہ اپنے ملک سے کچہہ بلوے کی خبر پاکر واپس آیا اسکی رعایا پیشتر ڈاڑہی رکہنا
فرض سمجہتی تہی مگر پیٹر نے ڈاڑہی منڈوانے کو علامت خوبصورتی قرار دیکر لوگونکو دوسری طرز کی ہدایت
دی۔ ماسکو شہر جو کہ عرصہ سے دار السلطنت تہا بلکہ اسکا شمار مقدس شہرون مین تہا پیٹر نے اسکی بزرگی کا کچہہ
نہ خیال کیا اور دوسرا شہر سینٹ پیٹرزبرگ کے نام سے آباد کیا اسکی آبادی سے اوسکا یہ مطلب تہا
کہ دار السلطنت سمندر کے کنارے ہونا ضرور ہے تاکہ اپنی کارروائی براہ راست دوسری ملکونسے
ہوسکے چنانچہ خلیج فین لینڈ (جسکو تہوڑے دن ہوے کہ سویڈن سے چہین لیا تہا) اوسکا کنارہ کیچڑ سے
بہرا ہوا بلکہ چہہ مہینے تک برف سے پوشیدہ رہتا تہا اور اس متعفن اور سیلی زمین پر شہر کا آباد ہونا مشکل تہا
لیکن پیٹر اعظم کے عزم بالجزم نے وہین ۹ برس مین ایک عمدہ اور خوش قطع شہر دریاے نیوا کے کنارہ پر تیار کردیا
جس مقام پر جانوران بحری و درندگان بری مدت سے قیام پذیر تہے پیٹر نے اوسکو محلات شاہی
و عمارات روسا و امرا و ارکین سلطنت سے آراستہ و پیراستہ کردیا۔ پیٹر کے عہد مین اکثر لڑائین فتح ہوئین
مگر ایک مرتبہ ۱۷۱۱ء مین ترکون پر حملہ کیا گیا۔ اس جنگ مین ترکون نے تمام روسی لشکر کو گہیر لیا قریب تہا
کہ اوس سے ایک بہی زندہ نہ بچے مگر پیٹر کی ملکہ **کتہرائن الکس** (جو کہ ایک غریب زادی تہی)
اسکے پاس جسقدر زر و زیور و جواہرات جمع تہا سب ترکون کے وزیر اعظم کو بطور رشوت کے دیکے صلح کرلی
پیٹر نے شاہ سویڈن سے اکثر لڑائیون مین فتح پائی چنانچہ ۱۷۲۱ء مین جب صلح ہوئی تو لیونیا استہونیا
انگریا دیبرگ وغیرہ تاپو شاہ سویڈن نے پیٹر کے حوالے کردئے اوسوقت سے وزراے سلطنت نے پیٹر کو
شاہنشاہ سلطنت و قبلہ گاہ رعایا اور پیٹر اعظم کے لقب سے مشہور کیا اور بذریعہ منادی کے تمام ملک مین
شہرت دیدی ۱۵۔ روز تک اسکا جشن رہا پیٹر اپنی رعایا کو مہذب بنانے مین بہت کوشش کرتا رہا علم و دستکاری کو
خوب ترقی دی ایک ملک دریا ئی سے دوسرے دریا مین کئی نہرین ملوائین مطبع و کتب خانہ و مدرسہ و شفاخانہ
وغیرہ تیار کئے غرض ہر طرح کی ملک اور رعایا کی اصلاح کی پیٹر کے حرکات جہان مدبرانہ تہے وہان جابرانہ
بہی تہے اسکا فرزند **الکس** نام اون پادریون سے ملگیا جو کہ پیٹر کے حرکات سے ناراض تہے اسنے تشفی اونسے کہا

کہ بعد پیٹر کے جب میرا زمانہ آویگا تو پہر انتظام سابق ہوجایگا یہ بات سنکر پیٹر ناراض ہوا اسکی ناراضی سے شہزادہ الکس ملک اسٹریا کو مفرور ہوگیا چند عرصہ کے بعد پیٹر نے کہلا بہیجا کہ تیری سب خطا معاف ہوگی بشرطیکہ تو یہان واپس آوے چنانچہ شہزادہ سینٹ پیٹرزبرگ کو چلا آیا پیٹر نے اوسکو (اس الزام پر کہ اس نے مجہکو مارکر تخت چہین لینا چاہا تہا) قید کردیا اور ۷ - جولائی ۱۷۱۸ء مین زہر دیکر مروا ڈالا - شاہان ماسکو جسقدر ظالم اور وحشی گذری ہین پیٹر سب سے اس بات مین فوق رکہتا تہا کہ اپنے وزرا و امرا کو کسی خطا پر اپنی ہاتہ سے خود سزا دیتا تہا پیٹر نے اپنے عہد سلطنت مین رعایا کے حقوق اور آزادی مین بڑی کوتاہی کی جس کے سبب سے ہر شخص مثل غلام کے ہوگیا - بلکہ اوسکا نمونہ ابتک باقی ہے پیٹر کی عالی ہمتی ہمیشہ یہی چاہتی تہی کہ تمام خدائی کی بادشاہت مجہی کو ہوجائے چنانچہ اسی مضمون کا ایک وصیت[ف] نامہ اپنی آیندہ نسل کے واسطے لکہا مگر افسوس ہے من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال کہ ملک الموت نے آکر اوسکی مملکت زندگی کو مع صوبہائے حواس خمسہ و عقل و روح کے ضبط کرلیا اور ۲۸ - جنوری ۱۷۲۵ء کو سینٹ پیٹرزبرگ سے قید کرکے جزیرۂ عدم کو جلا وطن کیا گیا -

پیٹر کے مرنے کے بعد اوسکی زوجہ **کتہرائن اول** نے (جو کہ ایک سویڈن سپاہی کی بیٹی تہی) دو برس سلطنت کی اپنے وقت مین پیٹر کی بعض بعض باتون مین ترقی دی اوسکے بعد شہزادہ الکس کا (جسکو پیٹر نے مروا ڈالا تہا)

ف اوس وصیت نامہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ہماری اولاد اور جانشینون کو واجب ہے کہ [illegible] عالم سے توقع رکہین کہ تمام یورپ کی بادشاہی شاہان روس کی [illegible] (۱) روسی ہمیشہ جنگ [illegible] (۲) جنگ کے وقت [illegible] (۳) [illegible] یورپ [illegible] (۴) پولنڈ مین ہمیشہ [illegible] (۵) سویڈن کو [illegible] (۶) [illegible] (۷) انگلستان سے [illegible] (۸) [illegible] (۹) قسطنطنیہ اور سلطنت ترکی [illegible] (۱۰) [illegible] ہندوستان [illegible] (۱۱) [illegible] سلطنت ترکی و ایران [illegible] (۱۲) [illegible] تمام دنیا مین [illegible]

بیٹا پیٹر دوم ۱۷ - مئی ۱۷۲۷ع کو تخت نشین ہوا ۳ برس کی سلطنت کر بعد بسبب نالایقی کر امرائے سلطنت نی اوسکو تخت سی اوتار کر ایوان چہارم کی بیٹی مسماۃ ایمی کو ۲۹ - جنوری ۱۷۳۰ع کو تخت نشین کیا اس نے پولینڈ اور تاتاریون اور ترکون اور خان کریمیا پر کئی مرتبہ فتح حاصل کی - ۱۹ - اکتوبر ۱۷۴۰ع مین انتقال کر گئی اوسکی بعد **ایوان ششم** (جسکو ملکہ ایمی نے اپنا وارث تخت قرار دیا تہا) حاکم ہوا مگر کم نصیب تہا اسکی سلطنت کو کچہہ قیام نہوا ۱۷۴۱ع مین لوگون نے اسکو قید کرکے **ملکہ ایلی زبیتھ** دختر پیٹر اعظم کو تخت نشین کیا یہ ملکہ ہر وقت عیش وعشرت مین مشغول رہتی تہی اور تمام انتظام سلطنت کارروائی کرنی والونکی اختیار مین تہا لیکن اوسکی عہد مین آسٹریا سے عہد نامہ ہوا اور اوسکو مدد دیکے جرمن کو شکست دی حتی کہ ۱۷۶۰ع مین روسیونکی فوج برلن مین داخل ہوگئی اسکے وقت مین سلطنت روس کا بڑی سلطنتون مین شمار ہونے لگا ایلی زبیتھ ۵ - جنوری ۱۷۶۲ع مین انتقال کر گئی اور بجائے اوسکے اوسکا بہانجا **پیٹر سوم** بادشاہ ہوا مگر یہہ بہی بیوقوف تہا اسکی بی بی کیتھرائن جو کہ ایک جرمنی نواب کی بیٹی تہی ۱۷۴۵ع مین اوسکی شادی پیٹر کی ساتہہ ہوئی مگر بی بی وخاوند مین نفاق رہتا تہا اور دونون بدچلن تہی پیٹر چونکہ دوسری ملک کا رہنے والا تہا اسلئے اوس نے مصاحب بہی وہین کے باشندے کئے - یہ بات روسیونکو سخت ناگوار ہوئی ادہر کیتھرائن جو کہ تربیت یافتہ ایلی زبیتھ تہی اوس نے روسیون سے سازش کرکے اپنے خاوند پیٹر کو قید کرلیا - ۹ - جولائی کو کیتھرائن نے ایک دستاویز پر (جسکا مضمون یہ تہا کہ پیٹر سے انتظام سلطنت نہین ہوسکتا) بجبر دستخط کرانا چاہی چونکہ پیٹر مجبور تہا اس لئے اوس نے دستخط کردئے پہر بہی ۱۴ - جولائی ۱۷۶۲ع کو خبر ملی کہ انتقال کر گیا بعد کو یہ معلوم ہوا کہ کیتھرائن کو خوف تہا کہ مبادا پیٹر کے طرفدار پہر اوسکو تخت نشین کرین اس لئے یہ کارروائی ہوئی کہ لوگون کو مجلس مین بہیجکر اوسکا گلا دبوا کے مروا ڈالا بعد اوسکے **کیتھرائن دوم** کے لقب سے اپنے مشہور کیا اسکی سلطنت کی حال مین مورخ لکہتا ہے کہ جس طرح کہ شب تاریک مین کوئی ستارہ آسمان پر چمکتا ہو اوسی طرح کیتھرائن نے اپنی عہد مین سلطنت کو چمکایا اٹھارہوین صدی مین مثل پیٹر اعظم اول اور کیتھرائن دوم کے دنیا مین کمتر لوگ پیدا ہوئے ہونگے جسوقت کیتھرائن کو معلوم ہوگیا کہ اب میرا رعب سلطنت پر قایم ہوگیا تب اوس نے پیٹر اعظم کے قدم بقدم روش اختیار کی روسی سلطنت مین کسی بندگان خدا کا خون کر ڈالنا

پکہ بات نہ تہی کتہرائن سنے اوسکا بندوبست کیا۔ پیشتر جسکو مجرم قرار دیتے تہے اگر اوس نے جرم کا اقرار خود نہ کیا تو چہریان مار مار کے قبول کرانے تہے کتہرائن سنے اوس قانون کو منسوخ کیا۔ پیشتر انتظام سرحد نہ تہا کتہرائن سنے سیاحان ملک سے دریافت کرکرکے اپنی کامل حدبندی کی پولینڈ اور روس یہ دونون سلطنتین ایک قوم سلاوسی ہین عرصہ سے پولینڈ کے لوگون سنے تہذیب اختیار کر لی تہی مذہب بہی اونکا رومن کیتھلک تہا ترقی بہی اسدرجہ پر اوسکی پہونچی کہ ایک دفعہ رجواڑے سی بڑی سلطنت ہوگئی سوبیسکی شاہ جبکہ تخت پولینڈ پر بیٹہا تو تمام یورپ اوس سے خوف کہاتا تہا ترکون اور روسیون کو کئی مرتبہ شکست دی اور ماسکو دار السلطنت روس کو کئی مرتبہ دبا لیا کتہرائن کیوقت مین روسی ملک کے ٹکڑے ہوگئے کتہرائن سنے اپنی رعایا کو علم دستکاری کی جانب بہت رجوع کیا رعایا اسکی مختلف مذہب رکہتی تہی مگر یہہ کسی کے مذہب مین دخل نہین دیتی تہی۔ عیش و عشرت و رعب ظاہری کو بہت پسند کرتی تہی تمام شاہان یورپ خصوصاً ترکونکی ازحد دشمن تہی فتح ایران کی خاطر فوج جمع کرتی تہی کہ ۱۷ نومبر سنہ ۱۷۹۶ء مین پیمانہ عمر لبریز ہوگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا **پول** تخت نشین ہوا اوسکے خیالات بہی مثل ایوان ہیبتناک کے وحشیانہ تہے اسکے زمانہ مین فرانس سے ایک بہت بڑی جنگ ہوئی آخر صلح ہوگئی اس سنے فرانس کے نپولین اول سے عہدنامہ کیا اور دونون نے ملکے ہندوستان پر حملہ کرنیکا قصد کیا تہا اسی عرصہ مین پول کا دماغ پھر گیا تب اراکین سلطنت نے اوسکو ایک دستاویز پیش کی جسکا یہ مطلب تہا کہ مین اپنی خوشی سے سلطنت ترک کرتا ہون۔ جب اس سے دستخط کرانا چاہا تو پول سنے انکار کیا اس بات پر اوسکا ٹیٹوا دبا دیا کہ جس سے اوسکا دم نکلگیا اور پول کا جسم خول ہوکے رہگیا اوسکے مرنیکے بعد ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۰۱ء مین اوسکا بڑا بیٹا **الگزنڈر اول** مالک تاج و تخت ہوا یہہ بادشاہ کسیقدر تلون مزاج تہا مگر عقلمند اور خیرخواہ رعایا تہا روسیون کا آسٹریا جرمن سے پہلا صلحنامہ اسی نے کیا ۲۵ برس کی سلطنت کے بعد یکم دسمبر سنہ ۱۸۲۵ء مین انتقال کر گیا بعد اوسکے اوسکا بہائی **نکولس** تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ نہایت ظالم اور سخت مزاج تہا اس سنے اہالیان پولینڈ کو حد سے زیادہ دق کیا اور سلاطین یورپ سنے چونکہ اپنی رعایا کو آزادی اور آسایش فراوان بخشی تہی اور یہان کی رعایا کو خواب مین بہی میسر نہ تہی بلکہ غریبی برابر طرح طرح کی تکلیفین جہیلتی تہی اسی لئے اسلئے ایک فرقہ مخالف سلطنت پیدا ہوا مگر نکولس نے نہ اوس سے

پکہہ خوف کیا اور نہ اوسکی کچھہ دادرسی کی بلکہ اون کے خیالات لڑائیان برپا کرکے منتشر کردی ۱۸۲۸ء مین ترکون سی ایک ایسی جنگ ہوئی کہ جس سے سلطان روم کا سخت نقصان ہوا روسی لشکر کوہ بلقان طی کرکے ایڈریانوپل تک پہونچ گیا تہا کہ ۱۸۲۹ء مین ترکون سے صلح نامہ ہوگیا دوسری جنگ پھر ترکون سے کریمیا پر شروع کی مگر اسی عرصہ مین نکولس کا انتقال ہوگیا اسکے بعد اوسکا بیٹا الگزنڈر دوم تخت نشین ہوا اوسکے عہد کا سب سے بڑا کام اختتام صلحنامہ برلن کا ہونا ۱۸۶۱ء مین غلامونکی ازادی ۱۸۶۳ء مین ہنگامہ پولینڈ کا نہایت سختی سے فرو کیا جانا اور اوس کا روس سے ملحق ہونا ۱۸۶۴ء مین باستثنا ء چند تمام روسیونکا فوج مین داخل ہونا ۱۸۷۷ء مین ترکون سے جنگ کرنا وغیرہ ہین اسیکے عہد مین **نہلزم** کے نام سے ملکی سازشون سے بڑی خرابیان لاحق ہوئین ۔ کئی ایک حملے اسکی جا پان پر ہوئے اسپر گولی چلائی گئی اسکے سرمائی قصر کا ایک حصہ اوڑا دیا گیا ۔ ۱۲ ۔ مارچ ۱۸۸۱ء کو جبکہ یہ ایک اسپہ گاڑی پر سوار ہوکر سینٹ پیٹرسبرگ مین سیر کر رہا تہا کہ ایک بم کا گولہ اسکی گاڑی کے نیچے پھینکا گیا مگر اسکو کچھہ نقصان نہ پہونچا اور جب گاڑی سے باہر نکلکر زخمیون کے بارہ مین ہدایت کر رہا تہا کہ اور گولہ اسکے پیرون مین آگرا جس سے اوسکی ٹانگین پہٹ گئین اور یہ برف مین گر پڑا اوسکے بعد یہ محل مین لایا گیا اور اوسی روز سہ پہر کو مر گیا اسکے مرنے پر اسکا بیٹا الگزنڈر سوم تخت نشین ہوا مزاج مین یہ اپنے دادا نکولس سے ملتا تہا اس نے یہودیون کے ساتہہ نہایت سختی کا برتاؤ کیا اور نہایت متعصب شخص تہا اس نے ۱۸۶۶ء مین شاہ ڈنمارک کی ایک بیٹی پرنسز آف ویلز کی بہن سے شادی کی لہذا موجودہ شاہ انگلستان اور شاہ روس خالون بہا بجے ہین ۔ نکولس سیوم زار حال الگزنڈر سویم کا بڑا بیٹا ۱۸۶۸ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۹۰ء مین ہندوستان آیا تہا ۱۸۹۴ء مین تخت نشین ہوا یہ اب زیادہ آزادی کے ساتہہ رہتا ہی اور اگرچہ اب بہی سخت سازشین ہوتی رہتی ہین مگر بمقابلہ سابق کے اب کم اندیشہ ہی روسی گورنمنٹ کی نسبت یہ جاننا کافی ہی کہ روس مین بہت سے افسر ہین جنکو تنخواہ ناکافی ملتی ہے اور جو اپنی آمدنی کا اوسط پورا کرنے کے لئے بددیانتی کے وسائل کام مین لاتے ہین چنانچہ ایک روسی افسر کا حال اس طرح بیان کیا گیا ہی کہ بیاکی اس کی کارگذاریون کا خاصہ ہے یہ ایک مطلق العنان حکومت کی ماتحت ہی جو اسکی بالادست ہین اونکی سب سے زیادہ متابعت اسکے

واسطے فروری ہو تاہم اسکے ساتھہ ہی بہت سی بڑا عتباری پھیلی ہوئی ہے اسکو ہر وقت بطور ایک جاسوس کی مستعد رہنا چاہیے دوسری کی تنزل سے اپنی ترقی حاصل کرنا اسکو ضروری ہے اور باوجود اسکے حد درجہ کا تغلب اور رشوت ستانی ملک مین برپا ہی روسی افسر بغیر رشوت ستانی کے شاید آپکو مشکل افسر سمجھتی ہون ایک دفعہ شہنشاہ نکولس عالم مایوسی مین باواز بلند پکارا وٹہا تھا کہ اس ملک مین بجز میری اور میری بیٹے کی شاید کوئی دوسرا شخص ایسا نہین جو چور نہ ہو۔

سلطنت روس کی بابت یہ کہنا کچھہ بیجا نہو گا کہ باوصف اسقدر مہذب اور شایسہ ہوجانی ہے بحالت موجودہ حکومت روس ایک بڑی سخت اور ظالمانہ حکومت ہو اور باوجودیکہ اس سلطنت مین چار بڑی کونسلین موجود ہین مگر شخصی خودرائی کا ایک ایسا عنصر اسمین ملا ہوا ہو کہ جو نہ تو بادشاہ کو کونسلین کی رائی کا پابند کرسکے اور نہ جس کی موجودگی مین قانون پر عمل پیرا ہوتا کچھہ زیادہ لازمی ہوسکے اسکے اکثر وزرا ہین مگر بقول ایک روسی کے یہ خود ہی اپنا آپ وزیر ہے بعض مقامات پر لوکل سلف گورنمنٹین بھی قایم ہین اور اونکا انتظام بھی مثل ہندوستان کے نامور بادشاہ اکبر اعظم کی ہو کہ ایک میر محلہ قرار دیا جاتا ہو اور نہایت محدود اختیارات گورنمنٹ روسیہ کی جانب سو اوسکو تفویض ہوتے ہین باشندہ عیسایون کے اور تمام دیگر مذاہب کے ساتھہ عموماً اور مسلمان رعایا کے ساتھہ خصوصاً نہایت ہی ناقابل اطمینان اور جابرانہ سلوک کیا جاتا ہو مسلمان رعایا جبتک ضمانت نہ داخل کرے آزادی کے ساتھہ حج بیت اللہ شریف نہین کرسکتے اوسوقت تک کوئی جدید مسجد آزادی سے تعمیر نہین ہوسکتی جبتک کہ تین سو مسلمان دستخط نہ کرین قرآن شریف کی آیات متعلقہ جہاد نکال ڈالنے کا ارادہ کیا گیا تھا مگر عام بغاوت کے خیال سے اوس ارادہ کو ملتوی کرکے ہدایہ کا باب الجہاد نکال ڈالا گیا بہت سی ملکی اور جنگی عہدون پر مسلمان ممور ہین مگر اون سے اچھا برتاؤ نہین کیا جاتا مسلمان فوج مین بھی شامل ہین اور ہمیشہ نہایت نازک موقعون پر یہی فوجین سلطنت کی خدمت کرتی ہین۔ چنانچہ پلونا کی آخری لڑائی مین غازی عثمان پاشا کے مقابلہ مین ترکمانو کی ہی فوج لڑی تھی جسکو عثمان پاشا پر فتح حاصل ہوئی تھی مگر باوجود بہت سی نازک خدمتون کی انجام دہی کے بھی روسیہ کی جابرانہ عملداری مین مسلمان اطمینان سے زندگی نہین بسر کرسکتے اور اکثر سنا جاتا ہے کہ روزمرہ صدہا

مسلمان خاندان روسی عملداری سے ہجرت کرکے عثمانی حکومت مین چلے آرہے ہین۔ معمولی عہدون کے علاوہ ذمہ داری کے بہت کم عہدے ہین جو عیسائی رعایا کے علاوہ دوسرے مذہب کے لوگون کو دئے جاتے ہون۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کا ایک یورپین سیاح بیان کرتا ہے کہ برٹش کسپیا مین (جو سنٹرل ایشیا کا روسی گورنمنٹ کے زیر حکومت ایک صوبہ ہے) بجز پولیس انسپکٹری کے اور تمام حکام ذی اختیار یہانتک کہ ڈپٹی کلکٹر و تحصیلدار بہی روسی عیسائی ہی ہوتے ہین۔ کچہہ یہہ ہی نہین کہ روسی عملداری مسلمانون کی ہی کیواسطے بری ہے۔ بلکہ یہودی بہی آئے دن روسی مظالم کے شاکی رہتے ہین۔ جب ہم روسی طرز حکومت کا اپنی گورنمنٹ عالیہ کے طرز حکومت سے مقابلہ کرتے ہین تو ہمکو خداوند تعالی کا لاکھہ لاکھہ شکر ادا کرنا پڑتا ہے کہ اوس نے اپنی عنایت سے ہمارے سر پر ایک ایسی عادل۔ منصف اور مہربان گورنمنٹ کو سایہ افگن فرمایا ہے کہ جسکے پر امن راج مین جو معاشرتی تمدنی مذہبی آزادی ہمکو حاصل ہے۔ اوسکی نظیر روس ہی کیا بلکہ دنیا کی کسی دوسری سلطنت مین بہی نہین ملتی۔

ہم اپنے اس کلام کی تائید مین روس کی سیاسی طرز عمل کو نظر انداز کرکے یورپ کے سب سے اول درجہ کے متمدن اور مہذب ملک فرانس کو جو ایک جمہوری سلطنت ہے پیش کرتے ہین جہان **ٹونس** ایک ایسی جگہہ ہے کہ جسمین تمام مسلمان ہی مسلمان آباد ہین مگران تمام مسلمانون کو فرانسیسی گورنمنٹ کی ماتحتی قہر الہی سے کم نہین ہے کیونکہ ان مسلمانون کے ساتہہ بے انتہا سختیان برتی جاتی ہین اور حکومت کی جانب سے ہمیشہ یہ کوشش کیجاتی ہے کہ انکو بجز عیسائی بنالیا جاوے اگر ممکن ہو تو برباد کر دیا جاوے اگرچہ بظاہر قاضی اور مفتی گورنمنٹ کی جانب سے مقرر ہین اور اونکو گورنمنٹ کی ہی طرف سے تنخواہ بہی ملتی ہے مگر اندرونی حالت نہایت ہی خراب اور ناقابل اطمینان ہے مسلمان کوئی اخبار نہین نکال سکتے اور اگر نکالین تو آزادی کے ساتہہ اپنے معاملات اور حالات پر بحث نہین کرسکتے نہ اونکو گورنمنٹ پر نکتہ چینی کرنیکا کوئی استحقاق حاصل ہے اب اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب ایسی شایستہ سلطنت مین مسلمانون کے ساتہہ یہہ برتاؤ ہو تو روس جیسی شخصی اور نیم وحشی سلطنت مین اس قوم کا کیا حال ہوگا۔ مگر ہمکو اس موقع پر تذکرہ بالا ہر دو سلطنتون کے مقابلہ مین اپنی عادل و انصاف پرور گورنمنٹ کی تمدنی پالیسی کا نہایت شکر گذار ہونا چاہیے کہ جس نے باوجود اختلاف مذہب و ملت ہند کے تینتیس کروڑ

انسانون کو ایک ایسے رشتہ یگانگت مین منسلک کر رکھا ہی اور ہر فرقہ و مذہب والی کو مذہبی معاملات مین ایسی آزادی دیرکھی ہی کہ جس سے ہر ایک فرقہ بجائے خود گورنمنٹ کا ممنون احسان ہی۔

مختصر جغرافیائی حالات ملک جاپان

سلطنت جاپان بحرالکاہل کے مختلف جزائر کا ایک مجموعہ ہی جو چین کے شمال و مشرق مین نصف ہلالی صورت مین واقع ہی
جاپان خاص اپنے مقبوضہ جزائر کے جنوبی چین مین فارموسا سے لیکر شرقی سائبریا مین کمسچاٹکا تک دو ہزار میل کا ایک سلسلہ ہے جس کے مشرقی جانب بحرالکاہل اپنے ۵۰۰۰ میل عرض سے جاپان اور امریکہ کے درمیان حد فاصل کا کام دیرہا ہے۔

چینی زبان مین جاپان کو "جیہین" یعنے طلوع آفتاب کا مقام کہتے ہین۔ جاپانی "نھمن" یا "نیپین" اور انگریزی مین "جاپان"۔ چینیون نے غالباً اسکا نام طلوع آفتاب کا مقام اسلئے رکھا ہی کہ وہ ان کے ملک کے مشرق مین واقع ہی اور آفتاب بھی مشرق ہی سے طلوع کرتا ہی۔ اسکا انگریزی اور جاپانی نام بھی چینی ہی سے استخراج کئے گئے ہین جن کے معنی یہی ہین۔ پہلے جاپانی اسکو "ڈی نیپن" یعنے جاپان اعظم کہتے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے ڈی کا لفظ متروک ہوگیا۔ اور اب صرف "نیپن" یعنے جاپان باقی رہ گیا۔

یورپین اقوام کو یہ ملک ۱۲۹۵ء مین دریافت ہوا جس کے فخر کا سہرا وینس کے سوداگر مارکو پولو کے سر ہے۔ بعض کا خیال ہی کہ کولمبس بھی ایک دفعہ اسکی جستجو مین نکلا تھا۔ لیکن ناکام رہا۔

مارکو پولو کے زمانہ مین بھی جاپانی شایستہ اور متمول تھے اور سونے کی بڑی قدر کرتے تھے جس کی تصدیق جاپجا یہ قدیمی تاجر اپنی ڈائری مین کرتا ہی۔ جاپان اپنے خوبصورت منظرون۔ دستکاریون۔ کثرت زلزلہ اور کوہ ہائے آتش فشان کے باعث خاص طور پر مشہور ہے۔ لیکن سب سے زیادہ قابل شہرت باتین اسکی جدید تبدیلیان اور ترقیان وغیرہ ہین جن کو دیکھہ کر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ کسی اور مشرقی ملک نے اتنے عرصہ مین اسقدر ترقی نہین کی

جاپان خاص ہم بڑے اور ہزارہا چھوٹے جزائر پر منقسم ہی۔ سب سے بڑا جزیرہ "ہانڈو" برطانیہ سے کسیقدر بڑا ہی

اس کے بعد اسی کے شمال مین ہیرڈ ہے اور شمال مشرقی جانب کو شو اور سکا کو۔ جزائر کیورائیل کا پہاڑی سلسلہ کمسچاٹکا اور یبیزو کے درمیان ہے اس مین آتش فشان پہاڑ کثرت سے ہین۔ اسیوجہہ سے اس کا نام کیورائیل ہوا ہے کیونکہ روسی مین کیورائیل کے معنی دہوان دہار کے ہین۔ اور اصل مین یہ سلسلہ روسی مقبوضات مین سے ہے۔ لیکن ۱۸۷۵ء مین زار نے جاپانی مقبوضات جنوبی سگھیلین سے اسکو تبدیل کرلیا۔ اور اسیوقت سے جزائر کیورائیل جاپانی مقبوضات مین شمار ہونے لگے۔ جزائر لوچو جو دراصل مرجانی جزائر ہین۔ جاپان اور فارموسا کے درمیان ہین۔

جاپان کا کل رقبہ ایک لاکھہ بیسٹھہ ہزار مربع میل ہے۔ اور آبادی تقریباً چار کروڑ بیس لاکھہ۔ یا بالفاظ دیگر جاپان آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے مدراس پریسیڈنسی معہ ریاستہائے ملحقہ کے برابر ہے۔

جاپان کے ابتدائی باشندے

ٹہیک طور سے تو آج تک نہین دریافت ہوا۔ کہ جاپان مین پہلے کس قسم کے لوگ آباد تہے۔ ہندوستان کی طرح یہان بہی مختلف حصص مین تیر۔ کلہاڑی و دیگر اوزار زمین مین مدفون پائے گئے ہین۔ لیکن یہ پتہ اب بہی نہین چلتا۔ کہ یہ تبرکات کس قوم کی یادگار ہین۔

تجربہ اور تحقیقات قوم اینس سے پہلے کی سراغ رسانی سے قاصر ہین۔ اور اب ہمین مجبوراً یہہ کہنا پڑتا ہے کہ جاپان کے قدیم باشندے اسی قوم کے ہونہار بچے تہے اب جاپان خاص مین اسکا وجود سوا یبیزو کے اور کہین نہین۔ یہہ لوگ اپنے کو انیو کہتے ہین جس کے معنی انسان کے ہین۔ لیکن جاپانی کہتے ہین کہ یہہ لفظ اِنو سے استخراج کیا گیا ہے جس کے معنی کتے کے ہین اسیطرح بعض لوگ انکو ایبسو بمعنی وحشی کہتے ہین۔

واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح قوم آریہ نے ہندوستان کے ابتدائی باشندونکو اپنے ملک سے نکالدیا تہا اسیطرح جاپانیون نے جنوبی و مغربی ممالک سے اگر قوم اینس کو شمال و مشرق کی طرف نکالدیا۔ لیکن جنوبی جزائر مین بعض مقامات اب بہی اسی قوم کے نامون سے مشہور ہین افسوس ہے کہ اس زمانہ کی کوئی تاریخ ہاتہہ نہین آتی جس کے باعث مجبوراً عقل سے کام لیکر یہہ کہنا پڑتا ہے کہ غالباً یہہ قوم (اینس) سگھیلین ہوکر جاپان مین آئی تہی۔ کیونکہ جزائر کیورائیل اور جنوبی سگھیلین مین اب بہی آبادی کا بہت بڑا حصہ یہی قوم ہے۔

چینیون کی طرح ایس بھی منگولین نسل سے تعلق رکھتی ہین۔ یہہ لوگ خوب موٹی تازی۔ لیکن پستہ قد ہوتے ہین جسم پر بال بہت ہوتے ہین۔ اور ڈاڑھی گھنی ہوتی ہی۔ سر کی نہولاہی بال شانہ تک لٹکتی رہتی ہین۔ رنگ عموماً گندمی ہوتا ہی۔ عورتین مردون کی نسبت بدصورت ہوتی ہین اور ہاتھون اور پیشانیون پر بقاعدہ کلیہ گدواتی ہین۔ انکو یہان جب تک لڑکا چار پانچ سال کا نہولی اسکا نام وغیرہ نہین رکھا جاتا۔ اور آٹھ سال کی عمر تک کپڑا بھی نہین پہناتی۔ ان کی بسر مچھلی اور نباتات وغیرہ پر ہی۔ گو یہ قوم بڑی غلیظ۔ گھنونی اور شرابی ہی تاہم رحمدلی اور دیانت سی اسکو پورا حصہ ملا ہی۔ ان لوگون کا مذہب کچھہ پوری طور پر سمجھہ مین نہین آتا۔ بھوت پریت۔ دیو جنگل۔ پہاڑ۔ و دیگر قدرتی اشیاء کی یہ لوگ پرستش کرتی ہین۔ اور ریچھہ کو بہت مانتی ہین۔ اس کا بچہ اگر ہاتھہ آجائی تو بڑی احتیاط کے ساتھہ اس کی پرورش کرتی ہین اور بڑا ہونی پر متبرک سمجھہ کر مار کر کھا جاتے ہین۔ اور بڑا جشن مناتے ہین

اس قوم کی ایک عجیب اور نرالی باطل پرستی اور ہی وہ یہ کہ دو تین فیٹ کی چند چھوٹی چھوٹی لکڑیون پر دندانے بنا کر ان کی بھی پرستش کرتی ہین۔ اور ان کو بڑا مقدس خیال کرتے ہین۔ یہ لکڑیان عموماً حفاظت کی غرض سے خطرہ کی مقامات مین رکھی جاتی ہین۔ اور طوفان کے وقت سمندر مین ڈالی جاتی ہین جس سے انکی اعتقاد کے موافق فوراً طوفان فرو ہوجاتا ہی۔

سب سی پہلی جاپانی فرمانروا کی اصلیت

اور اوسکے بعد سے آجتک کی جاپانی بادشاہونکی فہرست

چونکہ جاپانیون کے خیال کے مطابق قبل ۷۰۰ سال ولادت حضرت مسیح جاپان کی بادشاہت آفتاب کی دیوی کی پوتی کو سپرد تھی جس نے کوشو کی مغربی ساحل پر آکر اپنی سلطنت کی بنیاد ڈالی تھی جسکے بعد اوسکا جانشین جیموٹیو ہوا لہذا حسب اعتقاد اہل جاپان اس سلطنت کا بانی آفتاب کی دیوی کا پوتا ہے ہم ذیل مین جیموٹیو سے لیکر آجتک کی کل فرمانرواؤنکی فہرست معہ اونکے سنین جلوس و وفات کی بغرض واقفیت ناظرین درج کرتے ہین۔

نمبر	نام فرمانروا	سنہ جلوس	سنہ وفات	عمر
۱	جیمو	۶۶۰ سال قبل مسیح	۵۸۵ سال قبل مسیح	۱۲۷
۲	سوئیٹزی	۵۸۱ ؍؍ ؍؍	۵۴۹ ؍؍ ؍؍	۸۴
۳	انئی	۵۴۸ ؍؍ ؍؍	۵۱۱ ؍؍ ؍؍	۵۷
۴	اوٹکو	۵۱۰ ؍؍ ؍؍	۴۷۷ ؍؍ ؍؍	۷۷
۵	کوشو	۴۷۵ ؍؍ ؍؍	۳۹۳ ؍؍ ؍؍	۱۱۴
۶	کوآن	۳۹۲ ؍؍ ؍؍	۲۹۱ ؍؍ ؍؍	۱۳۷
۷	کوری	۲۹۰ ؍؍ ؍؍	۲۱۵ ؍؍ ؍؍	۱۲۸
۸	کوگن	۲۱۴ ؍؍ ؍؍	۱۵۸ ؍؍ ؍؍	۱۱۶
۹	کیکوا	۱۵۷ ؍؍ ؍؍	۹۸ ؍؍ ؍؍	۱۱۱
۱۰	سوجن	۹۷ ؍؍ ؍؍	۳۰ ؍؍ ؍؍	۱۱۹
۱۱	سونن	سنہ ۲۹ء	سنہ ۷۰ء	۱۴۱
۱۲	کیکو	سنہ ۷۱ء	سنہ ۱۳۰ء	۱۴۳
۱۳	سیمو	سنہ ۱۳۱ء	سنہ ۱۹۰ء	۱۰۸
۱۴	چنئی	سنہ ۱۹۲ء	سنہ ۲۰۰ء	۵۲
۱۵	جنگلو	سنہ ۲۰۱ء	سنہ ۲۶۹ء	۱۰۰
۱۶	آجن	سنہ ۲۷۰ء	سنہ ۳۱۰ء	۱۱۰
۱۷	نن ٹوکو	سنہ ۳۱۳ء	سنہ ۳۹۹ء	۱۱۰
۱۸	ریچو	سنہ ۴۰۰ء	سنہ ۴۰۵ء	۶۷
۱۹	ہانزی	سنہ ۴۰۶ء	سنہ ۴۱۱ء	۶۰
۲۰	انگیو	سنہ ۴۱۲ء	سنہ ۴۵۳ء	۸۰

نمبر	نام فرمانروا	سنہ جلوس	سنہ وفات	عمر
۲۱	آنکو	سنہ ۴۵۴ ع	سنہ ۴۵۶ ع	۵۶
۲۲	یو ری یاکو	سنہ ۴۵۷ ع	سنہ ۴۷۹ ع	۰
۲۳	سینی	سنہ ۴۸۰ ع	سنہ ۴۸۴ ع	۴۱
۲۴	کینزو	سنہ ۴۸۵ ع	سنہ ۴۸۷ ع	۰
۲۵	ننکن	سنہ ۴۸۸ ع	سنہ ۴۹۸ ع	۵۰
۲۶	مرٹیسو	سنہ ۴۹۹ ع	سنہ ۵۰۶ ع	۱۸
۲۷	کیٹائی	سنہ ۵۰۰ ع	سنہ ۵۳۱ ع	۸۲
۲۸	انکان	سنہ ۵۳۴ ع	سنہ ۵۳۵ ع	۷۰
۲۹	سینکوا	سنہ ۵۳۶ ع	سنہ ۵۳۹ ع	۷۳
۳۰	کیمی	سنہ ۵۴۰ ع	سنہ ۵۷۱ ع	۶۳
۳۱	بڈٹسو	سنہ ۵۷۲ ع	سنہ ۵۸۵ ع	۳۸
۳۲	یومی	سنہ ۵۸۶ ع	سنہ ۵۸۷ ع	۶۹
۳۳	سوجون	سنہ ۵۸۸ ع	سنہ ۵۹۲ ع	۷۳
۳۴	سوئکو	سنہ ۵۹۳ ع	سنہ ۶۲۸ ع	۷۵
۳۵	جومی	سنہ ۶۲۹ ع	سنہ ۶۴۱ ع	۴۹
۳۶	کوکیوکو	سنہ ۶۴۲ ع	سنہ ۶۴۴ ع	؍؍
۳۷	کوٹیوکو	سنہ ۶۴۵ ع	سنہ ۶۵۴ ع	۵۹
۳۸	سیمی	سنہ ۶۵۵ ع	سنہ ۶۶۱ ع	۶۸
۴۰	تینجی	سنہ ۶۶۸ ع	سنہ ۶۷۱ ع	۵۸
۴۱	کوبن	سنہ ۶۷۲ ع	سنہ ۶۷۳ ع	۲۵

نمبر	نام فرمانروا	سنہ جلوس	سنہ وفات	عمر
۴۲	تیمو	سنہ ۶۷۳ ع	سنہ ۶۸۶ ع	۶۵
۴۳	جیٹو	سنہ ۶۹۰ ع	سنہ ۷۰۲ ع	۵۸
۴۴	سہومو	سنہ ۶۹۷ ع	سنہ ۷۰۷ ع	۲۵
۴۵	بیمیو	سنہ ۷۰۸ ع	سنہ ۷۲۱ ع	۶۱
۴۶	گنیشو	سنہ ۷۱۵ ع	سنہ ۷۴۸ ع	۶۹
۴۷	شومو	سنہ ۷۲۴ ع	سنہ ۷۵۶ ع	۵۶
۴۸	کوکن	سنہ ۷۴۹ ع	.	-
۴۹	جونن	سنہ ۷۵۹ ع	سنہ ۷۶۵	۳۳
۵۰	کوکن	سنہ ۷۶۵ ع	سنہ ۷۷۰ ع	۵۳
۵۱	کونن	سنہ ۷۷۰ ع	سنہ ۷۸۱ ع	۷۳
۵۲	کواسو	سنہ ۷۸۲ ع	سنہ ۸۰۶ ع	۷۰
۵۳	ہیجو	سنہ ۸۰۶ ع	سنہ ۸۲۴ ع	۵۱
۵۴	ساگا	سنہ ۸۱۰ ع	سنہ ۸۴۲ ع	۵۷
۵۵	نینا	سنہ ۸۲۴ ع	سنہ ۸۴۰ ع	۵۵
۵۶	نمیسو	سنہ ۸۳۴ ع	سنہ ۸۵۰ ع	۴۱
۵۷	مانٹوکو	سنہ ۸۵۱ ع	سنہ ۸۵۸ ع	۳۲
۵۸	سیوا	سنہ ۸۵۹ ع	سنہ ۸۸۰ ع	۳۱
۵۹	یوزی	سنہ ۸۷۷ ع	سنہ ۹۴۵ ع	۸۲
۶۰	کرکو	سنہ ۸۸۵ ع	سنہ ۸۸۷ ع	۵۸
۶۱	اودا	سنہ ۸۸۹ ع	سنہ ۹۲۱ ع	۶۵

نمبر	نام فرمانروا	سنہ جلوس	سنہ وفات	عمر
۶۲	ڈیگو	سنہ ۸۹۸ ع	سنہ ۹۰۳ ع	۴۶
۶۳	شوجاکو	سنہ ۹۳۱ ع	سنہ ۹۵۲ ع	۳۰
۶۴	موراگمی	سنہ ۹۴۷ ع	سنہ ۹۶۰ ع	۴۲
۶۵	ایزی	سنہ ۹۶۸ ع	سنہ ۱۰۱۱ ع	۶۲
۶۶	انیسو	سنہ ۹۷۰ ع	سنہ ۹۹۱ ع	۳۳
۶۷	گوازن	سنہ ۹۸۵ ع	سنہ ۱۰۰۸ ع	۴۱
۶۸	ایچویو	سنہ ۹۸۷ ع	سنہ ۱۰۱۱ ع	۳۳
۶۹	سانجو	سنہ ۱۰۱۲ ع	سنہ ۱۰۱۷ ع	۲۲
۷۰	گوایچیجو	سنہ ۱۰۱۰ ع	سنہ ۱۰۲۸ ع	۲۹
۷۱	گوشجاکو	سنہ ۱۰۲۹ ع	سنہ ۱۰۴۵ ع	۳۷
۷۲	گوریزی	سنہ ۱۰۴۷ ع	سنہ ۱۰۶۸ ع	۴۴
۷۳	گوسانجو	سنہ ۱۰۶۹ ع	سنہ ۱۰۷۳ ع	۴۰
۷۴	شراکوا	سنہ ۱۰۷۳ ع	سنہ ۱۱۲۹ ع	۷۷
۷۵	ہوریکوا	سنہ ۱۰۸۷ ع	سنہ ۱۱۰۷ ع	۲۹
۷۶	ڈوبا	سنہ ۱۱۰۸ ع	سنہ ۱۱۵۶ ع	۵۴
۷۷	شوتاکو	سنہ ۱۱۲۴ ع	سنہ ۱۱۶۴ ع	۴۶
۷۸	کوؤٹی	سنہ ۱۱۴۲ ع	سنہ ۱۱۵۵ ع	۱۷
۷۹	گوشراگوا	سنہ ۱۱۵۶ ع	سنہ ۱۱۹۲ ع	۶۶
۸۰	نیجو	سنہ ۱۱۵۹ ع	سنہ ۱۱۶۵ ع	۲۳
۸۱	روکوجو	سنہ ۱۱۶۶ ع	سنہ ۱۱۷۶ ع	۱۳

عمر	سنہ وفات	سنہ جلوس	نام فرمانروا	نمبر
۲۱	سنہ ۱۱۸۱ء	سنہ ۱۱۶۹ء	تکاکورا	۸۲
۱۵	سنہ ۱۱۸۵ء	سنہ ۱۱۸۱ء	انٹوکو	۸۳
۶۰	سنہ ۱۲۳۹ء	سنہ ۱۱۸۶ء	گوٹوبا	۸۴
۳۷	سنہ ۱۲۳۱ء	سنہ ۱۱۹۹ء	شوچی میکاڈو	۸۵
۴۶	سنہ ۱۲۴۲ء	سنہ ۱۲۱۱ء	جنتوکو	۸۶
۱۷	سنہ ۱۲۳۴ء	سنہ ۱۲۱۲ء	چوکیو	۸۷
۲۳	سنہ ۱۲۳۴ء	سنہ ۱۲۲۱ء	گوباریکوا	۸۸
۱۲	سنہ ۱۲۴۲ء	سنہ ۱۲۳۲ء	یوجو	۸۹
۵۳	سنہ ۱۲۷۲ء	سنہ ۱۲۴۲ء	گوساگا	۹۰
۶۲	سنہ ۱۳۰۴ء	سنہ ۱۲۴۶ء	گوفوکاکوسا	۹۱
۵۷	سنہ ۱۳۰۵ء	سنہ ۱۲۵۹ء	کمے یاما	۹۲
۱۸	سنہ ۱۳۲۴ء	سنہ ۱۲۷۴ء	گوادوا	۹۳
۵۳	سنہ ۱۳۱۷ء	سنہ ۱۲۸۸ء	فوشیمی	۹۴
۴۹	سنہ ۱۳۳۶ء	سنہ ۱۲۹۹ء	گوفوشیمی	۹۵
۲۴	سنہ ۱۳۰۸ء	سنہ ۱۳۰۱ء	گوبنجیو	۹۶
۵۲	سنہ ۱۳۴۸ء	سنہ ۱۳۰۸ء	ہنازونا	۹۷
۵۲	سنہ ۱۳۳۹ء	سنہ ۱۳۱۸ء	گوڈیگو	۹۸
۴۱	سنہ ۱۳۶۸ء	سنہ ۱۳۳۹ء	گومراکمی	۹۹
۷۸	سنہ ۱۴۲۴ء	سنہ ۱۳۷۳ء	گوکمی یاما	۱۰۰
۵۷	سنہ ۱۴۳۳ء	سنہ ۱۳۸۲ء	گوکماتسو	۱۰۱

نمبر	نام فرمانروا	سنہ جلوس	سنہ وفات	عمر
۱۰۲	لشوکو	سنہ ۱۴۳۴ء	سنہ ۱۴۲۸ء	۲۸
۱۰۳	گوہنیزونا	سنہ ۱۴۲۹ء	سنہ ۱۴۷۰ء	۷۲
۱۰۴	گوشوچی میکادو	سنہ ۱۴۶۵ء	سنہ ۱۵۰۰ء	۸۸
۱۰۵	گوکشی دبارا	سنہ ۱۵۲۱ء	سنہ ۱۵۲۶ء	۶۲
۱۰۶	گونارا	سنہ ۱۵۲۶ء	سنہ ۱۵۵۷ء	۶۴
۱۰۷	اوجی ماچی	سنہ ۱۵۶۰ء	سنہ ۱۵۹۳ء	۷۷
۱۰۸	گویوجو	سنہ ۱۵۸۶ء	سنہ ۱۶۱۷ء	۴۷
۱۰۹	گومیزو	سنہ ۱۶۱۱ء	سنہ ۱۶۸۰ء	۸۵
۱۱۰	مویوشو	سنہ ۱۶۳۰ء	سنہ ۱۶۹۶ء	۷۴
۱۱۱	گوکومیو	سنہ ۱۶۴۲ء	سنہ ۱۶۵۴ء	۲۲
۱۱۲	گونیشیو	سنہ ۱۶۵۶ء	سنہ ۱۶۸۵ء	۴۹
۱۱۳	ریگن	سنہ ۱۶۶۲ء	سنہ ۱۷۳۲ء	۷۹
۱۱۴	ہیگاشی یاما	سنہ ۱۶۸۷ء	سنہ ۱۷۰۹ء	۳۵
۱۱۵	ناکامیکاڈو	سنہ ۱۷۱۰ء	سنہ ۱۷۳۷ء	۳۷
۱۱۶	سکورامچی	سنہ ۱۷۲۰ء	سنہ ۱۷۵۰ء	۳۱
۱۱۷	موما زونو	سنہ ۱۷۴۷ء	سنہ ۱۷۶۲ء	۲۲
۱۱۸	گوسکورامچی	سنہ ۱۷۶۳ء	سنہ ۱۸۱۳ء	۷۴
۱۱۹	گوما زونو	سنہ ۱۷۷۱ء	سنہ ۱۷۷۹ء	۲۲
۱۲۰	کوکاکو	سنہ ۱۷۸۰ء	سنہ ۱۸۴۰ء	۰۰
۱۲۱	جنکو	سنہ ۱۸۱۷ء	سنہ ۱۸۴۶ء	۴۷
۱۲۲	کومی	سنہ ۱۸۴۷ء	سنہ ۱۸۶۷ء	۳۷
۱۲۳	متسو ہیٹو (موجودہ فرمانروا)	سنہ ۱۸۶۷ء	+	+

جاپانیون کی اصلی حالت

زمانہ قدیم مین شمالی ایشیا مین منگولین قومین آباد تھین اور وسط ایشیا مین آریا قوم کا ڈنکا بجتا تھا جسطرح کہ آریا
یورپ اور ہندوستان وغیرہ مین پھیل گئے ۔
اسی طرح یہ اقوام بھی بقول چینی مورخون کے کوریا اور گرد و نواح کے جزائر مین پھیل گئین اور جس طرح آریا کو
ہندوستان مین وحشی قومون سے عرصہ تک لڑنا پڑا - اسی طرح جاپانیون کو بھی ایک مدت قوم اَنیس سے
جنگ و جدل مین گذر گئی - غرض سالہا سال کی لگاتار لڑائیون کے بعد جاپانیون نے اس قوم کو پسپا کر کے
جزیرہ یبزو کی طرف بھگا دیا ۔ اور خود یہان بود و باش اختیار کی ۔
جاپانی جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے منگولین نسل سے ہین - انکا رنگ گندمی ہے بال سیاہ - ڈاڑھی کچی - اور گال
اوٹھے ہوئے ہوتے ہین - شمالی باشندے سیاہ اور موٹے تازے ہوتے ہین - ان کی ناک چپٹی اور مونھہ گول
ہوتا ہے - لیکن جنوبی باشندے کسیقدر گورے اور نازک اندام ہوتے ہین - ان کی آنکھین بھی خوبصورت
اور بڑی ہوتی ہین اور چہرہ بیضاوی اس طبقہ کے لوگ عموماً خاندانی اور معزز شمار کئے جاتے ہین
جاپانی عورتین بہ نسبت مردون کے زیادہ حسین اور نازک اندام ہوتی ہین - یہ سن بلوغ کو بھی جلدی پہنچتی ہین -
اور ان کے شباب کے باغ کو خزان بھی جلدی آجاتی ہے ۔
ابتدائی زمانہ مین مردون کا کام لڑائی تھا - البتہ پوجاری وغیرہ اس سے مستثنیٰ تھے - زراعت کاشتکارون کے
سپرد تھی - جو اس کے سوا دوسرا کام نہ کرتی تھی - تجارت اور دوکانداری نہایت ذلیل پیشہ خیال کی جاتی تھی
اور ان کے پیشہ ورون کی وقعت چمارون کے برابر تھی ۔
جاپانی عموماً خلیق اور محب ملک ہین - لیکن کسیقدر مدمغ اور متلون مزاج بھی ہین - جاپان کی تاریخ کی طرح یہان کے
مذہب کا بھی ٹھیک پتہ نہین چلتا - صدہا دیویان اور دیوتا گذر گئے - مگر انکی تاریخ پرستش کے ثبوت سے قاصر ہے
اور نہ کوئی قدیمی مندر اور بت یہان پائے جاتے ہین - جن سے انکی ابتدائی مذہب کا پتہ چلسکے - اکثر مورخین اسپر
اتفاق کرتے ہین - کہ یہان کا ابتدائی مذہب شنٹوئی تھا جسکے معنی ان کے یہان دیوتاؤن کی راہ کے ہین - شنٹوئی ایک

چینی نام ہی۔ اور یہہ قدیم وحشی اقوام کی باطن پرستی اور زبردست پرستی کا ایک مجموعہ ہی۔ اس مین بڑی عجیب یہ بات تھی۔ کہ کسی قسم کی کوئی پابندی اس مذہب مین نہ تھی۔ جوجی چاہی کرو۔ البتہ آنکھین بند کرکے باطل پرستی پر قایم رہو۔

اٹھارہوین صدی مین میٹرآئی اس مذہب کا بہت بڑا مجدد گذرا ہی۔ وہ بھی اقبال کرتا ہے۔ کہ اس مذہب مین نہ کوئی کتاب ہی اور نہ اخلاق کی درستی کرنے کوئی نصیحت ہی ہے۔ جسکی یہ وجہ بتائی جاتی ہی کہ جاپانی بڑے متقی اور بڑے دیندار تھے۔ پس ایسے لوگون کو ان چیزون کی کیا ضرورت تھی۔ البتہ اگر چینیون کی طرح بد اطوار ہوتے۔ تو از روی مذہب اس قسم کی پابندیان ان کےلئے بھی ضروری ہوتین۔

اس مذہب کا بانی شنٹو نامی ایک فقیر تھا۔ زمانہ جاہلیت مین بھلا مخالفت کون کرسکتا تھا سب نے صدق دل سے اس کو اپنا ہادی برحق قرار دیکر لیا۔ اور اسکی باتون کے بے سوچے سمجھے اندھونکیطرح پیروی شروع کردی۔ کچھ اسی پر موقوف نہین۔ وہ زمانہ ہی ایسا تھا کہ جو شخص پبلک مین جیسی روح پہاہتا۔ پھونک دیتا۔ ساری خرابی تہذیب اور شایستگی کی ہے یہہ کہین کسیکا قدم بغیر معقولیت کے نہین جمنے دیتی

جاپان مین شنٹو کی مندر جابجا بنے ہوے ہین۔ جن کی ہر بیسوین سال مرمت ہوتی رہتی ہی۔ یہ مندر اعلی قسم کی لکڑی سے بنائے گئے ہین۔ اور دروازون پر ایک محراب بنی ہی جسمین دیوتاؤن کی بیدار کرنیکی غرض سے مرغ پالی جاتے ہین۔ ان مندرون مین گو بت وغیرہ کا نام ونشان نہین۔ تاہم ایسی چیزین رکھی گئی ہین جن سے دیوتاؤن کی یاد قایم رہے۔ دیویون کے بت کی بجائے عموماً آئینہ رکھا جاتا تھا۔ اور دیوتا کی بجائے تلوار خوشنما پتھر۔ یا جوتہ وغیرہ۔ یہ چیزین ریشم کی غلاف مین لپیٹ کر بڑی احتیاط سے کئی صندوقون مین سب سے اندرونی کمرون مین رکھی جاتی تھین۔ جن مین سوائے اعلی پجاری کے اور کسیکا گذر نہ تھا۔

یہ لوگ راسخ الاعتقاد۔ مذہب کے کٹے اور بڑے متعصب لوگ تھے ایک دفعہ کسی معزز جاپانی نے شنٹو کی مندر کا پردہ اپنی دستی بید سے اٹھادیا۔ جس پر یہ لوگ اتنے بگڑے۔ کہ آخر اس غریب کی جان ہی لیکر چھوڑا۔

غرض ۵۵۲ء تک شنٹو کا جاپان مین خوب دورہ رہا۔ اور اسکے بعد بودہ کا ڈنکا بجنے لگا۔ بودہ مذہب پہلے تو چین سے کوریا آیا۔ اور کوریا سے جاپان مین ۵۵۲ء مین شاہ کوریا نے میکاڈو جاپان کو بدھ کا ایک

طلائی بت اور چند مذہبی کتابین بھیجین۔ درباریون نے اسکی بڑی مخالفت کی۔ اور میکاڈو کو اسکی واپس کرنے پر بہت زور دیا۔ مگر شاہی حکم سے یہ بت ایک معزز شخص کے سپرد کیا گیا۔ جس نے فوراً اپنے مکان مین مندر بنا کر اس کو رکھ لیا۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد جاپان مین وبا نازل ہوئی۔ جس کی وجہہ شنٹوئی کے پیرو لوگون نے یہی مذہبی تجدید قرار دی۔ غرض مندر توڑ ڈالا گیا۔ لیکن اتفاقات زمانہ سے ایسے مصایب واقع ہوئے۔ کہ باطل پرست اور ضعیف الاعتقاد لوگون نے پھر بودہ کا مندر قایم کیا۔ اور ۶۲۱ء مین تو یہہ جاپان کا خاص مذہب ہو گیا۔ مگر عوام پر اب بھی اسکا اثر پوری طور پر نہ پڑ سکا۔ کوبوڈیشی نے بدہ کو عوام مین پھیلانیکی بڑی کوشش کی۔ اور آخرش کامیاب بھی ہوا۔ اس نے شنٹوئی اور بدہ دونون کو یہہ کہکر خلط ملط کر دیا کہ ان مین کوئی فرق نہین۔ بلکہ شنٹوئی دیوتا تو بدہ کے اوتارون مین سے ہین۔ اب کیا پوچھنا تھا۔ اس نئی تحقیقات پر ایک عام جوش پھیل گیا۔ اور شنٹوئی شوالے بھی پیروان بدہ کے سپرد ہو گئے۔ جنہون نے اپنے خیالات کے موافق ان مین کچھ ترمیم بھی کی اور اب اس مذہب کی ترقی ہونے لگی

تینتیسوین[۳۳] فرمانروا قیصرہ سوکو کے وقت مین مذہب مین بہت سی اصلاحین ہوئین اور اسکے خاص مشیر امیدو جی ولیعہد سلطنت نے بدہ مین نمایان ترقی کی۔ جسکی باعث یہ شولوٹوکوٹیشی (حامی مذہب) کے نام سے مشہور ہوا تمام امور سلطنت بودہ کے اصول پر عمل ہوتے تہے۔ بڑے بڑے شہرون مین مندر بنائے گئے اور شاہی حکم سے افسرون نے بدہا کے بڑے بڑے بت بنوا کر اپنے گھرون مین رکھے اسی زمانہ مین کوریا سے ایک پجاری ادہر آنکلا دربار مین اس کی بڑی عزت کی گئی۔ اور پانچ مذہبی اصول (۱) چوری (۲) دروغ گوئی (۳) شراب خوری (۴) قتل (۵) زناکاری وغیرہ سے بچنے کی پابندی اسیوقت سے شروع ہوئی شالوٹوکوٹیشی کے مرنے پر مذہبی تلقین کے لئے خاص افسر شوشو اور سوزو نامی مقرر کئے گئے۔ ان افسرونکا وہی اعزاز اور اقتدار تھا۔ جو ہمارے یہان مفتی اور قاضی وغیرہ کا ہے۔ جاپان مین سب سے پہلا مفتی کوانکن۔ گذرا ہے اور پہلا قاضی ٹوکو سکی۔

ٹیمو نے بھی اپنے عہد حکومت مین بدہ مذہب کے فروغ دینے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ بلکہ اس نے اس مذہبی پابندی کو اندرونی آئین ضروری قرار دیا۔ اور گوشت کھانے کی قطعی ممانعت کی۔

قیصرہ گیمو کے عہد حکومت یعنی ۷۱۰ء مین نارا مقام مین بہت سے مندر بنائے گئے۔ ٹوڈیجی مشہور مندر بھی یہین ہے۔

جس مین بدھا کا ترپن ۵۳ فٹ بلند بت رکھا ہوا ہے۔ یہ بت جست کا ہے اور ۱۲۵۲ء مین قیصرہ شوموکے عہد مین بنایا گیا تھا۔ ۱۴۶۸ء مین اس پر مندر بنایا گیا۔ لیکن مندر کچھ عرصہ بعد جلکر خاکستر ہوگیا۔ اور بت کا سر بھی پگھل گیا جاپانیون نے مندر دوبارا تعمیر کیا۔ مگر ۱۵۶۸ء مین پھر جلگیا اس دن سے بت ویسی ہی رکھا ہے اور پھر مندر بنانے کی کوشش نہین کی گئی۔

جاپانی بدھ مذہب سیام اور سیلون کے بدھ مذہب سے بالکل جدا ہے یہ لوگ مہایانا طریق کے پیرو ہین۔ اور ان کے یہان چودہ فرقے ہین۔ جن مین بعض تو ایک دوسرے سے بالکل خلاف ہین ۱۸۶۸ء کی بے امنی مین بودہ پر پھر زوال آگیا مندرون سے بدھا کے بت پھینکدیے گئے۔ اور شنٹوئی طریق کے مطابق آئینے رکھے گئے۔ اور شنٹوئی شاہی مذہب قرار دیا گیا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد بودہ نے پھر زور کیا۔ اور جب سے اب تک اسی کا رواج ہے۔ مگر شنٹوئی کا اب بھی اتنا اثر باقی ہے۔ کہ سرکار سے ان مندرونکا خاص انتظام ہے۔

۱۵۴۹ء مین زیویر نامی مشنری کے ساتھ عیسائیت نے بھی جاپان مین قدم جمائے۔ گو اس کو اپنی مذہبی تلقین مین پوری کامیابی نہ ہوئی۔ مگر اس کے جانشینون نے تو لگاتار کوششون کے بعد مذہب پھیلا ہی کے چھوڑا اور اب تو جاپان مین عیسائیت کا اتنا زور ہے کہ جاپان مین صدہا پادری اور سیکڑون گرجے ہین

اہل جاپان کے متعلق ایک یورپین کے خیالات

مسٹر ڈبلیو پیٹری واٹسن نے جو ابھی حال مین ایک کتاب جاپان اسپکٹس اینڈ ڈسٹینز لکھی ہے اوس مین قابل مصنف نے جاپانیون کی نسبت بہت سا تجربہ اور معلومات رکھنے اور جاپانیون کی ترقیون پر قابلیت سے بحث کرنے کے بعد آخر جاپانیون کو ایک معمہ قرار دیا ہے۔ ہرچند کہ جاپانی اس لحاظ سے واقعی تمام دنیا کی نظرون مین ایک معمہ ہین۔ کہ انھون نے گذشتہ تیس سال کے زمانہ مین اپنے ملک اور قوم کو حضیض زوال سے نکال کر اوج اقبال پر پہنچا دیا ہے اور شائستگی کے شاہراہ پر اتنی مختصر مدت مین یورپ کی بڑے بڑے مہذب ممالک کی طرح تگ و دو کرنے لگے ہین۔ بحالیکہ خود ممالک یورپ نے موجودہ شائستگی اور ترقی کا درجہ صدیون مین حاصل کیا ہے۔ تاہم مصنف کتاب بعض دیگر وجوہات سے جاپانیون کو معمہ قرار دیتا ہے وہ

لکھتا ہی۔ کہ باوجودیکہ جاپانی ظاہرا بہت ترقی کر رہے ہین اونکی دستکاریون سے منڈیان بھر رہی ہین۔ اوران کے سپاہی اور ملاح بحر و بر مین فتح و نصرت کے نقارے بجا رہے ہین۔ لیکن ان کی اندرونی حالت کئی پہلوؤن مین وحشیانہ اور غیر مہذبانہ نظر آتی ہے۔ جب کوئی شخص کہان لوگونکے مندر پر ٹیکو کا تو ہار دیکھتا ہی کہ جہان تعصب اور جہالت کی گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی نظر آتی ہی۔ جب کوئی شخص بوشیوارا کا خیال کرتا ہے کہ جہان ربانی قربانی اکثر ایک قسم کی خودغرضی کی شکل سے وابستہ ہوتی ہی جو کہ جہنم کا قانون ہے تو دیکھنے والے کو شک ہوجاتا ہے کہ ان لوگون مین شایستگی جلد بدن سے گہری نہین ہی۔ لیکن دوسری طرف تجارت اور دستکاری مین جاپانیون مین بے حد خلوص اور سنجیدگی ہے۔ ایسا خلوص جو اس یقین سے پیدا ہوتا ہی۔ کہ ان کی قسمت مین لکھا ہوا ہی۔ کہ بذریعہ دستکاری اور حرفت کے ایک بہت بڑی قوم ہوجاوینگے۔ اس کے علاوہ ان کی قابلیت اور عزم اونکے سپاہیون اور ملاحون سے سبقت لیجاتی معلوم ہوتی ہین پس جو قوم اپنی عظمت کی نوشتہ تقدیر سے واقف ہو۔ اور اسکے پورا کرنے پر تلی ہوئی ہو۔ تو اسے صرف غیر اقوام کے نقال کہکر اسکی تحقیر نہین کیجاسکتی۔ اور نہ اسکا ذکر چھوڑ دینا مناسب ہی۔ اگر وہ ابھی تک دل سی وحشی ہی تو اسکا خلوص اور بہی زیادہ قابل غور ہوجاتا ہی۔ جاپان کی جدید تہذیب کے متعلق مسٹر واٹسن نے ایک جاپانی جج کی رائے نقل کی ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہی۔ کہ جاپانیون نے مغرب کے مادی اور ظاہری باتون کا تو چربہ اوتار لیا ہے لیکن روحانی اور اندرونی قابلیتین ان مین پیدا نہین ہوئین مگر مین اسی مشکل سی باور کرسکتا ہون کہ جاپانیون مین شایستگی کی ضرورت کے لئے روحانی اور اندرونی باتین مثل اہل یورپ کے موجود نہین ہوئین۔ ان مین قومی ہمدردی موجود ہے۔ انمین بہادری پائی جاتی ہے۔ وہ تدبیر اور حکمت مین یورپ والون کے برابر ہین اور تجارت اور دستکاری مین یورپ اور امریکہ کے کاریگرون اور تاجرون سی کسیطرح کم نہین مصنف نے ایک بہت بڑے عجیب جاپانی سوداگرون کا بیان کیا ہی کہ وہ دیانتدار نہین ہین۔ جاپانی سوداگرون کے لفظون پر ہی نہین بلکہ انکی دستاویزون پر اعتبار نہین کیا جاسکتا۔ بغیر وسائل ادائیگی وہ بڑی بڑی آرڈر سامان کے بھیجدیتے۔ اور اگر بازار کا نرخ مناسب نہو تو چپ چاپ مال لینی سی انکار کردیتے ہین۔ اور اگر غیر ملک کا مال بیچنے والا اسکی چارہ جوئی بذریعہ

عدالت کرنا چاہئی۔ تو سب جاپانی بیوپاری دفعتاً اوس سی مال خریدنا چھوڑ دیتی ہین۔ کہ جسکی وجہہ سے وہ جاپان مین آئندہ کاروبار ہی نہین چلا سکتا۔ بعض اوقات بنیک بھی اپنی ذمہ داریون کو ترک کردیتی ہین ٹریڈ مارکون اور لیبلون کے متعلق سلسلہ وار جعل سازی کی جاتی ہی۔ اور پیشتر اسکے کہ جاپان کے کسی مال کو وصول کیا جائی اسکی ہر پیکٹ کو کھول کر اوس سے مقابلہ کر لینا ضروری ہی۔ بقول مسٹر واٹسن کی یہ تجارتی بداخلاقی جاپانی چلن پر ایک مرض کی علامت ہی۔ لیکن اس الزام سی بھی جاپانی شایستگی بہت ذلیل ثابت نہین ہوگی۔ جاپانی جانتی ہین کہ چینی سوداگر معاملات تجارت مین نہایت دیانتدار اور معتبر مشہور ہین۔ مگر اسپر بھی اہل یورپ اہل چین کو اپنے برابر مہذب نہین مانتی تھا ایکہ جاپانی تاجرون کی بددیانتی کے باوجود بھی وہ بطور قوم کی کسی یورپین قوم سی پولیٹیکل نظر مین کمتر پایہ نہین رکھتی۔

جاپانیون نے اہل یورپ کی پوری نقل اوتاری ہی۔ تاہم اپنی سوشل حالت مین بڑا فرق نہین آنے دیا جاپانی بطور ایک قوم کی نہایت کفایت شعار ہین۔ ان کے گھرون کا فرنیچر اور دیگر سامان زندگی سب بہت سہل الحصول اور ارزان ہی۔ ان کی معاشرت بہت سہل ہی۔ یہ بھی ایک وجہہ ہی کہ باوجود تجارت جنگ اور پالٹکس مین یورپین طریقے اختیار کرنے کے بھی جاپانی اتنی جلدی ترقی کرسکی ہین۔ ورنہ اہل یورپ تو اپنی فضول خرچی اور گران معاشرت سی دن بدن اور بھی شایستگی کی بدتر حالت کو پہنچ جاتی ہین بہرحال۔ جاپانی ترقی کی کوئی وجوہات ہون لیکن جاپانیون کی ترقی حاصل کر لینے پر توکوئی ذی معقول شخص متفق الرائی ہوئی بغیر نہین رہ سکتی۔ اور یہ واقعی ایک بڑا معمہ ہے کہ جو ترقی یورپ نے کئی صدیون مین حاصل کی تھی وہ جاپان نے ربع صدی سے چندہی سال زیادہ عرصہ مین حاصل کرلی اور تمام یورپ اور ایشیا کو بحر تحیر مین ڈال دیا۔

اصلی بنا جنگ روس و جاپان

جاپان نے جب جدید علوم و فنون مین کافی مہارت و دستگاہ پیدا کرلینی سے خاصی طاقت حاصل کرلی تو اوسی طبعاً اپنا اثر اور نیز امکان مقبوضات کی حد وسعت بڑہانی کا شوق پیدا ہوا جاپان چوطرفہ سمندر سی گہرا ہوا

جو مشرق کی طرف ہزارہا میل کا پاٹ رکھتا ہی اُدہر اوسکی حد امریکہ کی مغربی ساحل پر جاکر ختم ہوتی ہی شمال کی جانب قطب تک کوئی سرزمین نہین - جنوب کی طرف بعید مسافتون پر چند جزیرہ ہین جو طاقتورونکے حصہ مین اُپچکے تھے مغرب کی طرف سمندر کا پاٹ بہی کم تہا اور ایک وسیع الرقبہ کمزور سلطنت بہی موجود تہی ٹرٹ اسکی ابر نظر تہی مگر وہ مشرقی یورپ اور افریقہ سے فارغ ہونے تک اسی بزرومین رکھکر صرف اسکی چند ساحلی علاقونمین پادریون اور تجارت کے ذریعہ اپنا اثر بڑہانے پر اکتفا کئی ہوئے تھے - کوریا کا چھوٹا سا ملک بہی اسکی متصل واقع تہا - جس کی تعلقات چین وجاپان دونون سے تھے ان تعلقات کو چھیڑ خانی کا ذریعہ بناکر جنگ تک نوبت پہنچائی گئی اور چین کو مغلوب کرکے جاپان کچھہ فائدہ اوٹھانے کو تہا کہ یورپ اور خاص کر روس کی آنکھین کھل گئین روس کی ایشیائی مقبوضات سائبیریا وغیرہ تمام چینی ترکستان، منگولیا اور منچوریا کی شمال مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک سیاہ بادل کی طرح چھائے ہوئے تھے اور وہ چین کو ہڑپ کرنے سے بفکر نہ تہا مگر پہلے وہ سالہا سال مغرب یعنی خاص ترکستان کیطرف سے کئی بیونت کرنے کے ادہیڑبن مین رہا چنانچہ اس طرف اسکی کارروائی سے ہر وقت مطلع رہنے اور بروقت مزاحمت کرسکنے کیلئے ہی کاشغر اور یارقند مین انگریزی نگران قونصل کے پردہ مین موجود ہین اس رکاوٹ نے روس کو چینی مقبوضات مین کسی اور طرف سے داخل ہونے کی ضرورت محسوس کرائی اس پر اسے یاد آگیا کہ مشرقی سائبریا کی طرف سے چینی علاقہ مانچوریا وغیرہ بآسانی اور بلا مزاحمت ہضم ہوسکتی ہین ادہر کوئی رقیب نہین مگر عملی کارروائی شروع کرنی سے پہلے اس نے مشرقی سائبیریا مین اپنی طاقت کو احتیاطاً مضبوط کرلینا مناسب سمجھا اور ایک طویل ریلوی لائن کی تعمیر شروع کردیگئی جو یورپی روس کی حد سے لیکر مشرقی ساحل تک پہنچ جائے وہ ابہی اس سے فارغ نہ ہوا تہا کہ جاپان نے سر نکالا اور روس کو معلوم ہوگیا کہ ایک رقیب ادہر بہی پیدا ہوا جا اس کی یورپین رقیبون سے بہی خطرناک ہی کہ وہ برسر موقع موجود ہے ہر معاملہ کی خبر رکھہ سکتا اور اپنی پوری طاقت سی کام لے سکتا ہی - دوسری یورپین طاقتون کو بہی شکار کی چھن جانیکی اندیشہ اور نیز مذہبی تعصب نے جاپان سے چوکنا کردیا - نتیجہ یہہ ہوا کہ جاپان پورا فائدہ اوٹھانے سے محروم رہا - اس نے جاپان کی جوش ترقی کو اور زیادہ کردیا - وہ سمجھہ گیا کہ آیندہ اثر بڑہانیکے لئے صرف چین سے ہی مقابلہ نہین یورپ سے بہی ہے اسلئے کافی طاقت بہم پہنچانا ضروری ہے - دوسری طرف روس جسکا مدت سے تاکا ہوا شکار ہاتھ سے جاتا تہا

مشرقی مقبوضات مین اضافہ افواج تیاری قلاع و بناو ردریل وغیرہ مین منہمک ہوگیا اور ساتہہ ہی چین کو شیشہ مین اوتار لیا کہ دیکھو ہم تمہارے سچے خیر خواہ ہین جاپان کا خنجر ہماری ہی کوشش سے تمہاری حلق سے ہٹا ان دم جھانسون سے روس نے ۱۸۹۵ء مین چین سے پورٹ آرتھر اجارہ پر لیا اور جب انگلستان جنوبی افریقہ کی لڑائی مین مبتلا ہوگیا تو پورٹ آرتھر کو بالکل روسی مقبوضہ قرار دیکر قلعے وغیرہ بنانے شروع کردئے۔ جاپان کو غصہ تو آیا مگر روس کا ملم بڑا تھا وہ اس سے لڑنے کی جرأت نہ کرسکا۔ امریکہ۔ جرمنی وغیرہ کا ادہر کوئی واسطہ ہی نہ تھا مغربی ایشیا مین یورپین طاقتوں مین سے اگر کسیکا واسطہ تھا تو فرانس روس کا یار غار کا۔ اس چال مین کامیاب ہوکر ۱۹۰۰ء مین روس دوسری چال چلا چینی حکومت کو پٹی پڑہائی کہ یورپیون کے برخلاف رعایا سے بغاوت کرادی چنانچہ بوکسرون کی مشہور بغاوت خود ملکہ چین کی ایما سے شروع ہوئی چینی نو مسیحی اور یورپین پادری جابجا قتل کئے گئے اس واقع کی خبر سنکر جرمنی نے سب سے پہلے اپنے جہاز بھیجے۔ بعدہ اور طاقتون نے بھی بحیرہ چین مین اپنے جہازون کی بھرمار کردی ادہر اسی زمانہ مین باغی پیکن کی دیوارون تک پہنچ گئے اور یورپین سفرا معرض خطرہ مین پڑ گئے۔ حتی کہ جرمن سفیر قتل بھی ہوگیا جس پر تقریباً ۲۵ ہزار متفقہ سپاہ روسی۔ جاپانی۔ جرمنی۔ انگریزی۔ اطالین۔ و آسٹرین جمع ہوگئی جس کا ایک حصہ پیکن پر حملہ آور ہوا۔ ملکہ و فغفور چین بھاگ گئی اور سفرا بچالئے گئے یہہ معاملہ اگست مین طے ہوگیا اور صلح کی متعلق نامہ و پیام شروع ہوئے اس عرصہ مین روس نے جسکی سائبیرین ریلوی مکمل ہو چکی تھی مانچوریا کی سرحد پر جرار فوج جمع کرلی اور منچوریا کی روسی ریلوی لائن کو مفسدون سے بچانے کے بہانہ سے اس صوبہ مین بھی داخل ہوگیا اور کل پر عملی قبضہ کرلیا چین کے معافی مانگ لینے اور تاوان منظور کرلینے پر خاص چین سے یورپین افواج کا بہت سا حصہ واپس بلالیا گیا۔ مگر منچوریا پر روسی بدستور قابض رہے جاپان اور انگلستان نے مطالبہ کیا کہ روس بھی منچوریا کو خالی کردے جس نے مکاری سے جواب دیا ہان ہم بھی جلد فوج ہٹالینگے ابھی کچھہ فساد باقی ہے وہ دور ہولے۔ انگلستان ابھی محاربہ ٹرنسوال سے فارغ نہوا تھا اور جاپان بھی ابھی حوصلہ نہ کرسکتا تھا مگر زور برابر دیتے رہے جس پر روس نے پختہ وعدہ کیا کہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو منچوریا خالی کردیا جائیگا۔

یہہ تاریخ ابھی نہ آئی تھی کہ روس نے بذریعہ معاہدہ چین سے منچوریا کی حکومت حاصل کرلی۔ اب انگلستان فارغ تھا امریکہ کا بھی دخل بوجہہ جزائر فلپائن بڑھ گیا تھا اور جاپان نے بھی کافی تیاری کرلی تھی تینون نے سخت مخالفت کی

جس پر روس نے مکدن و نوچینگسا خالی بہی کر دی مگر کچہ جلد ان پر قبضہ کر لیا اور جبکہ منچوریا مین روسی قدم جم گئے تو اوس نے چاہا کہ کوریا کی جانب ہاتہ بڑہائے چنانچہ اس ارادہ کی تکمیل کے واسطے اوس نے بغیر مشورہ کوریا کے مقام انٹنگ سے ینگنفو تک بحری تار کا سلسلہ قایم کیا جس سے علاوہ دوسری سلطنتونکی حقوق کو صدمہ پہونچنے کی کوریا کی آزادی بہی معرض خطر مین پڑ گئی اس کارروائی پر جاپان نے اعتراض کیا[۵] کہ کوریا مین ہماری تمہاری حقوق برابر ہین یہہ تمہاری پیشقدمی اور زیادتی اچہی نہین اور ادہر روس نے منچوریا مین دیگر ممالک کی حقوق تجارت وغیرہ عموماً اور جاپانی حقوق کو خصوصاً معدوم کرنا چاہا اور بندرگاہ منچوریا جو بیرونی تجارت کیواسطے کہلی ہوئی تہی بند کر دی اسپر انگریز اور سلاطین بہی معترض ہوئے مگر جاپان نے خاص طور سے تخلیہ منچوریا اور انقطاع بحری تار متعلقہ کوریا کی نسبت زور ڈالا اور جب روس نے انکی یاد داشتونکی پرواہ نکی

[۵] جب کوریا [illegible] ... معاہدہ دوم ۲۵ اپریل ۱۸۹۸ع ... [illegible]

تو ۱۹۰۳ء کی جولائی مہینہ مین برٹش اور جاپانی سفر اہتمیہ پیکن دار السلطنت چین نی متفق ہوکر ایک یادداشت بدین مضمون گورنمنٹ چین کو بہیجی کہ (۱) روس نی جو تخلیہ منچوریا مین تاخیر کی ہی اوس سی اقصائی مشرق کی امن و امان کو ضرر پہونچنی کا اندیشہ ہی اور جاپان و انگلستان اپنی مقاصد کی قایم رکہنی کیواسطی ہر ایک قسم کی کارروائی کرنیکو امادہ ہین

(۲) لہذا سلطنت چین کو اس بات کا مطالبہ کرنا لازم ہی کہ روس منچوریا سی اپنی افواج جلد تر ہٹا لے۔

(۳) اگر منچوریا سی روسی فوج کی روانگی مین تاخیر واقع ہوی تو انگلستان و جاپان ضرور اپنی حقوق کے نگہداشت کی کارروائی عمل مین لاوینگی

(۴) ایسے کسی عہدنامہ کو جو روس و چین کی مابین عمل مین آیا ہو اور جس مین تخلیہ منچوریا لازم نہ قرار دیا گیا ہو انگلستان اور جاپان تسلیم نہ کرینگے۔

(۵) اگر روس کی منچوریا کی خالی کردینے کی بعد بہی منچوریا کے سول انتظامات کی بابت روس و چین کی مابین

م ضرورت ہو جب کسی اور سلطنت کی پیشقدمی یا چین و کوریا مین فساد پیدا ہو جانی اور لازم ہی کہ ان ہر دو فریق مین سی کوئی ایک فریق اپنی رعایا کی جان و مال کی حفاظت کیواسطے ایسی کارروائی کرے (۲) اگر برطانیہ عظمی یا جاپان نہ مذکورہ بالا تعلقات کی حفاظت کی غرض سی کسی اور سلطنت سی جنگ مین پہنسجای تو دوسرا فریق معاہد بالکل خاموشی اختیار کریگا اور اس امر کی کوشش کریگا کہ کوئی اور سلطنت اسمین شریک ہونی پاوی (۳) اگر کوئی سلطنت یا سلطنتین اوس جنگ مین شریک ہوین تو دوسرا فریق معاہد جنگ مین اپنی ساتہی کا شریک ہو کر معاہدہ باہمی سی اوس کی مدد کریگا (۴) عالی تبار فریق معاہد اس امر پر متفق ہین کہ انمین سے کوئی فریق کسی اور سلطنت سی ایسا معاہدہ نہ کرے گا جس سے مذکورہ بالا امور کو ضرر پہونچے (۵) جب کبہی برطانیہ عظمی یا جاپان کی رائے مین مذکورہ بالا تعلقات مین کوئی وقت ہوگی تو دونون گورنمنٹین ایک دوسرے سے اچہی طرح اور صاف صاف گفتگو کرکے معاملہ کو صاف کرلینگے ۱۲ ۱۲ ۰ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

کسی عہدنامہ کا ہونا ضروری سمجہا جاویگا تو ایسا عہدنامہ بغیر انگلستان اور جاپان کے پسندیدگی سے عمل مین آسکیگا جنکو ایسے عہدنامہ کی عمل مین آنیکی اطلاع پہلے سے ہو جانے چاہئے۔

(۶) اس یادداشت کا مفصل جواب پانچ روز مین مطلوب ہے

جسوقت یہہ یادداشت چین مین پہونچے تو پرنس جنگ نے بیوہ شہزادی چین کو صلاح دی کہ مندرجہ بالا یادداشت مین جو مطالبات درج ہین انکو وہ منظور کرے اور کہ برٹش وجاپانی سفرا کا شکریہ ادا کیا جاوے جب یہہ خبر روس مین پہونچی کہ چین۔ برٹش وجاپانی مطالبات پر رضامند ہوگیا تو روس نے فوراً چین کو ایک ڈانٹ بتائی کہ خبردار اگر تم نے اس معاملہ مین چون وچرا کی تو تمہاری خیر نہو گی بیچارا چین اس ڈانٹ کو سنتی ہی گہبرا گیا اور اوسنے سفرائے برٹش وجاپان وغیرہ کو صاف جواب دیدیا کہ مین بلا رضامندی روس کچہہ نہین کرسکتا ہون اور روس تخلیہ منچوریا و دیگر مطالبات پیش کردہ پر راضی نہین ہے لہذا تم براہ راست روس سے اس معاملہ کی متعلق سلسلہ جنبانی کرو جب ودہر سے یہہ جواب ملا تو غالباً انگلستان اور امریکہ کی خفیہ مشورہ سے جاپان نے بتاریخ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء روس کو پہلا مراسلہ بہیجا کہ اقرار پورا کرو روس کی نیت بخیر تو تہی نہین اس نے ۶ ہفتے تک جواب نہ دیا اور فوجی تیاریونکی رفتار دوچند تیز کردی اور جب جواب دیا تو مہمل سا۔ جاپان نے چھٹے ہی دن ۷۔ ڈسمبر کو جواب الجواب لکھا کہ ہماری شرطین اگر نہ مانوگے تو ہم خود تدارک کرنے پر مجبور ہونگے۔ اسکا جواب بہی شافی نہ ملا تو جنوری مین جاپان نے تیسرا اور آخری مراسلہ بہیجا کہ کوریا سے روس مطلق کوئی سروکار نہ رکہے اور وہان صرف جاپان کا اقتدار قایم رہے جس اقتدار کی بنا پر جاپان جنوبی کوریا مین قلعی بہی تعمیر کرسکیگا۔ اور صوبہ منچوریا مین روس صرف اپنی ریلوی لائن کے دونون طرف تیس تیس ۳۰ میل تک اپنا دخل رکہے اور باقی تمام علاقہ قطعی طور پر چین کے سپرد کردیا جاوے اور ایک عہدنامہ اس امر کا لکہدیا جاوے کہ آیندہ روس کبھی منچوریا کی بقیہ علاقہ پر قابض نہ ہوگا۔ یہ شرائط پیش کرنیکی بعد جاپان نے کہدیا تھا کہ ان شرائط مین اب کسی ترمیم اور نرمی کی گنجایش نہین ہے۔ یہہ وہ آخری جاپانی یادداشت تہی جسکا انکار و اقرار پر صلح و جنگ کا دارومدار تھا اور اس یادداشت کی بعد تمام تمہیدی منازل اور فریقین کی نامہ و پیام کا

خاتمہ سمجھنا چاہئے اس یادداشت کی روسی جواب کی متعلق متعدد مرتبہ خبرین اوڑین کہ جواب بھیجدیا گیا مگر اصل اس افواہ کی یہہ تھی صرف زبانی طور پر جواب جو شرائط پیش کردہ جاپان کے منافی تھا جاپانی سفیر متعینہ سینٹ پیٹربرگ کو سنادیا گیا تھا اور اس زبانی جواب سنانیمین ایک یہہ خاص روسی حکمت عملی تھی کہ جاپانی سفیر ضرور اس جواب سی بذریعہ تار برقی اپنی سلطنت کو مطلع کریگا اسوقت جاپان اگر اعلان جنگ پر آمادہ و تیار پایا جاویگا تو پھر نرمی اور صلح آمیز جواب بذریعہ تحریر دیدیا جاویگا اگر جاپان اس جواب سی مشتعل ہو کر اعلان جنگ کریگا تو پیشقدمی کا الزام جاپان پر عاید ہوگا اور اسوقت وہ ہر طور پر تاوان جنگ ادا کرنے کا مستحق ہوگا

آخر کار جب ۲۲ دن گذر گئی اور روس کی تیاریون مین کوئی فرق نہ پڑا۔ ادہر جاپان کی ہر دو نو خریدکردہ جنگی جہاز کولمبو سی گذر گئی اور روسی بیڑہ موسومہ بررطہ کی طرف سی ان کو کچھہ خوف نہ رہا تو جاپان نی جو لڑائی پر تیار تھا اپنی سفیر متعینہ سینٹ پٹربرگ کو سفارتی تعلقات قطع کرکے واپس چلے آنیکو لکھہ بھیجا اس کارروائی پر روس نی بھی اپنی سفیر مقیم جاپان کو بلا بھیجا اسوقت سی جانبین کی سفارتی تعلقات منقطع ہوگئی اور جاپان نے جھٹ پٹ بغیر اعلان جنگ لڑائی شروع کرکے روسی ناتیاریون سے فائدہ اوٹھالیا۔ روسی جواب قطع تعلقات سی دوسری تیسری دن روسی سفیر مقیم جاپان کو پہنچا۔ جاپان لڑائی کا عزم کر چکا تھا وہ جانتا تھا کہ اگر اور ایک سال گذر گیا تو روس منچوریا مین اپنی طاقت اسقدر مضبوط کرلیگا کہ پھر مقابلہ مشکل ہے اسکی ریلوی لائن خوب مکمل ہوجائیگی اور دیگر وسائل آمد و رفت بھی بہم پہونچ جائینگے جنکی وجہہ سے روس کی لئے آٹھہ دس لاکھہ فوج سلطنت کی اس بعیدی حصہ مین جمع کرلینا مشکل نہوگا۔ اسی طرح وہ اپنے اور جنگی جہاز بھی ادہر فراہم کرلے گا یعنے بالفاظ مختصر تقریباً اپنی پوری طاقت سی کام لی سکیگا۔ جسکا مقابلہ طبعاً جاپان ایسا ملک جو آبادی دولت اور وسائل مین روس کا تیسرا حصہ[۵] بھی نہین ہرگز نہین کرسکے گا۔

۵ اس موقع پر محض ایک اور تین کی نسبت ہی کہکر چھوڑ دینا کچھہ مناسب نہین معلوم ہوتا بلکہ بغرض واقفیت ناظرین ہر دو مخالفین سلطنتونکی تمام مدات آمدنی و خرچ و تعداد افواج بری و بحری و نیز تمام دیگر اقسام کی مالی وسائل درآمد و برآمد ہدیہ ناظرین کی جاتے ہین مگر یہہ یاد رہے کہ روس اپنی وہ تمام فوجی قوت جو نقشہ مندرجہ حاشیہ مین دکہلائی جاتی ہی بوجہہ بُعد مسافت ہرگز کام مین نہین لاسکتا۔ باقی حاشیہ صفحہ ۴۴ پر

جنگ روس وجاپان کا بانی

ایم بیزوبرازوف

جب خود شہنشاہ روس اور اوسکے مشیرونکی طبیعت کے میلان پر غور کیا جاتا ہی تو ماننا پڑتا ہی کہ اس جنگ کا اصلی بانی **ایم بیزوبرازوف** ہی ہی جو ایام جنگ مین شاہ روس کا سبسے اعلی حاشیہ نشین اور ناک کا بال بنا رہا

بقیہ حاشیہ ۴۳ کیونکہ روس کو دار السلطنت سے ۶ ہزار میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر جمیع اقسام کے سامان جنگ بہم کرنا ہونگا اور اس طولانی سفر مین جو جو روکاوٹین روس کو فراہمی سامان مین پیش آوینگی وہ اوسکا جی ہی جانیگا مگر بخلاف اسکے جاپانی اپنے گھر بیٹھے لڑینگے۔

صیغہ	روس	جاپان
آبادی	۱۴ کروڑ ۸۰ لاکھ	۴ کروڑ ۷۰ لاکھ
رقبہ	۹۰ لاکھ مربع میل	ایک لاکھ ۶۲ ہزار مربع میل
اوسط آبادی فی میل	۱۶ کس فی میل	۲۹۰ کس فی میل
آمدنی	۲۰ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ سالانہ	۲ کروڑ ۸۷ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ
اخراجات	۲۰ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ	۲ کروڑ ۸۷ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ
قومی قرضہ	۷۰ کروڑ پونڈ	۵ کروڑ ۵۲ لاکھ پونڈ
مالیت تجارت درآمد	۵ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ	۲ کروڑ ½ ۷۷ لاکھ پونڈ
مالیت تجارت برآمد	۸ کروڑ ۷۵ لاکھ پونڈ	۲ کروڑ ½ ۶۲ لاکھ پونڈ
تجارتی جہازون کا مجموعی وزن	۶ لاکھ ۴۳ ہزار ٹن	۸ لاکھ ۶۰ ہزار ٹن
فوجی خرچ	۳ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ	۷۳ لاکھ پونڈ
بحری فوج کا خرچ	ایک کروڑ ۸ لاکھ ۷۶ ہزار پونڈ	۲۸ لاکھ ۸۴ ہزار پونڈ
فوجی جمعیت	۳۳ لاکھ ۵۰ ہزار	۴ لاکھ ۳۰ ہزار
بحری فوج	۶۵ ہزار ۸۰۰	۲۹ ہزار ۵۰۰
بری فوج کی توپین	۳۵۰۰	۲۶۰۰
بحری توپین	۲۶۲۰	۱۲۰۰
جنگی جہازون کا وزن مجموعی	۳ لاکھ ۷۱ ہزار ٹن	۲ لاکھ ۴۵ ہزار ٹن
جہازی انجنون کے گھوڑون کی طاقت	۷ لاکھ ۸۸ ہزار	۵ لاکھ

اس نئی اور مشیران سلطنت تو درکنار خود بادشاہ پر ایسا قابو کر لیا تھا کہ کیا ممکن جو بادشاہ اسکی رائے کے مخالفت کر سکے تمام اراکین سلطنت کو اسنے پوروں پر نچار رکھا تھا اسنے ایک ادنیٰ خدمتگار کی حیثیت سے محض اپنی خداداد قابلیت اور ذہانت کی وجہہ سے اسقدر ترقی کی کہ بادشاہ کا اعلیٰ مشیر ہوگیا ابتدا مین اسنے اپنی پست حالت سبنھالنے کے خیال سے اقصائے مشرق کا سفر کیا اور شہنشاہ کی سالگرہ پر گرینڈ ڈیوک الگزینڈر میخائیلووچ کی مربیانہ توجہہ سے بڑی انتہا تجارتی رعایتین حاصل ہوگئین اور یہہ کئی ایسی معدنون کا منیجر ہوگیا جو خاص شہنشاہ روس اور اوسکی والدہ کا ذاتی ملک تہین اسنے اپنی جفاکشی اور کوشش بلیغ سے بہت سارو پیہ فراہم کر کے اپنے شاہی مالکونکی خدمت مین بہیجا پس اسکی اس قابلیت اور کارگذاری نے عام طور پر یہہ خیال پیدا کر دیا ایک ایسے قابل شخص کو نظام ملکی مین حصہ نہ دینا گویا قدر دانی کا خون کرنا ہے چنانچہ اس خیال کی تکمیل کیواسطے وہ اقصائے مشرق کا سکریٹری آف اسٹیٹ مقرر کیا گیا جہان یہہ اپنے خداداد زیرکی کی بدولت اون ممالک کی تمام معاملات کی متعلق اپنی آقا کی مزاج مین دخل دینے لگا اس نے منچوریا اور ریلوے کے سقیم انتظام پر سخت نکتہ چینی کی اور سائبریا کی آباد کرنیکی متعلق وزیر ایم وٹی کی پالیسی کی سر در بار سخت دہجیان اوڑائین اور اپنی وسیع معلومات کی بہاری ثبوت سے وزیر مذکور کو مستعفی ہونے پر مجبور کیا۔ الگزیف اسی مقتدر شخص کے رسوخ کے بدولت اقصائے مشرق کا وایسرائے ہوا۔ اور انہین دونون شخصون کی نسبت یہہ بہی بیان کیا گیا تہا کہ یہہ دونون شخص منچوریا اور شمالی کوریا مین معدنون جنگلات اور اکثر دیگر تجارتی رعایتون مین حصہ دار تہی اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ اس جنگ کی بنیاد محض ایم بیزوبرازوف اور اوسکی دوستونکی ذاتی منفعت کی غرض سے ڈالی گئی تہی اور دیگر اراکین سلطنت و اعیان مملکت و نیز خود زار روس کی امن پسند پالیسی کی متعلق اسکی سامنے کچہ پیش نہ گئی اور اسنے اپنی بیباکی اور دبنگی پن سے سب کی دانت کہٹی کر دی۔ کونٹ لمسڈرف وزیر معاملات خارجہ جیسے رکن رکین تو کئی کئی روز تک بادشاہ کی خدمت مین حاضر نہ ہو سکین مگر ایم بیزوبرازوف ہر روز بلا تکلف بغیر اطلاع کے شاہی محلات مین باریاب ہوا اسکا خاص سبب شہنشاہ کی ساتہ جیسے معزز شاہی خاندان کی ممبر ونکا اس سے ساز رکہنا تہا جسنے اون لوگونکی امداد سے ملک کی عافیت و

اس کو خدشہ مین ڈالدیا جسپر سینٹ پیٹرس برگ کے غیر سرکاری حلقون برگزیدہ کلبون اور بارسوخ سوسائیٹون مین اسکے اس کار روائی پر بے طرح زہر اوگلا گیا۔ اس نے اپنی نخوت اور رعونت سے جاپانیون کے میدان جنگ مین آنے والی طاقت کا بہت کم اندازہ لگایا اور اسیطرح خود بادشاہ کو بھی جاپانی قوت کے صحیح اندازہ کرنے مین اس شخص نے مغالطہ مین ڈالدیا بس اس جنگ مین جو کچھ مصائب مملکت روس کو پہنچا یا پہنچینگے وہ محض اسی لالچی اور طامع شخص کی بوالہوس پالیسی کی بدولت ہونگے۔

ہر دو مخالفین سلطنتون کی فوجی جمعیت قبل از جنگ

اس موقع پر قبل اسکے کہ واقعات جنگ شروع کیے جاوین اقصائے مشرق کی روسی و جاپانی جمعیت قبل از جنگ کا ایک نقشہ جس سے ہر دو نون قوتون کا صحیح اندازہ ہوسکے ہدیہ ناظرین کرنا خالی از دلچسپی نہو گا۔

قبل از جنگ دو نون سلطنتون کی طاقت حسب ذیل تھی ۔

قسم جہاز	روس تعداد	روس وزن	جاپان تعداد	جاپان وزن
مصافی جہاز	۹	۱۱۰۲۳۲	۶	۸۰۶۲۹۹
کروزر درجہ اول	۵	۴۹۰۴۶	۶	۵۸۷۸۸
کروزر درجہ دوم	۸	۴۵۵۵۳	۶	۲۵۱۰۶۰
میزان	۲۲	۲۰۴۸۰۱	۱۸	۱۷۰۱۸۲
چھوٹے جہاز چھوٹے کروزر	۱	۳۲۸۵	۱۲	۳۷۷۳۹
〃 اگن بوٹ	۱۲	۱۲۹۸۸	۲۳	۲۸۳۹۱
میزان	۱۳	۲۶۲۷۳	۳۵	۶۶۱۳۰
تارپیڈو تارپیڈو شکن	۳۲	۹۶۰۸	۱۹	۶۲۲۷
تارپیڈو کشتی	۱۴	۰	۸۵	

[illegible]

جنگ اقصائی مشرق کی متعلق بعض یورپین مدبرونکی رائی

واقعات جنگ کی پہلوؤں پر غور کرتی ہوئی بعض اہل الرائی روس کو کامیابی کا مژدہ سناتی تہی اور بعض جاپان کی سر فتح کا سہرہ باندہتی تہی بعض یورپی مدبر کہتی تہی کہ اگر جنگ ہوئی تو جاپان کی واسطے بہت سی آسانیاں ہونگی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور اسیکی بنا پر جاپانی کامیابی قرین قیاس بتلاتی تہی - وکہتی تہی کہ روس کی موجودہ مالی حالت ایسی نہین کہ وہ ایک خطرناک جنگ مین اولجہہ سکے وہانکی لبرل پارٹی جنگ کی سخت مخالف تہی علاوہ برین روس کو اپنے مرکز سے ہزارون میل کی مسافت پر لاکہون سپاہ رسد اور سامان جنگ روانہ کرنا پڑیگا اور اوس دور دراز راستہ کو جو دشمن کے ملک مین ہوکر گذرتا ہی محفوظ رکہنا آسان کام نہین اہل منچوریا روسی حرکات سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تصویرات تارپیڈو متعلقہ حاشیہ صفحات ۴۷ لغایت ۵۴

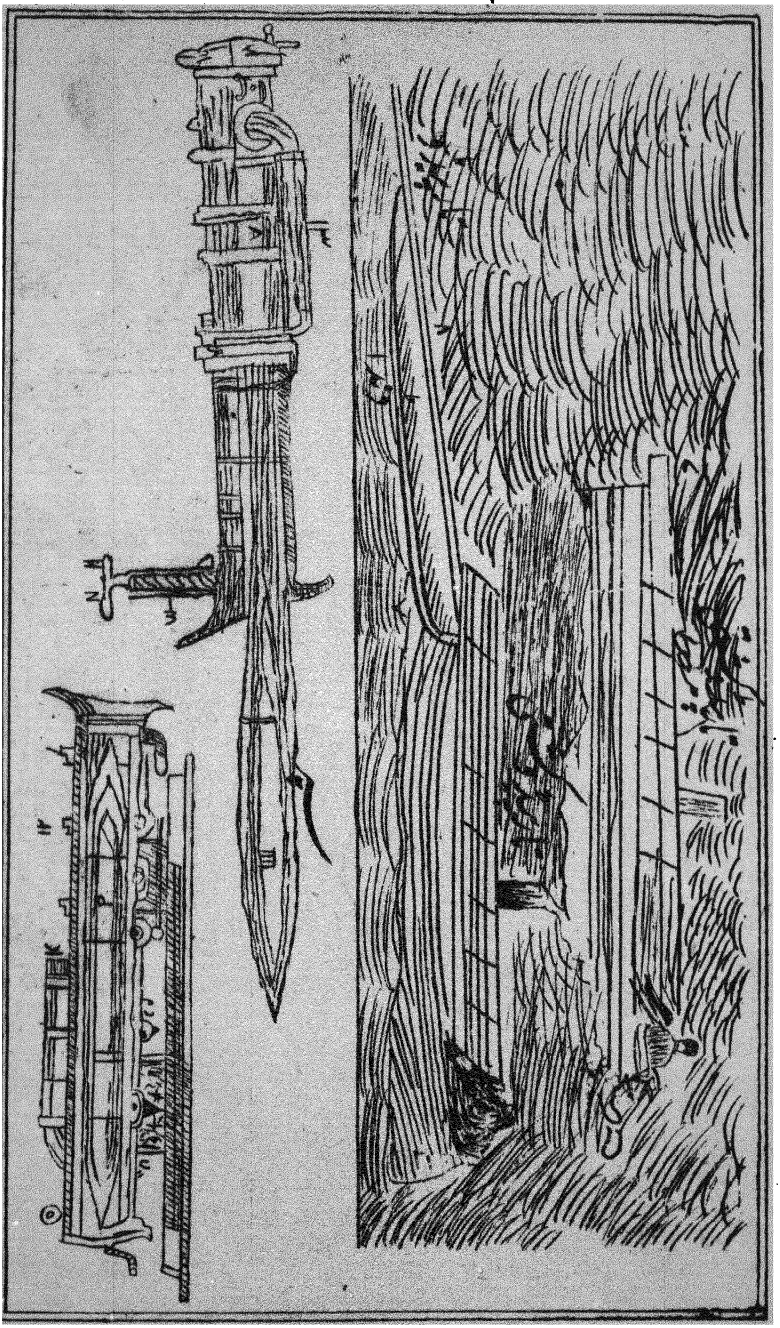

تصویرات تارپیڈو متعلقہ حواشی صفحات ۴۷ لغایت ۵۴

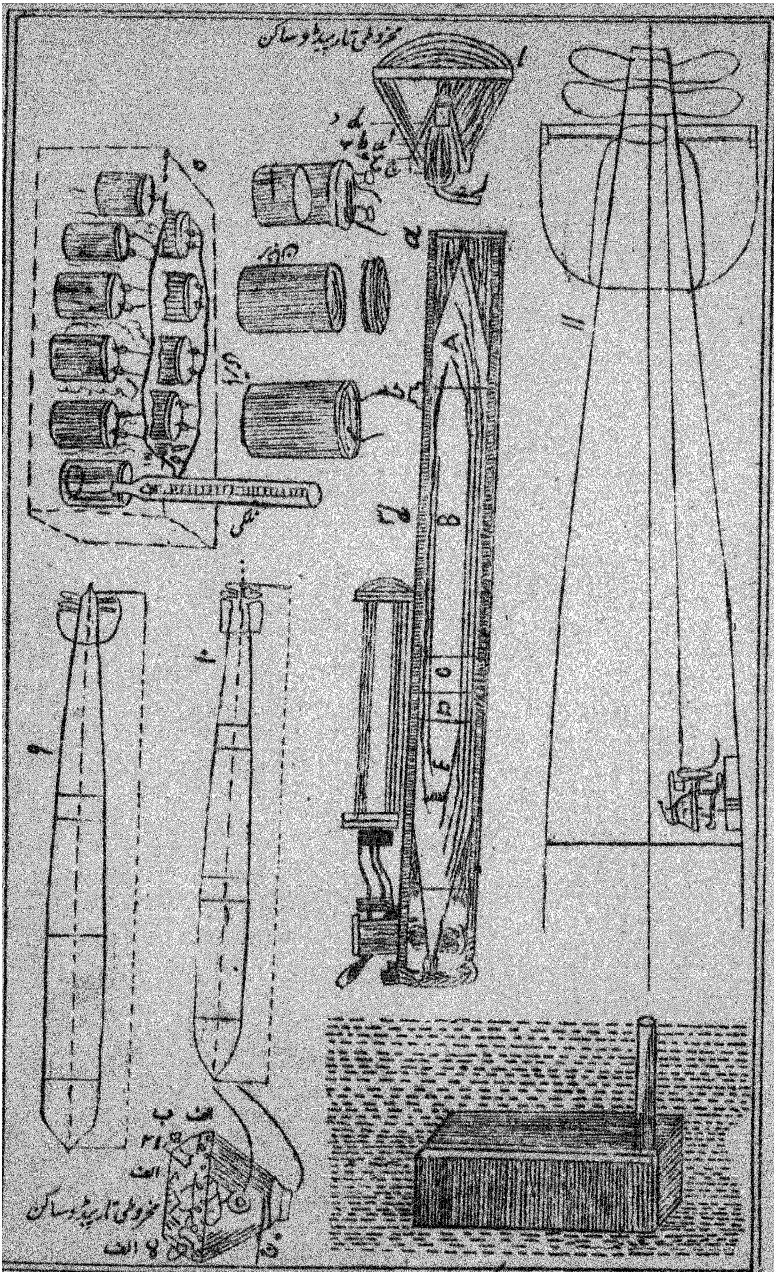

مربع تارپیڈو ساکن

نالان ہین اور وہ دوران جنگ مین ہرگز خاموش نہ بیٹھینگے ممکن ہے کہ جاپان یہان کے باشندونکو ابھار دے اور وہ روسی سلسلہ تار و ڈاک کو سخت صدمہ پہونچاوے۔

مسٹر گورکہ مرادآباد

ماری مضبوط

پوری لمبائی میں تار پیڈو [illegible]

جسامت کی ہوتے ہین [illegible]

اس درجہ مین کہ تیس تیس میل تک بلا تکان پیادہ پا سفر کر سکتے ہین انکی خوراک نہایت سادہ ہے اسواسطے جاپانی فوج کی باربرداری مین بہت سہولیت ہی اور سب سے آخر مگر سب سے زیادہ یہ صفت ہے کہ یہہ لوگ حب الوطنی کے پتلے ہین اور ملکی حمیت مین جان تک سے دریغ نہین کرتے جاپان کا محکمہ جاسوسی دنیا مین اول درجہ کا ہی اور یہہ بات روس کو حاصل نہین ہے -

[illegible] ۵ فٹ [illegible] ۱۰ فٹ [illegible] ۱۵ فٹ [illegible] ۲۰ فٹ [illegible]

[illegible] ۵ پونڈ [illegible] ۲۰ پونڈ [illegible] ۵۰ پونڈ [illegible] ۱۰۰ پونڈ [illegible]

جہاز اگر جہے واڑ لائن (پانی مین ڈوبنے والا حصہ کا خط) کہتے ہین زرہ عموماً اس خط سے [illegible] پانی مین ڈوبا رہتا ہی [illegible] زیادہ سے زیادہ [illegible] بہت ہی پتلی ہوجاتی ہی - ناظرین کو خیال رہے کہ [illegible] جہاز عموماً ۳۰-۳۵ فٹ [illegible] جہازات کی زرہ عموماً پیندے سے [illegible] تو وہ جہاز کے پیندے کی دونون تہون مین سوراخ کردے گا [illegible] اور ۳۰۰ پونڈ کا تارپیڈو اگر پیندے کے متصل جہاز کی زرہ سے [illegible] فاصلے سے زرہ پوش جہاز کو معقول نقصان پہنچا سکتا ہی - اور [illegible] ہوجاتی ہی کہ [illegible] پونڈ کا تارپیڈو تین فٹ سے [illegible] راستے مین تو ان کا اثر بہت کم [illegible] اور انکی [illegible]

[illegible] قطار [illegible] تارپیڈو [illegible] جہازات [illegible] جاپانی [illegible] قطار [illegible]

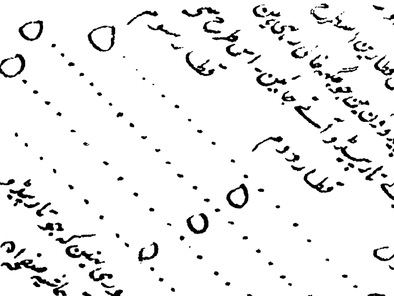

بخلاف اس کے بعض اہل الرائے روس کو جاپان پر اس وجہ سے قوی تر بتلاتے تھے کہ روسی بیڑہ
جہازات عدداً جاپانی بیڑہ سے بڑھا ہوا ہے اور روسی سپاہ کو جاپانی سپاہ سے زیادہ قوی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰

ساحل سے چلائے جاسکتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے لئے جداگانہ بازی ساحل پر موجود ہو - بلکہ ایک ہی بازی سب کی کام دے سکتی ہے ایک بڑی تار پیچھوں پیچھوں تاروں میں نکلکر ہر تارپیڈو تک پہونچی ہوتی ہے اور اسکا بھی انتظام کر لیا گیا ہوتا ہے - کہ جس تارپیڈو کو چاہیں اوسی کو چلا سکیں - مع شناس موقعہ پر جہاں بحری سرنگیں رکھی ہوں - بالمقابل تارپیڈو چلانے سے پہلے چھوٹی چھوٹی کشتیون پر ان کو باحتیاط اُٹھوا لیتے ہیں کہ ان سرنگون کو فنا کر سکتا ہو - اسلئے ضروری ہو کر ان سرنگون سے دشمن بروقت ساحل پر تسلط توپ خانہ ہی ہو - جو دشمن کی کشتیون کو قریب نہ آنے دے - نہ اوسے قریب ہونے دیگا - تارپیڈو اس وقت سر اوٹھانے نہ دے - ایسی سرنگون کو جن کا ساحل سے تعلق ہو دشمن چپکے سے اگر تاروں کو کاٹ دیوے تو بیکار کر سکتا ہے - مزید بران اہم تجربہ ہی بہت رہتا ہے اس کی بہم پہنچانا وہ جو مذکور عمل ہی - اگر کیسے کیلئے ساحل کی کسی بازی کی محتاج نہیں - مگر اس میں یہ خطرہ ہے کہ جب ایک دفعہ اوسے رکھ دو تو پھر یہ نہیں رہتا کہ اسکو ہٹا دو وہ ہمیشہ وہیں برقرار رہتی ہے کیونکہ اوسکو قریب جہاز اپنے بیگانہ دونوں کے

سلسلہ البتہ موجود ہو - دشمن کے استعمال کے لئے بیکار جب تک ... تارپیڈو کی کشتیان اور ان کا ... دشمن کی کشتیون کے سامنے ہو گیا ... کشتی سے ... گولیان ... کہ ... جہاز ... کشتی ... ایک طریقہ کا ... نہیں ... تارپیڈو ... چلا دیا جاتا ... دوسرا ... پانی ... جہاز کی طرف چھوڑ دیا جاتا تھا ... اور یہ ... ایک دفعہ ... ضرب ... جہاز سے ... کر ... چلا ... سے ... جہاز ... بیکار ... ایک ... سے ... کی طرف ... بہت ...

پانچون کو حرکت دیکر - اور اسطرح تارپیڈو جب تک ... بارودہ لگایا - اس پردہ کو کھولکر تارپیڈو کو چھوڑ دیا جاتا تھا اور ... سر پر چند ... ہوئی ہیں - لیکن موجودہ تارپیڈو کا آخری حصہ ... کی ہیں - جسطرف موٹا سرا ہو وہ تارپیڈو کا اگلا حصہ ہے - اسی طرف ... دشمن تک پہونچے - اس سے خاص شکل کے تارپیڈو کو ... عقلمندان مشکلون پر غالب آگیا - اور اس نے ایسا تارپیڈو تیار کر لیا جو ... تاکہ اندر ہی اندر ... چلا جاتا - اور دشمن کی جانب چلا ہوا اون کو ... حرکت کرتا ہوا تحول کر تیار ہو سکی وجہ اور توپ کی بارود کے ... عجیب ... تارپیڈو کا اور ... کیا جاتا اور مجبور کیا جو توپ کے گولہ کی طرح ... دانایان ونگ ... ان دونون سے ... تارپیڈو ...

باقی حاشیہ صفحہ ۵۲ پر

ودلیر تبلاتے تھے وہ کہتے تھے کہ اگر روس کی دو لاکھ سپاہ میدان جنگ میں موجود ہو تو وہ ۲ لاکھ جاپانی سپاہ کی برابر ہے مگر اس موازنہ کو زیادہ واقف کار اہل الرائے بالکل نہیں مانتے تھے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ کہتے تہے کہ جاپانی آہن پوش زیادہ ترمحفوظ و مضبوط ہین اور جدید ترین توپونکی کافی تعداد سے مسلح ہین باعتبار رفتار بہی۔ وہ روسی جہازون سے تیز ہین۔ بہرحال یہہ خیالی پلاؤ دنیا کے ہر حصہ مین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسوقت تک پکایا جاتا رہا جب تک کہ دونون طاقتین آپس مین بھڑ نہ گئین اور اقصائے مشرق
کے سمندر مین طوفان بے تمیزی برپا ہوکر وہ وقت نہ آگیا کہ تمام عالم کی نظرین بجائے صلح و مصالحت کے نامہ و پیام کے واقعات

[illegible]

تارپیڈو
چلائے جاتے ہین۔ تارپیڈو
کی طرح تارپیڈو کشتی مین بھی بکثرت و زیادہ بہت
پہلے دو دو بدل ہوگیا ہی۔ آج سے ۲۵ برس پہلے کی تارپیڈو
تارپیڈو و سکلام اُترنے کا طریق کا علم ناظرین کو ہوچکا ہی۔ جب
کی شکل اور اسکی تارپیڈو [illegible] انتظام
وہ اب بھی تارپیڈو کشتی کا ایک حصہ مین [illegible] کا بندوبست
دیا گیا ہی [illegible] کی پانی مین گرا دیا جاتا۔ جس سے تارپیڈو
[illegible] اور وہ متوقع کام نہ دیتا راستہ ہی مین
معلوم ہوچکا ہے
[illegible] ناکارہ ہوجاتا۔ ناظرین کو بیان مندرجہ بالا سے معلوم ہوگیا ہے
[illegible] نہایت ہی نازک اور کمال
[illegible] ذرا سی غفلت ہوجائے تو بھی
بچا جاتا۔ [illegible] چلائی جاتی ہین ذرا سی غفلت سے اندر ہی چلا ہوا
کہ تارپیڈو [illegible] علیحدہ ہوا لو تارپیڈو کشتیان جلانا
صیاد الطلب [illegible]

نمبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پوری رفتار چلنے کی صورت مین	نصف رفتار چلنے کی صورت مین
							جسقدر کوئلہ کشتی پر بار ہوسکتا ہی وہ کتنی مسافت کو کافی ہوتا ہے	
اول	[illegible]	فیٹ ۱۳	۸۰ ٹن	۱۱۵۰	۳۰ میل	پونڈ ۱۰۰	۴۰۰ میل	۲ ہزار میل
دوم	[illegible]	فٹ ۱۲	۳۰ //	۴۵۰	۲۰ //	۱۲۵ //	۱۵۰ //	۴۰۰ //
سوم	[illegible]	فٹ ۴½	۱۲½ //	۱۵۰	۱۲½	۱۲۰	۱۰۰ //	۲۵۰ //

[illegible]

جنگ پر نہ پڑے انگلینڈ اور اقصائے مشرق کے سمندر و زمین طوفان بے تمیزی برپا ہو کر ہمارے ابنائے نوع انسان لقمہ نہنگان مردم خوار نہ ہونے لگے۔

آغاز جنگ

اور

پورٹ آرتھر کا پہلا معرکہ

جبکہ جاپانی اپنے مراسلوں کے جوابات کا انتظار کرتے کرتے اُکتا گئے اور روس کی جانب سے بجائے تسکین دہ جواب کے فوجی طیاریاں نہایت تیز رفتاری کے ساتھ ہوتی رہیں تو مجبور ہو کر آخر کار ۴۔ فروری کی شب کو جاپانی اراکین سلطنت نے قریب ۷ گھنٹہ تک صلاح و مشورہ کرنے کے بعد یہہ فیصلہ کر لیا کہ اب لڑائی میں تاخیر کرنا گویا اپنے آپ خودکشی کرنا یا دشمن کی قوت کو مستحکم کرتا ہوا۔ ادہر سلطنت روس کی طرف سے جنرل الگزیف[ف۱] (کمانڈر انچیف افواج و وائسرائے اقصائے مشرق) کو بھی ہدایت پہونچ گئی کہ اگر ضرورت سمجھو تو اعلان جنگ دیکر لڑائی شروع کر دی۔ اودہر ۶۔ فروری سنہ ۱۹۰۴ء کو جبکہ جاپان روس سے

ف ۱ – آج کل سلطنت روس میں ایڈمرل الگزیف وہ شخص ہے جو تمام پولیٹکل اور فوجی معاملات میں شہنشاہ روس کے دوسرے درجہ پر ہے۔ ایڈمرل الگزیف صرف شہنشاہ روس کا جوابدہ ہے۔ معاملات مشرق بعیدہ میں وہ ایک بڑے پایہ کا شخص متصور ہوتا ہے۔ الگزیف اوایل سنہ ۱۸۴۳ء میں پیدا ہوا اور سترہ سال کی عمر میں سنہ ۱۸۶۰ء میں روسی بحری فوج میں بھرتی ہوا اور پانچ سال بعد یعنی سنہ ۱۸۶۵ء میں مڈشپ مین کے عہدہ پر مقرر ہوا۔ اسکے دس برس بعد یعنی سنہ ۱۸۷۵ء میں سب لفٹننٹ اور سنہ ۱۸۷۸ء میں لفٹننٹ ہو کر چار سال میں اپنی فوجی خدمات کے صلہ میں سنہ ۱۸۸۲ء میں کاپتان اور سنہ ۱۸۸۶ء میں کپتان اور سنہ ۱۸۹۲ء میں وایس ایڈمرل مقرر ہوا۔ اور اس نے بطور کپتان کے جہاز الگزیف پر سنہ ۱۸۸۳ء سے سنہ ۱۸۸۶ء تک دورہ کیا اور سنہ ۱۸۸۶ء سے سنہ ۱۸۹۶ء تک روزنجار ایڈمرل کا رفت کی کمان کی ۔۔ تک ساحلی کارکردگی اور بحر ہند کے بعد آخرکار ۱۳۔ اگست سنہ ۱۹۰۳ء کو عہدہ وائسرائے مشرق بعیدہ اور کل نو(ر) ایجیفٹ کل افواج مقرر ہوا۔ اس کے پاس علاوہ بیکار روسی تمغوں کے قریب سوا سو کے وہ تمغہ ہیں جو دوسری سلطنتوں نے اسکو دی ہیں۔ اس نے شادی نہیں کی ہے اور بالکل مجرد آدمی ہے۔ اور باوجود اسوقت قریب اکسٹھ برس کی عمر ہونے کے اس کی صورت پر اسکی عمر ۴۸ سے زیادہ نہیں معلوم ہوتی ہے ایک پستہ قد اور فربہ شخص ہے جسکی داڑھی بڑی اور پیشانی کشادہ ہے جسکی صورت تبسم نمایاں ہے۔ اس شخص میں کام کرنے کی قابلیت بدرجہ اتم ہے

سفارتی تعلقات منقطع کرنے سے تو چیمفو بندر چیفو کا **قونصل** معہ چند ماتحتون کے جاپانی باشندگان پورٹ آرتھر و ڈالنی کو لانے کے واسطے ایک اسٹیمر لیکر پورٹ آرتھر پہونچا۔ جہان ایڈمرل الگزیف اور اوسکے ماتحت اس قونصل سے نہایت تپاک سے ملے اور نہایت ہی عزت و احترام کیا اور جاپانی باشندونکے جمع کرنے مین اس افسر کو نہایت مدد دی اور جب رات کو اس قونصل کو دعوت دیگئی تو روسی کمانڈر نے حاضرین سے اس امر کے دعا مانگنے کی استدعا کی خدا کرے روس و جاپانی مین صلح و دوستانہ تعلقات قایم رہین بظاہر روسی خدشہ جنگ سے بالکل بےفکر ہوگئے اسی قونصل کیساتھ ایک جاپانی جنگی اعلیٰ افسر بیچ کرانی ملازم کے بھیس مین موجود تہا جس نے ایک بحری مبصر کی نگاہ سے بندر آرتھر کے ہر ایک حصہ کو بغور دیکھنے کے بعد ذہن نشین کر لیا اور روسی جنگی جہازونکی ترتیب در موقع اقامت اور اونکی طیاری کے حالت کو نوٹ کر لیا۔ اوس نے دیکھ لیا کہ روسی بیڑہ کا بڑا حصہ جسمین تیرہ جہاز تھے لنگر سے باہر دہانہ کے قریب چار صفون مین کھڑا ہے جس کے انجن سرد ہین جسمین اسٹیم (بھاپ) طیار نہین ہے جو جلد حرکت کر سکین وہ بالکل مطمئن ہین اور اونکو غنیم کی آمد کا کچھ اندیشہ نہین ہے اسیوجہہ سے دشمن کی آمد رفت کی دیکھہ بھال کرنے سے بالکل لاپروا ہین صرف ایک جہاز جو سب سے آگے کھڑا ہے وہی صرف دشمن کی دیکھہ بھال کرنیکیواسطے کبھی کبھی برقی روشنی ڈالتا ہے۔

قونصل کا جہاز جب پورٹ ارتھر اور ڈالنی سے جاپانی باشندونکو سوار کرکے واپس ہوا تو پورٹ آرتھر سے تقریباً اٹھارہ میل کے فاصلہ پر اوسکو جاپانی بیڑہ جو سیبو سے آیا تھا دکھلائی دیا اسپر قونصل کے اسٹیمر نے جاپانی سرہ کو بذریعہ جھنڈیون کے اپنی آمد سے مطلع کیا اتنے ہی عرصہ مین جاپانی افسر جو بیچ کے ملازم کے بھیس مین قونصل کے اسٹیمر پر سوار تھا اور جس نے بہ نظر غور تمام حالات متعلقہ پورٹ آرتھر معلوم کر لئے تھے بذریعہ ایک کشتی کے فوراً جاپانی بیڑہ سے جا ملا اور تمام حالات پورٹ آرتھر کے ایڈمرل ٹوگو[۵۵] (جاپانی امیرالبحر) کو جا سنائے۔

---

۵۵ ٹوگو کا پورا نام ٹوگو ہی باشیرو ہے یہہ اوس قبیلہ ستسوما مین کا ایک شخص ہے کہ جو قبیلہ علاوہ وجاہت اور صحیح النسبی کے قدیم سے سمندر کو اپنی ایک رلی تفریح کی جگہہ سمجھتا چلا آتا ہے اور جس قبیلہ کا ادنیٰ کھیل بحری لڑائیان رہی ہین حقیقتاً ٹوگو ایک اسم بامسمیٰ سمندری شیر ہے اسنے انگلستان کے مشہور علمی اور فوج مرکز گرینوچ کے سرکاری مدرسہ مین تعلیم پائی ہے جہان اسنے اپنی بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷ پر

چنانچہ امیر البحر مذکور روسی ناطیاریون سے فائدہ اوٹھانے کی غرض سے اوسے روز یعنی ۸- فروری دوشنبہ کی رات کو ۱۱- اور ۱۲- بجے کے درمیان اپنے بیڑہ جہازات کی روشنی کو گل کئے ہوے پورٹ ارتھر کے قریب پہونچ گیا جب وہ بالکل قریب پہونچ گیا تو غالباً انجنون کے شور اور جہازونکی حرکتونکی آواز سے روسیونکی اوس کشتی کو جو نگرانی کے کام پر معمور تھی خبر ہوگئی تو اوس نے دشمن کے آمد کی کیفیت سے بذریعہ روشنیونکے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۶ جوانی کے کئی سال بسر کرکے انگریزی بحری فوج کی تاریخی حالت اور اوسکے طریق تربیت وغیرہ کو پوری طور پر سیکھا ہے جب تعلیم سے فارغ ہوکر وہ وطن مین واپس آیا تو حسب معمول وہ ایک چھوٹے درجہ پر مقرر ہوا جب ۱۸۹۴ع مین چین وجاپان مین لڑائی شروع ہوئی تو وہ ایک متوسط درجہ کے کروزر نی ۲۳۶۰ سوٹن موسومہ۔ نانی وا۔ کا کمانڈر تھا۔ جس طرح محاربہ چین وجاپان سے ملک جاپان نے شہرت حاصل کی اوسیطرح چینی معرکونسے ٹوگو کی ناموری اور شہرت بھی معراج کمال کو پہونچی چین وجاپان کی جنگ کا آغاز کرنیوالا بھی یہہ ہی ٹوگو تھا جسنے آج جاپان وروس کی جنگ شروع کی ہے کیونکہ جب کوریا کے متعلق چین وجاپان کے تعلقات بگڑ گئے اور ہنوز اعلان جنگ نہونے پایا تھا۔ مگر ہر دو جانب طیاریان نہایت زور شور سے جاری تھین اور فریقین کے جہازات اپنی اپنی جگہہ جنگ کیواسطے طیار ہوتے جاتے تھے۔ تو ٹوگو۔ کا جہاز سواحل چین کے قریب گشت لگا رہا تھا کہ اوسنے ایک روز دیکھا کہ ایک جہاز کوشنگ نامی جس پر انگریزی جھنڈا نصب ہے انگریزی ہی ملاحونکی سرکردگی مین چینی فوج کو لئے جا رہا ہے اسنے فوراً توپ کی کارتوس چلاکر جہاز مذکور کو رُک جانیکا حکم دیا۔ جہاز رُک گیا۔ ٹوگو۔ نے اپنے ایک لفٹنٹ کی معرفت جہاز پر کہلا بھیجا کہ یہہ جہاز بجائے کوریا جانیکے نانی وا کے ساتھہ جاپانی بیڑہ کی طرف چلے انگریزی ناخدا گالسورتھی نے کہا بہت اچھا مگر چینی افسرون نے انکار کردیا اور جہاز کے ناخدا گالسورتھی کو قتل کرڈالنے پر آمادہ ہوگئے یہہ دیکھکر ٹوگو نے اپنی ایک کشتی بھیجی کہ گالسورتھی اور تمام دیگر انگریزی ملاح اسپر سوار ہوکر جاپانی جہاز پر آجاوین اور اپنے جہاز کو چھوڑ دین چینیون نے گالسورتھی وغیرہ کو جاپانی جہاز پر جانے سے بھی روکا پھر ٹوگون نے بذریعہ جھنڈی کے گالسورتھی کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے ہی جہاز کے کشتی پر سوار ہوکر جاپانی جہاز پر آجاوے چینی اسپر بھی مزاحم ہوئے اور جب یہہ ہی کشاکش چار گھنٹہ تک جاری رہی تو ٹوگو نے سرخ جھنڈی دکھلاکر گولہ باری کا خوف دلایا مگر چینی اسپر بھی نہ مانے تو گولہ باری شروع ہوگئی اور ایک جاپانی گولہ سے چینی جہاز بیکار ہوکر ڈوبنے لگا تو انگریزی ملاح فوراً سمندر مین کود پڑے چینیون نے اون پر گولیان چلانا شروع کین مگر ٹوگو نے فوراً کشتیان بھیجکر اکثر کو بچا لیا۔ گویا یہہ محاربہ چین وجاپان کا آغاز تھا کہ جس سے ٹوگو کا نام جاپان کے ہر ایک شخص کو یاد ہوگیا اور اس کی اس پہلی کامیابی کو جاپانیون نے اپنے واسطے نیک فال خیال کیا ٹوگو پوری محاربہ چین مین قریب قریب اکثر معرکون مین شریک رہا اور بہت سے کار نمایان انجام دئے۔ ٹوگو محض علمی قابلیت کے ہی لحاظ سے قابل قدر بحری افسر نہین بلکہ وہ عملی مہارت اور تجربہ بھی کافی طور پر رکھتا ہے وہ اگر لڑائی مین بلا کا دلیر اور جانباز افسر ہے تو جنگی معاملات مین رائے قایم کرنے کے واسطے ایک نہایت ہی ذکی ومآل اندیش مدبر بھی ہے۔ ٹوگو ایک پستہ قد مگر فربہ شخص ہے جسکی ڈاڑہی مونچھہ سیاہ اور چہرہ بالکل جاپانیون کا سا ہے اسوقت اسکی عمر ۵۵ سال ہے وہ زیادہ باتین نہین کرتا بلکہ خاموشی پسند نہایت متین اور سنجیدہ شخص ہے جو کام مین نامناسب تیزی وعجلت نہین کرتا وہ اپنے بیڑہ کے تمامی حالات سے واقف ہے کہ اسکو کیا کیا کام اپنے ماتحتون سے لینا ہین اور اوسکی قومی حمیت اور حب الوطنی کس درجہ کی ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

نشانات[1] کیا اپنے بیڑہ کو اطلاع دی۔ مگر اسوقت فوری طور پر روسی جہازات طیار نہ ہو سکے کیونکہ فوج کا اکثر حصہ اوس وقت سرکس کا تماشا دیکھنے مین مصروف تہا تاہم تہوری عرصہ مین روسی بیڑہ نزابر خشکی کے قلعون کی پناہ مین صف آرا ہو کر جاپانی جہازات۔ چیٹوس۔ کساگی۔ ٹاکاساگو۔ اور یاشینو کا جنہون نے پورٹ آرتہر کے سامنے حلقہ باندہ لیا تہا جواب دینا شروع کیا جبکہ معرکہ کارزار خوب گرم ہو رہا تہا کہ جاپانی بیڑہ جہازات کے دوسری حصہ نے جسمین جاپانی بڑی مصافی جہازات میکاسہ[2]۔ جسو ایڈمرل۔ ٹوگو نے اپنا صدر مقام بنایا تہا۔ فوجی۔ اساہی۔ یاشی۔ ہاتسی یتما ہست سوتی۔ اور آزدمہ جسپر ایڈمرل کامی مورا مقیم تہا۔ اور ایک زرہ پوش کروزر یکسوما نے حملہ کر دیا چند منٹ لڑائی ہوئی پائی تھی کہ روسی جہازات۔ زار دچ[3]۔ رت وزن یا رٹیوزن دبلاڈا نے بندرگاہ مین داخل ہونے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ اسیوقت ایک جاپانی تارپیڈو نے رت وزن کے اگلے حصہ اور دوسری تارپیڈو نے زاردچ کے پچھلے حصہ کو زخمی کر دیا اور بلاڈا بہی اس معرکہ مین زخمی ہوا اول الذکر دونون جہاز ایسے بیکار ہوئے کہ بہر کام آنیکے لائق نہ رہے جنکو روسیون نے کنارے کے قریب لاکر کہڑا کر دیا کیونکہ عمیق پانی مین اندیشہ انکے غرق ہو جانیکا تھا۔

جاپان کے بغیر اعلان جنگ حملہ کر بیٹھنے پر شہنشاہ روس کی

فریاد سلاطین ممالک غیر سے

زار روس نے ایک یادداشت بنام جمیع سلاطین ممالک غیر جاری کی جسمین جاپان کے قبل اعلان جنگ حملہ کرنے پر توجہ دلائی اور جاپان کو نہایت دغاباز اور بے ایمان ہونیکا اتہام لگایا مگر یہہ اتہام بالکل

---

[1] دن مین بذریعہ جہنڈیونکی حرکت کے اور رات مین بذریعہ روشنی کے مقرر علامات کے باہم نامہ و پیام کا کام لیا جاتا ہے اور یہہ علامتین ہر ایک سلطنت کے جداگانہ طور پر خاص اصطلاحونپر مقرر ہین تاکہ فریق مخالف انکو سمجھ کر کوئی خاص فائدہ حاصل نہ کر سکے ۱۲

[2] مکاسا کا وزن ۱۵۲۰۰ ٹن اور رفتار ۱۸ میل فی گھنٹہ ہے فوجی کا وزن ۱۲۳۰۰ ٹن رفتار ۱۸ میل اساہی کا وزن ۱۵۰۰۰ ٹن رفتار ۱۸ میل انجن ۱۸ ہزار اسپی طاقت کی زرہ ۱۴-۹ انچ دبیز ۱۲- انچ قطر والی نال کی ۴ توپین ۱۴- ۶- انچ قطر کی توپین اسپر تہین اسکاٹ لینڈ مین بنا تہا ہاتسی کا بہی وزن ۱۲۳۰۰ ٹن اور رفتار ۱۸ میل ہے سوسی کا وزن ۱۵۰۰۰ ٹن ۱۲

[3] زار دچ روسی بیڑہ متعینہ اقصائے مشرق) مین سب جہازون سے بہترین جہاز تہا اسکا وزن ۱۳ ہزار ٹن اور اسکی طاقت ۱۶ ہزار ۳ سو گہوڑونکی تہی رٹیوزن اس سے دوسرے درجہ کا جہاز ہے ۱۲

غلط ہی کیونکہ اسکی متعلق کوئی پختہ قاعدہ نہین۔ زمانہ قدیم مین بیشک فریقین جنگ سی پہلی بذریعہ رسل و رسائل
و تہدیدی خطوط اور نقیبون کو ایک دوسری کو مطلع کردیا کرتے تھے مگر سترہوین صدی مین یہہ رواج ترک
ہوگیا اس عرصہ مین یورپ مین تقریباً سو اسو لڑائیان ہوئین جن مین سے صرف دس بارہ مین اعلان ہوا
البتہ تازہ محاربات فرانس و پرشیا اور روم و روس مین اعلان جنگ کی بعد لڑائی ہوئی تہی۔ روسی کہتی ہین
کہ پورٹ آرتھر کے بیڑہ پر جاپانی شبخون دزدانہ فعل تہا۔ اگر وہ دزدانہ ہی ہو تو بہی روسی اسکی
شکایت نہین کرسکتے جو اس سے بدر جہا زیادہ بے ایمانیون کے مرتکب ہو چکے ہین بطور نظیر ترکی
بندر سنوپ کا واقعہ کافی ہے حالانکہ چند ہفتے پہلے روس اور ٹرکی مین عارضی مصالحت ہو چکی تہی
اور صلح کے لئے نامہ و پیام جاری تہا بحیرہ اسود کے روسی بیڑہ نے مطلع کی تاریکی سی جو گہنا ٹوپ گہر
چہا جانے سے طاری ہورہی تہی فائدہ اوٹہا کر ۳۰ نومبر ۱۸۵۳ء کو اچانک چورونکی طرح دبی پاؤن
آکران چند ترکی جہازون پر جو بندر سنوپ مین لنگرزن اور جنگ کی خیال سے بالکل بیفکر تھے حملہ کردیا
ترک لڑائی کے لئے بالکل تیار نہ تھے اونہون نے بہت کچہہ ہاتہہ پاؤن مارے مگر کچہہ نہ کرسکے اور چن چن کر
ہلاک کردئے گئے اور اونکے کل جہاز تودۂ خاکستر بنادئے گئے۔ اس بیایمانی اور دغابازی کا اب
پوری پچاس سال بعد جب بدلہ ملتا ہے تو چیخنے لگتا ہی۔

پورٹ آرتھر پر دوسرا جاپانی حملہ

۸۔ فروری کی رات کو جاپانی اپنی شب خون کی کارروائی مین کامیاب ہوکر چلے تو گئے مگر وہ اس
پہلے حملہ کے کامیابی سے ایسی سرشار نہ ہوئی تہی کہ اپنی آیندہ جنگی حکمت عملی کی ڈور کو ڈہیلا کردیتے اور
روسیونکو کچہہ وقت تک آرام سے بیٹہنے دیتے بلکہ اس کامیابی کے بعد سے ہی جاپانی اولوالعزمیان
ایک اور کامیاب حملے کی متلاشی ہوئین اور اوسی رات کی صبح کو یعنے ۹۔ فروری منگل کے دن ۱۱ بجے دوپہر کو
امیر البحر ٹوگو نے ایک نہایت ہی عاقلانہ یہہ چال چلی کہ پہلے اپنے یہان کی کروز جہازات مین سے
۴ کروز جہازات کو پورٹ آرتہر کی قریب بہیجا۔ روسی بیڑہ نے غنیم کی ان جہازونکو حلوائی کی دودہ سمجہکر

اونکا تعاقب کیا جاپانی جہازون نے روسی بیڑہ کو اپنی طرف آتی ہوے دیکھکر پیچھے ہٹنا شروع کیا جو عین اونکا منشا، تھا اور جب روسی بیڑہ اپنی بندر سے دور نکلکر جاپانی جہازونکی صحیح زد مین آگیا تو جاپانی جہازونکا بیڑہ جس مین منجملہ ۱۵ جہازون کی ۶ مصافی جہاز بہی تہی باقاعدہ صفون مین مرتب کنارہ افق پر دکھلائی دیا اور ۱۵ منٹ بعد جاپانی امیر البحر ٹوگو کے حکم سے گولہ باری شروع کردی جس سے پورٹ آرتھر کی قلعی و نیز روسی بیڑہ جہازات دونو پر گولہ باری کا پورا اثر ہونے لگا جاپانیون کی باڑہین اونکی قادر اندازی اور مہارت جنگی کو ظاہر کر رہی تہین اونکی بڑی گولی خشکی کی ایک قلعہ اوپچٹانون کی پیشانیون اور کنارہ ساحل پر پڑتی اور پھٹتی رہی ایک گولہ نے روسی مصافی جہاز پالٹوا[۵۱] نامی کے دنبالہ مین لگ کر اوسکو بیکار کر دیا اور ایک اور گولہ روسی کروزر جہاز نووک[۵۲] کے اگلی قتل (دودکش) کی جڑ مین لگا جس سے وہ بیکار ہوگیا آخرالذکر روسی کروزر نے نہایت ہی بہادری سے کام لیا وہ دشمن کے بیڑہ سے بہت ہی قریب ہوکر اوسپر گولہ باری کرتا تہا کہ جاپانی گولونکی تابر توڑ بارش سے زخمی ہوا اور مجبوراً اوسکو واپس ہوکر اپنے بیڑہ سے جا ملنا پڑا اسکے علاوہ دو اور جہاز ڈائنا اور اسکولڈ[۵۳] بہی اس معرکہ مین بیکار ہوے۔ اس موقع پر روسی تارپیڈو کشتیون نے نہایت ہی دلیری سے کام لیکر جاپانی جہازات پر بڑہنا چاہا مگر جاپانی گولہ باری کی تاب نہ لاکر پسپا ہوگئین جب اسقدر جہاز بیکار اور ۱۰ روسی مارے گئے اور ۲ افسر ۵۴ سپاہی مجروح ہوے تو روسی بیڑہ بندرگاہ کے اندر بھاگ گیا رات کے معرکہ مین جو جہازات زخمی ہوے تہے اونکے دہانہ کے اندر ایک دوسرے کے متصل تہ نشین ہوجانے سے اتنا راستہ بچ رہا کہ معمولی جہازات آجاسکین اس معرکہ مین صرف ۴ جاپانی ہلاک اور کچھ زخمی بہی ہوے ایک جاپانی جہاز کو بہی خفیف نقصان پہونچا۔

جب روسی بیڑہ بندرگاہ کے اندر بھاگ گیا اور گولہ باری ختم ہوگئی تو تین جاپانی کروزر دیکھہ بھال کرتے اور سمندر کا عمق ناپتے ہوے اتنی قریب آئے کہ اگر روسی اپنی حواسون مین ہوتے تو اونپر موثر گولہ باری کرسکتی مگر روسیون پر

[۵۱] مصافی جہاز پالٹوا کا وزن ۱۱ ہزار ٹن اور رفتار ۱۹ میل فی گھنٹہ تہی۔ یہ جہاز کسیقدر پرانا تہا اسپر ۴۔ توپین ۱۲۔ انچہ اور ۶۔ توپین ۶ انچہ کی چڑہی تہین ۱۲
[۵۲] کروزر ڈائنا کا وزن ۳۳۰۰ ٹن اور رفتار ۲۵ میل فی گھنٹہ تہی یہ کروزر تیز ترین کروزر تہا ۱۲
[۵۳] اسکولڈ روسی زرہ پوش کروزر اول درجہ کا تہا جسکا وزن ۷ ہزار ٹن رفتار ۲۳ میل ۱۲ توپین ۶۔ انچہ قطر کی اسپر چڑہی ہوی تہین مقام پورٹ آرتھر مین مامور تہا ۱۲

شکست کی کچھہ ایسی نحوست چھا گئی تھی کہ ۲ گھنٹہ تک اونکو بت بنی تکتے رہی اور ایک گولہ تک بھی نہ چلا سکے تعاقب کرنا تو درکنار۔ روسی جہازات کی صف بندی اس موقع پر محض براے نام تھی غالباً اس صف بندی نہ ہونی کی وجہہ یہہ ہو کہ اونکو کافی جگہہ صف بندی کیواسطے نہ ملے ہو کیونکہ وہ ساحل سے صرف ڈیڑہ میل اس طرف اپنی قلعونکی توپونکی پناہ مین لنگر زن تھے قلعونکا توپخانہ بھی توقف کی ساتھہ اپنی جہازون کی اوپر سے دشمن پر گولہ پھینکتا رہا۔ جاپانی جہازات نہایت اعلیٰ صف بندی کی ساتھہ باقاعدہ لڑائی لڑی اور بعد لڑائی کی اوسی قاعدہ کی ساتھہ دوپہر کو وقت پیچھے کو ہٹے۔

جاپانی اعلان جنگ

پورٹ آرتھر پر ۸ - فروری کو جب امیر البحر ٹوگو ایک کامیاب حملہ کر چکا اور اسکی خبر ٹوکیو مین شہنشاہ جاپان کو پہونچی تو دربار شاہی سی حسب ضابطہ اعلان جنگ ۱۱ - فروری کو دیدیا گیا جسکا اقتباس ذیل مین درج کیا جاتا ہی۔

ما بدولت بفضل خدا جاپان کی شہنشاہ جو اس تخت پر (جو زمانہ قدیم سے ایک ہی خاندان مین ہی) متمکن ہین اپنی بہادر اور وفادار رعایا کو یہہ حکم دیتی ہین کہ روس کی ساتھہ جنگ کرے۔ ہم اپنی بری اور بحری فوج کو اجازت دیتی ہین کہ فرائض کی پابندی کے ساتھہ اپنی پوری قوت سی دشمن کا مقابلہ کری نیز ہم اپنی افسرونکو حکم دیتی ہین کہ جائز اختیارات کو زیر نظر رکھکر قانون بین الاقوام کی حد کی اندر اپنی فرائض انجام دیکر حصول مقصد کی کوشش کرین ما بدولت کی ہمیشہ یہہ خواہش رہی ہی کہ اپنی قلمرو مین امن و آمان اور شایستگی کو ترقی دین اور دیگر طاقتونکی ساتھہ دوستانہ تعلقات کو مستحکم رکھین اور ایسا انتظام کرین کہ اقصاے مشرق مین ہمیشہ امن قایم رہے چنانچہ ما بدولت کی افسرون نے ہماری منشاء کی موافق اپنی فرائض اس طریق سے ادا کیے ہین کہ جس سی ہمارے تعلقات جمیع دول خارجہ کی ساتھہ دوستی اور خلوص مین یوماً فیوماً روبترقی ہین پس یہہ امر ہماری آرزونکی خلاف تھا کہ روس کی ساتھہ ہمارا علانیہ مقابلہ ہو جاوی ما بدولت کی سلطنت کی لیٔی کوریا کی سلامتی اور بقا نہایت ضروری ہی نہ اس خیال سی کہ اسکی ساتھہ زمانہ قدیم سے ہمارے تعلق قایم ہین بلکہ اس لیٔی بھی کہ کوریا کے

خود مختارانہ ہستی ہماری سلطنت کی تحفظ کے واسطے لازمی ہی۔ مگر روس نے چین کے ساتھہ باوجود پختہ عہد نامون اور وعدونکی ونیز دیگر طاقتونکو بار ہا اقرار کرانے کے منچوریا پر قبضہ قایم رکھا ہی۔ بلکہ اس صوبہ پر مضبوطی سی تسلط کرلیا ہی پس اگر روس نے منچوریا کو الحاق کرلیا تو چین کی سلطنت بہی اوسکی دست برد سی محفوظ نہین رہ سکتی اور مشرق مین بقائے امن کی تمام امیدون پر پانی پھر جائیگا اسلئی ہمنی اس معاملہ کو نامہ و پیام سے طی کرنے کی کوشش کی ہماری سفیرون نے دولت روسیہ کی سامنی مناسب تجاویز پیش کین اور گذشتہ ششماہی مین باہم گفتگو ہوتی رہی مگر روس نے ہماری پیش کردہ تجویز کو سمجھوتہ کرنیکی نیت سی نہ دیکھا بلکہ حیلی و حوالونسی اس اہم مسئلہ کی تصفیہ کو ٹالتا رہا ظاہرا طور پر تو وہ امن۔ امن کی گیت گاتا رہا مگر دوسری جانب وہ جنگ کی طیاریون مین مصروف رہا پس ہم ہرگز باور نہین کرسکتے کہ اس کو بقاے امن کی صدق دلی سی خواہش تہی اس نی ہماری تجاویز کو نامنظور کیا۔ اب چونکہ کوریا کی سلامتی اور ہماری قلمرو کی مفاد خطرے مین ہین اس واسطے جو مدعا آشتی سی حاصل نہو وہ آلات حرب کی ذریعہ سی حاصل کرنیکی کوشش کی جائیگی۔ ہماری دلی خواہش ہی کہ ہماری رعایا کی شجاعت۔ اور وفاشعاری سے ہمیشہ کے لئے مضبوط بنیاد پر امن جلدی قایم ہوجائی اور ہماری دولت کی سلطنت کا وقار برقرار رہی

ایک عجیب اتفاق اور روسی بدنصیبی

اس طرف تو پے درپے روسی شکستون سے مالی و فوجی نقصان روس کو پہونچ ہی رہا تھا کہ ایک اور نیا واقعہ پیش آیا وہ یہہ کہ روسی تارپیڈو کی باربرداری کا جہاز موسومہ اینزی پورٹ آرتھر مین ایک تارپیڈو ونگر سے ٹکرا کر معہ کپتان اسٹیپانوف اور تین دیگر بحری افسرون اور ۹۲ ملاحون کی پاش پاش اوڑ کر ڈوب گیا اسکی ڈوبنی کی ساتھہ ہی تارپیڈو کی تمام سرنگین سمندر کی نیچے سے سطح آب پر تیر آئی جس سی پورٹ آرتھر کے بندر مین ایک تلاطم اور طوفان برپا ہوگیا اور جب دوسری روز ایک دوسرا روسی جنگی جہاز بویارین[۵] نامی ان تیرتی ہوئی سرنگونکو پھر سمندر مین لگانیکو گیا تو وہ بہی اس تلاطم مین پھنس کر تارپیڈو سرنگونسی ٹکرایا اور پاش پاش ہوکر پہاڑ کی چٹانون پر جا پڑا

[۵] بویارین ایک چھوٹا سا مگر نہایت تیز رفتار کروزر جنگی جہاز تھا جسکا وزن ۳۲۰۰ ٹن تھا اور جو ۱۹۰۲ء مین بنکر طیار ہوا تھا اور جو ۴٫۷ انچ کے ۶ توپون سے مسلح تھا ۲۵ نایٹ فی گھنٹہ چلتا تھا ۱۲

انسائینون کی ترقی بوجہہ کمی بحری افسران روس

جبکہ معرکہ جنگ مین بڑے بڑے جاپانیون نے نمایان فتح حاصل کین تو شہنشاہ روس کی آنکھین کھل گئین دریافت کرنے پر ان متواتر شکستون کا خاص سبب بحری افسرونکی کمی بیان کی گئی چنانچہ شہنشاہ روس نے بہت سی بحری انسائینون کو (جو بحری فوج مین سب سی چھوٹا عہدہ ہوتا ہے اور جسکو قریب قریب حوالدار کی مشابہ تصور کرنا چاہیے) بحری اعلی عہدی لفٹننٹی وغیرہ پر معمور کیا اور ترقی دیتے وقت اون سب کو مخاطب کرکے کہا کہ ایک فریبی اور دغاباز دشمن نے بغیر کسی اشتعال طبع اور کسی وجہہ موجہہ کے رات کی تاریکی مین ہمارے قلعہ اور بیڑہ پر حملہ کرکے ہمکو نقصان پہونچایا ہے

معرکہ چملفو[۱]

پورٹ آرتھر کی دوسری حملی کی اختتام پر جاپانی بیڑہ جہازات کی ایک حصہ نی جسمین ۵ کروزر اور ۶ تارپیڈو کشتیان تھین کوریا کی بندرگاہ چملفو کا رخ کیا اور مقام مقصود پر پہونچنے سی پہلی ہی روسی والنٹیر بیڑہ کی ایک جہاز موکڈن نامی کو جسمین سامان رسد بھرا ہوا تھا بندر ٹیوزن کی قریب گرفتار کرلیا اور صبح ۵ بجی چارمنٹ پر چملفو پہونچکر وریاگ[۲] اور کوریز[۳] نامی دو روسی

[۱] چملفو جسکا دوسرا نام چیموان یا جنتوان ہی یہہ بندرگاہ کوریا کی مغربی ساحل پر سیول پایہ تخت کوریا سے ۲۴ میل بجانب مغرب واقع ہی اور سیول سی چملفو تک ریل جاری ہی۔ اس بندر سی چینی بندر چیفو ۲۷۰ میل اور روسی بندر پورٹ آرتھر ۲۹۴ میل بجانب مغرب ہین جاپانی بحری مرکز ناگاساکی سی یہہ بندر ۴۴۶ میل ہی یہہ بندر عام تجارت کی واسطے کھلا ہوا ہی اسکی آبادی .... ۲ ہزار ہی اور اگرچہ یہان تجارت بکثرت ہوتی ہی مگر یہان کا سمندر جہازونکی آمدورفت کی قابل نہین کیونکہ بھاٹے (جزر) کی موقع پر سمندر ساحل سے آٹھہ سات میل دور ہٹ جاتا ہی اس بندر سی خاص کر چینی وجاپانی مال بہت جاتا ہی اور تمام کوریا مین صرف ایک انگریزی تاجر کی دوکان اسی بندر مین ہی ۱۲

[۲] وریاگ کا وزن ۶ ہزار ۵ سو ٹن تھا جسکی رفتار ۲۵ میل فی گھنٹہ تہی یہہ وہ جہاز تھا کہ جو پہلی سال جب کراچی ہوتا ہوا خلیج فارس کی طرف گیا تھا تو سواحل خلیج فارس کی باشندہ اس عظیم الشان جہاز کو دیکھکر روسی بحری طاقت کی بہت ہی مداح ہوے تھے۔ چنانچہ اسی وریاگ کی کلانی کا خیال دور کرنے کے واسطے انگریزی حکومت نی اسی زمانہ مین دو ایسی عظیم الشان اور طاقتور جہاز جنکی کلانی اور گران وزنی کی آگی وریاگ بہی شرماتا تہا اسی راستہ سی سواحل خلیج فارس کی طرف بہیجی تہی اور حضور لارڈ کرزن بہادر وائسرائی کشور ہند بہی اسی خیال کی زائل کرنی کی غرض سی ایک جرار بیڑہ جہازات کا سیاحت خلیج فارس مین اپنی ہمراہ لے گئے تہے۔

[۳] جہاز کوریز کا وزن ۱۲۵۰ ٹن اور رفتار ۱۳ میل فی گھنٹہ تہی یہہ جہاز ۱۸۸۶ء مین طیار ہوا تہا ۱۲

جہازات پر حملہ کرنا چاہا مذکورہ بالا ہر دو روسی جہازون نے بندر سے نکلکر متصلہ جزائر مین پناہ لینی کی کوشش کی اور فریقین مین جنگ روان یعنی ایسی لڑائی شروع ہوگئی جس مین دونون فریق حرکت مین رہکر گولہ باری کرتی گئی مگر جاپانی گولہ اندازون نے اپنی قادر اندازی اور بلاکی چستی دکھلا کر آناً فاناً اپنی گولون کے دہوان دہار بارش سے ہر دو روسی جہازات کا ستیاناس کر دیا کوریز مین تو آگ لگ گئی جو بارود کی میگزین تک پہونچ گئی اس سے کوریز تو اڑ گیا اور وریاگ ڈوب گیا ان ہر دو جہازات کے ملاحون اور سوارون مین سے بہت سی تو ڈوب گئے اور کچھ نے فرانسیسی جہاز پسکل اور انگریزی جہاز تالبنٹ پر پناہ لی بقیہ قریب ساڑہی تین سو کو جاپانیون نے گرفتار کر لئے ۲۶۴ روسی سپاہی مجروح اور ۴۰ افسر و سپاہی ہلاک ہوے۔ اس موقع پر یہہ بہی بتلا دینا خالی از دلچسپی نہوگا کہ اس چملفو کے جاپانی معرکہ کا فاتح ایک ایسا امیر البحر ہے جو تمام جاپانی امیر البحرون مین کم عمر ہے جسکے مختصر سوانح عمری ذیل مین درج ہی۔

ایڈمرل اُورِیُو

چملفو مین روسی جہازات وریاگ اور کوریز کو تباہ کرنیوالا جاپانی امیر البحر اوریو اپنی تمام ہمعصرون مین کم سن شخص ہے اسوقت تک وہ ۴۶ سال سے کم عمر رکھتا ہی اسنے ابتدائی بحری تعلیم امریکہ مین پائی ہے وہ ہنوز بچہ ہی تھا کہ امریکہ کی بندر اناپولس کی بحری کالج مین تعلیم کیواسطے بہیجا گیا تہا اور جب وہانسے واپس آیا تو اپنی خداداد قابلیت کی وجہہ سے وہ بحری صیغہ کا اعلیٰ افسر ہوگیا۔ اگرچہ وہ عرصہ تک بحیثیت لفٹننٹ کپتان۔ اور کمانڈر مختلف جہازون پر رہا ہی۔ مگر اوسکی ملازمت کا زیادہ حصہ دفتر کی کام اور بحری صیغہ خبر رسانی مین گذرا ہی چین و جاپان کے معرکہ مین اگرچہ وہ خود موقع پر موجود نہ تہا مگر جاپانی بحری مرکز ہیروشیما مین رہ کر بحری جنگ کی نقشہ و انصرام کی متعلق بحیثیت ایک بحری مبصر کی اپنی بادشاہ کو مشورہ دیتا رہا۔ اس وقت وہ ریر ایڈمرل[۱] کا رتبہ رکھتا ہی اسکی بیڑہ مین دویم درجہ کی جہاز ہین یہ خود

[۱] ریر ایڈمرل کی لفظی معنی تو بیڑہ کی عقبی حصہ کا امیر البحر ہین۔ مگر ہم اس موقع پر اس عہدہ کی پوری تشریح کر دیتی ہین وہ اس طرح کہ سب سے اعلیٰ افسر بحر ایڈمرل یا امیر البحر ہوتا ہی جو سالم بیڑہ جہازات کا کمان افسر ہوتا ہی اور جسکی حکم سے کل بیڑہ نقل و حرکت کر سکتا ہے۔ اسکے بعد وائس ایڈمرل کا درجہ ہی جسکو چہوٹی بیڑہ کی کمان دیجاتی ہی اور تیسرا نمبر ریر ایڈمرل کا ہوتا ہی جسکی تشریح اوپر کیگئی اسکی بعد کمانڈر یا کپتان ہوتا ہی جو صرف ایک جہاز کی کمان کرتا ہی اور جسکے ماتحت بہت سی انجنیر۔ لفٹننٹ۔ انسائین۔ سیلر وغیرہ ہوتے ہین ۱۲

چینٹوس نامی جہاز پر اپنا قیام رکھتا ہے۔ اس جہاز کا وزن اگرچہ صرف پانچہزار ٹن ہے مگر وہ کل بحری طاقت مین سب سے تیز رفتار جہاز ہے جسکا انجن پندرہ ہزار پانچسو گھوڑونکی طاقت رکھتا ہے یہہ ایڈمرل نہایت اعلیٰ قسم کی شستہ انگریزی بولتا ہے مغربی طرز معاشرت سے پوری واقفیت رکھتا ہے اور بخلاف تمام اور جاپانیونکی اسکا رنگ بہی گورا ہے اور قد درمیانہ رکھتا ہے۔

خود کردہ را علاج چیست

یہہ مسلمہ امر ہے کہ امر شدنی کے وقوع مین آنے کے واسطے اوسکے اسباب بہی ویسے ہی مہیا ہو جاتے ہین اور ع چون قضا آید طبیب ابلہ شود۔ کے مصداق بڑے بڑے مدبر دہوکہ مین پڑکر نہایت ہی ناگوار فعل کے مرتکب ہو جاتے ہین جہان ابتداء سے اور سب شامت اعمال کے خمیازہ روسیہ بہگت رہا تہا اور پے درپے اوسکے جہاز غارت ہونے چلے جاتے تہے وہان ایک یہہ بدبختی اور دامنگیر ہوئی کہ پورٹ آرتہر کے قلعونکی روسی فوج نے ۳ روسی تارپیڈو کشتیون کو گہری پڑی کے حالتمین رات کیوقت اپنی طرف آتے دیکہکر یہ خیال کیا کہ یہہ جاپانی تارپیڈو کشتیان ہین اور ہمپر حملہ کرنیکو آتی ہین۔ یہہ سمجہکر تابر توڑ اندہا دہند گولہ باری کردی کشتی والون نے بہتیری ہائے ویلہ مچائی کہ ہم تو تم ہی مین سے ہین۔ مگر کون سنتا ہے آخر کار گولونکی ضربین کہاتے کہاتے کشتیان ڈوب گئین تب قلعہ والونکو معلوم ہوا کہ یہہ تو ہماری ہی کشتیان تہین۔ مگر اب کیا ہو سکتا تہا۔

جاپانیون کی بےجگری

دیدہ و دانستہ جلتی آگ مین کود پڑنا کوئی معمولی بات نہین بلکہ حقیقتاً نہایت ہی دلیری اور جانفروشی ہے۔ کہ اوس سے زیادہ کوئی دوسری صورت جانبازی کی ہو ہی نہین سکتی چنانچہ ۱۴۔ فروری کی سہ پہر کو ایک جاپانی تارپیڈو شکن جہاز آساگوری نامی نے بلاکی دلیری و جسارت سے کام لیا کہ عین اسوقت جبکہ روسی بحری توپخانہ اس جہاز پر بذریعہ گولونکی آگ برسانے مین بڑا انتہا کوشش کر رہا تہا تو یہہ جہاز اوس

تابرلوڑگولونکی بارش کے مطلق پروانہ کرکے پورٹ آرتھر کے دہانی کی جانب بڑہا اور روسی جہاز طلیحہ نامی کو تارپیڈو لگاکر پھر اپنی بیڑہ مین آملا جس سے روسی جہاز مذکور ضایع ہوگیا اور اس کارروائی کے دو گہنٹہ بعد پھر اوسی شان سے دوسرا جاپانی تارپیڈو شکن جہاز بیاتوری نامی آگے بڑہا اور اوسیطرح روسی گولہ باری کو خیال مین نہ لاکر پورٹ آرتھر کے دہانہ تک پہونچا اور روسی جہاز کو تارپیڈو لگاکر واپس چلا آیا۔

روسیونکی تنگ ظرفی

جیسا کہ ہمیشہ سے روسی سلطنت کے وحشیانہ اطوار سننے مین آسئے ہین اوسکی تصدیق پورٹ آرتھر مین جنرل الگزیف نے ایک نہایت ہی وحشیانہ ظلم و تعدی کے ذریعہ سے کرادی کہ ۹- فروری کو جو جاپانی رعایا کے لوگ چیفو سے ونچو جہاز کے ذریعہ سے پورٹ آرتھر پہونچے اون پر روسی سپاہیونکا ایک گارد متعین کردیا کہ یہہ لوگ کنارہ کے لوگونسے بات چیت نہ کرسکین نہین تک بیچارہ جاپانیونکی مصیبت کا خاتمہ ہوا تہا بلکہ اونپر دانہ پانی بہی بند کردیا گیا تہا اور جب تیسرے دن فاقہ کشی کی تاب نہ لاکر جاپانیون نے آہ و بکا و فریاد و زاری کرنا شروع کی اور بہت سی منت و سماجت کے ساتہہ یہہ درخواست کی کہ للہ بچون اور عورتون پر رحم کرو اور اگر مردونکو نہین تو انکو ہی کچھ کہانا دو تو دو سو سے زیادہ مصیبت زدونکو صرف نصف ٹن چاول اور ۶ بکس بسکٹ دی گئی- اور پانی پھر بھی نہ دیا گیا علاوہ انکے ایک سو تین جاپانی پناہ گیر جو حاربن سے براہ خشکی پورٹ آرتھر پہونچے اونکا تمام مال و اسباب لوٹ لیا گیا اور اونکو بہی ایسی طرح فاقہ کے واسطے بے سرو سامانی مین چھوڑ دیا گیا آخرکار بہت سے اونہین تکلیفین پہونچانے کے بعد ۱۴- فروری کو جہاز مذکور کو بندرگاہ آرتھر چھوڑنیکا حکم ملا- اسکو غنیمت سمجھکر اہل جہاز اوس تباہ حالت مین روانہ ہوکر ۵ کو چیفو پہونچ گئے

پورٹ آرتھر پر تیسرا جاپانی حملہ

اور اوسکی نتیجہ مین غلط فہمی

تیسری مرتبہ جاپانیون نے ایک یہہ عیاری کرنا چاہی کہ اپنی یہان کے پانچ ناکارہ اور خراب خستہ اسٹیمر دن مین

آتشگیر بھاگ سے اور جانیوالا مصالحہ بار کر کے معہ چند تارپیڈو کشتیون کے ۲۴-فروری ایک اور ساڑھے ۳ بجے رات کے
درمیان مقام لائوٹشان کے جنوب سے بندرگاہ کے دہانہ کی طرف روانہ ہوئے - مگر ان کے آنیکی خبر روسیونکو
بھی ہو گئی اور قبل اسکے کہ جاپانی اپنے منصوبہ مین کامیاب ہون یعنے یہہ پانچون اسٹیمر دہانہ بندر مین ہونچا دین
کہ روسیون نے جاپانی اسٹیمرون مین سب سے آگے جانیوالے جہاز ٹینشیومارو کو جو دہانہ سے بائین جانب جارہا تھا
گولہ مارنا شروع کر دیا اور وہ دہانہ سے جنوب و مغرب جانب قریب ۲ میل کے فاصلہ پر ریتی پر چڑھ گیا بقیہ چار جہاز
دہانہ مین شمال و مشرق کی جانب سے داخل ہونا چاہتے تھے اور نہایت کوشش داخلہ کی کر رہے تھے کہ روسیونکی سخت
گولہ باری نے انکو اپنے مقصد مین کامیاب نہ ہونے دیا جہاز ہشومارو بھی ٹینشیومارو کے قریب ریتی پر چڑھ گیا
جسکو خود اسکے ملاحون نے ڈبو دیا - تیسرا جہاز یوبومارو بھی دہانہ پر پہونچنے سے قبل ہی روسی گولونسے زخمی ہوکر
ڈوب گیا بقیہ دو جہاز نہایت جان توڑ کوشش اور روسی گولونکی بوچھار کو برداشت کرنیکے بعد بندرگاہ کے
دہانہ پر پہونچ ہی گئے مگر وہ یہان پہونچنے کے بعد بھی اپنے حسب خواہ مقامات پر نہ ٹھیر سکے ایک جہاز تو رٹیوزن
روسی جہاز کے قریب اور دوسرا بندرگاہ کے دوسرے کنارہ کے قریب ٹھیرا جنکو خود انکے ملاحون نے ڈائنامیٹ سے
اوڑا دیا اور خود کشتیونپر سوار ہو کر اپنے تارپیڈو بیڑہ مین آملے اس کارروائی مین جاپانی اپنے منصوبہ کے موافق
پوری طور پر کامیاب نہ ہوسکے کیونکہ وہ پورٹ آرتھر کا دہانہ بند کرنا چاہتے تھے جو بند نہ ہوسکا اور
روسی جہازونکی آمد و رفت جاری رہی -

یہہ کارروائی اگرچہ خود جاپانیون نے جانکر کی تھی اور اپنے جہازات کو خود ہی ڈبونا چاہا تھا مگر روسی افواج نے
اپنے ذہن مین یہہ تصور کر لیا کہ واقعی یہہ ہماری مردانگی اور جنگی قابلیت کا نتیجہ ہے کہ ہمنے متعدد جاپانی جنگی
جہازونکو اپنی گولہ باری سے غرقاب کر دیا اور اسی قسم کی افواہین عموماً اسوقت تک اس واقع کے متعلق
دنیا مین پھیل رہین جب تک کہ پوری طور پر تصدیق نہ ہوگئی کہ اصل مین جاپانی خود ہی ان جہازونکو دہانہ بندر مین
غرق کرنا چاہتے تھے مگر وہ حسب خواہ موقع پر غرق نہ کرسکے

پورٹ آرتھر پر اور چھوٹے چھوٹے حملے

۲۴-فروری کے بعد اگرچہ اور کئی چھوٹے چھوٹے معرکے ۲۵-۲۷-۲۹-فروری وغیرہ کو ہوئے اور قریب قریب

گھنٹہ گھنٹہ بھر سے زیادہ گولہ باری جانبین سے ہوئی مگر کوئی ایسا نتیجہ ان حملونسے مترتب نہوا جو قابل ذکر ہوتا اور ان ہی مذکورہ بالا تاریخون کے واقعات کی نسبت ایسی متضاد روایات وافواہین اوڑتی رہین کہ ان مین سے کسی ایک کو بھی عقل سلیم ماننے مین تعمل کرتی تھی ۔

ہان ۲۹ - فروری والی پورٹ آرتھر کی معرکہ کے متعلق یہہ بیان کر دینا خالی از دلچسپی نہین ہی کہ تاریخ مذکور معرکہ مین دو گھنٹہ تک جاپانی بیڑہ نے گولہ باری کی روسی جہازات نوفک - اسکولڈ (جو ۹ - فروری معرکہ مین بیکار ہو گئی تھی اور جنکو اب روسیون نے مرمت کرکے کارآمد بنا لیا تھا) اور بائین نے پورٹ آرتھر اندرونی بندرگاہ سے باہر نکلکر جاپانی بیڑہ کا مقابلہ کیا مگر جاپانی گولہ باری کی تاب مقابلہ نہ لا کر پس پا ہوئی اور پھر دو جہازات مذکورہ بالا کو سخت صدمہ پہونچا ایک روسی تارپیڈو کشتی بھی غرق کر دیگئی ۔

اسکی بعد قریب ایک ہفتہ تک جاپانیون نے خاموش رہکر اپنی قوت کو ولادی وسٹاک کی جانب فرا و مضبوط کر نیکی بعد ۶ - پانچ کو اوسپر حملہ کیا جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

پورٹ آرتھر اور اوسکی اندرونی فوجی کیفیت

نقشہ پر نظر ڈالنی سی معلوم ہوتا ہی کہ پورٹ آرتھر ایسے جزیرہ نما پر واقع ہی جسکو خلیج ہائی چلی - لیا ؤ تنگ اور کوریا کا دروازہ کہنا چاہئی - اور یہان سی ٹینس - اور یالو کے دریائی بنادر کی خلاف ہر طرح کی کارروائی ممکن ہی اور اگرچہ خلیج کنچو سے جو لیاؤ ٹنگ مین ہی اور یالو چوٹن سے جو کوریا مین ہی بذریعہ اوس جنگی جہاز کی جو کنارہ سی ۳ میل کی فاصلہ پر ہو ایسٹرن چائنیز ریلوی ایک میل تک تباہ کی جاسکتی ہی اور اگر یہ نہین تو فوجونکو نہایت تکلیف اور صدمہ پہونچایا جا سکتا ہی مگر اسپر بھی بندرگاہ آرتھر ایسا مضبوط مقام ہے کہ اوسکا لینا بے انتہا مشکل امر ہی عام اس سی کہ کوئی طاقت بھی اسکی لینی کی کوشش کیون نکری - اگرچہ جو ہر ایک پہاڑی پر ہین بہت ہی مستحکم نہایت ہی مضبوط اور ناقابل گذر ہین ۱۸۹۵ء مین جنگ چین و جاپان کی خاتمہ پر روس نی جاپان کو تو اسپر قابض نہ ہونی دیا مگر خود چین سے پورٹ آرتھر کا اجارہ اپنے حق مین ۹۹ - سال کے واسطے چین سے لکھوا لیا اوسکی بعد اسکی تمام قلعی ایک نہایت ہی ہوشیار انجنیر

[illegible]

موسومہ جنرل ورانڈمس کے زیراہتمام طیار ہوی ہین انکی توپین جو چھینیون سی چھپی ہوئی ہین اونکا منہ ۹- انچ ہی
اور نیز وہ توپین جنکا منہ ۷-۱۰-۱۱- انچ ہی اور جو ریو کاف کی نمونہ کی ہین ایسی گارڈ یونیر ہوتی ہین جو نظر
نہین آتین - بندر آرتھر ایک نہایت تنگ بندر ہی جب جوار بھاٹا (مدوجزر) آتا ہی تو اسمین بہت سا
پانی آجاتا ہی مگر جلد ہی بہ جاتا ہی - اور بعد اوتر جانی پانی کے بہت ہی تنگ جگہہ رہجاتی ہی اس نقص کی
رفع کرنیکیواسطی امیرالبحر الگزیف نے بہت کوشش کر کے پانی کی تہ صاف کرائی ہی پانی چڑہنے کی وقت اگرچہ
وسعت زیادہ ہوجاتی ہی مگر پھر بہی مدخل بہت سی بہت صرف ½ میل سے زیادہ وسیع نہین ہوتا اس
بندر کی شمال جانب گولڈن ہل وہ بلند جگہہ ہے جہانپر سگنل اسٹیشن (جہازونکو روشنی وغیرہ دکھلائی
جانی کی جگہہ) ہے اس مقام پر آٹھہ توپ خانہ ہین جنمین بہت بھاری بھاری توپین چڑہی ہوئی ہین -
بندر مذکور کے جنوب مین ایک چٹان ایسی ہے کہ تمام بندر تقریبًا اوسکی پشت پر واقع ہی اور جو ۱۵۰ فٹ
بلند ہین اسپر بہی آٹھہ توپخانہ ہین جنکی توپونکی تعداد فی توپ خانہ ۸ سے ۱۰ تک اور جنکا قطر ۷-۱۰-۱۱
انچ ہی - مگر سمندر سی انکا دریافت کرنا - کہ کہان رکھی ہوی ہین - مشکل ہی کیونکہ گہانس وغیرہ سے ڈہانپ دی
گئے ہین اور یہہ تمام توپ خانہ سمندر کے سطح سی اتنی بلندی پر رکھی گئے ہین کہ جو غنیم کے جہازات پر
پورے طور سے آگ برسا سکتے ہین اور خود اوسکی زد سی محفوظ ہین -

شمال ومغرب کی جانب ایک چھوٹی پہاڑی مدخل کے مقابل واقع ہے اور جنوب ومغرب جانب ایک
گول پاموہانہ ہی - جس پر چہوٹے چھوٹے مکانات بنے ہوی ہین - جو رفتہ رفتہ سرکاری مکانات ہوجاوینگی
شمال ومشرق کی طرف یا عین داہنی ہاتھہ کو پانی کی کنارے ایک چھوٹی سی مگر پختہ دیوار دکھلائی دیتی ہی -
یہہ توپونکی فصیل ہی جو شاید ۱۵۰ گز طویل ہی جسپر بیس [۲۰] توپین رکھی ہوئی ہین جن سے بغیر جست بدلی ہوے
دن رات گولہ باری کی جاسکتی ہی - اسکے سامنی بندر کی طرف اور ایک ایسا ہی توپ خانہ ہی اور ان
دونون توپخانون سے نہایت سرعت کی ساتھہ گولہ باری ہوسکتی ہی اور اس موقع پر کشتیونکی ذریعہ سے
حملہ آور ہونا گویا منہ مانگی موت کا سامنا کرنا ہی جنوبی مغربی موہانہ کی قریب ایک تارپیڈو شڈ بنایا گیا ہی
جس مین کشتیان مرمت کی جاتی ہین اس شڈ مین ضروری انجن وغیرہ موجود رہتی ہین اس شڈ اور قلعہ مین

جہازی گھاٹ اور قلعہ بندی کے واسطے منظور کیئے اور روسی جنگی جہازونکی بحر الکاہلی بیڑہ کا ہیڈکوارٹر وہان قایم ہوا اسکا قلعہ نہایت مضبوط ہین چارون طرف پہاڑون پر توپین لگی ہوئی ہین سائبیرین اور منچورین ریلوی کا سلسلہ یہین ختم ہوتا ہی - اور چونکہ یہہ ایک فوجی چھاونی کی حیثیت رکھتا ہی لہذا اسمین زیادہ تر فوجی عمارتین اور بارکین نظر آتی ہین -

ولاڈی وسٹاک پر ایک بحری جاپانی حملہ

۶ - مارچ ۱۹۰۴ء کو دوپہر کے ۱/۲ ۱ بجے جاپانی بیڑہ نے جسمین ۵ مصافی اور دو کروزر جہاز تھے روسی بیڑہ متعینہ ولاڈی وسٹاک پر حملہ کرنا چاہا اور بندر سے ۵ میل فاصلہ پر رکھکر اندر دوسو پونڈ (۵ من انگریزی) وزنی لیڈائیٹ بارود کے پھٹنے والے گولہ چلانا شروع کیے جس سے جاپانیونکا یہہ منشا تھا کہ روسی بیڑہ بندر سے باہر نکلکر اونسے جنگ کرے - مگر یورپین روس سے جو کوی یہان بھیجے گیے تھے وہ تو پونکے منہ سے قدرے بڑے تھے اسوجہہ سے روسی بیڑہ بندرگاہ کے اندر بالکل چھپا بیٹھا رہا اور ایک گولہ بھی نہ چلا سکا حالانکہ جاپانیون نے صرف ۵۵ منٹ مین دوسو اپسے گولے اس معرکہ مین سر کیئے جنمین سے اکثر ۱۲ - اور ۶ - انچ قطر کے توپون سے چلائے گئے تھے اور جنکی تخمینی لاگت بیس ہزار پونڈ تھی - یہہ ایک گونہ روسیونکی خوش قسمتی تھی کہ اسوقت جاپانیونکو یہ نہ معلوم ہوسکا کہ روسی توپخانہ اسوجہہ سے گولہ باری نہین کرسکا ورنہ خدا جانے جاپانی کیسی آفت ڈہاتی اور کونسی مصیبت روسیونکے سر پر نہ ڈالتے اگرچہ اس معرکہ کے متعلق روسی افسر نے اپنا کچھہ نقصان نہین تبلایا مگر ایک سلیم عقل کب باور کرسکتی ہی کہ دوسو ایسے پھٹنے والے گولے جنپر ۲۰ ہزار پونڈ صرف آئے سر کیئے جائین اور جاپانی نہایت سچا نشانہ باندہین اور کچھہ نقصان نہ ہو اصل یہہ ہی کہ جاپانی بوجہہ بُعد مسافت روسی نقصان کا صحیح اندازہ نہ کرسکے اور روسیون نے اپنی قدیم عادت کے موافق نقصان کو صرف ایک بوڑھیا کے مرنے اور ایک اور شخص کے زخمی ہونیپر ختم کردیا ورنہ جو نقصان واقعی اس معرکہ مین ہوا اوسکا اندازہ کچھہ روسیون کا دل ہی کرتا ہوگا -

اگلے روز جاپانیون نے ولاڈی وسٹاک کے گرد گشت کرتے ہوئے ایک روسی جہاز کوریا نامی کو جو امریکہ سے روسی فوج کیواسطے گوشت لاد کر لا رہا تھا گرفتار کر لیا۔

پورٹ آرتھر پر ایک اور عظیم الشان جاپانی حملہ

خدائے تعالیٰ نے فتح بھی عجیب چیز بنائی ہے کہ اسکا نشہ ایک نحیف کو قوی اور بودے کو سورما بنا دیتا ہے اور مفتوح قوم کے افراد گو کتنے ہی تجربہ کار فنون جنگ سے ماہر اور دلیر ہون مگر بسا اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک نحیف غالب قوم ایک سورما مغلوب پر پیشدستی کر بیٹھتی ہے یہی حالت روس و جاپان کی دیکھنے مین آئی کہ جاپانیونکو سرور فتح نے ایسا شیر زل بنا دیا اور اونکی الوالعزمیان ایسی بڑھ گئی تھین کہ اونکو کبھی نچلا بیٹھنے ہی نہین دیتی تھین اور آئے دن وہ اسی فکر مین رہتی تھے کہ کس طرح موقع چلے اور اپنے دیوہیکل مد مقابل کو نیچا دکھایا جاوے وہ جاپانی سمندر مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک اپنے شکار کی تلاش مین دیا وا لگائے رہتے تھے کبھی جلنو پر جا دھمکے کبھی ولاڈی وسٹاک پر چڑھ دوڑے اور پورٹ آرتھر تو اس کام کے واسطے جاپانیونکا ایک خاص جولانگاہ تھا کہ سر پھرے مدار کے بیچ کھیے کے مصداق جب اونکی فوجکی بلا خیز موجین سمندر سے اوٹھتین تو وہ سیدھی پورٹ آرتھر ہی پر ٹکر کر لیتین۔ چنانچہ متعدد حملونکے بعد ۱۰ مارچ کی راتکو پھر قریب ایک بجے چند جاپانی کروزر اور تارپیڈو کشتیونکا بیڑہ پورٹ آرتھر مین نمودار ہوا اس پر روسی قلعونکی توپخانون نے گولہ باری شروع کی اور قریب پونے تین بجے کے جدید امیر البحر[1] مکاروف کے حکم سے روسی کشتیان بھی بندرگاہ سے باہر نکلین جو ہی صبح کی

[1] حکومت روس نے پورٹ آرتھر کے ابتدائی معرکونکی ہی ناکامی سے متاثر ہو کر یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ اگرچہ ایڈمرل الگزیف بدستور نائب السلطنت مشرق کا اعلیٰ افسر رہیگا اور ہر ایک قسم کی جوابدہی اسکے ذمہ ہوگی مگر چونکہ وہ بحری اور بری ہر دو صیغون کے متعلقہ امورات کا انصرام بوجہ احسن نہ کر سکیگا لہذا عملی کاروبار دوسرے دو افسرونکے متعلق کیے جاوینگے۔ بری افواج کا کمان افسر جنرل کروپاٹکن ہوگا اور بحری افواج کا اعلیٰ افسر بجائے ایڈمرل اسٹارک کے ایڈمرل مکاروف (جو بمقابلہ سٹارک کے زیادہ تجربہ کار بحری افسر ہے) مقرر ہوگا چنانچہ اسی فیصلہ کی بنا پر وسط فروری مین ایڈمرل مکاروف معہ بہت سے ماتحت افسرون انجنیرون اور جہازی صناعونکے سینٹ پیٹرسبرگ سے روانہ ہو کر پورٹ آرتھر پہونچا اور یہہ اوسکو پہلی ہی موقع تھا جسمین پورٹ آرتھر آکے جاپانیون سے اوسکا مقابلہ ہوا ہے۔ مکاروف روسی بحری فوج کا ہر دلعزیز ممتاز اور نامور افسر تھا حکومت روس کو اپر اسقدر بھروسہ تھا کہ وہ کبھی اسکی موجودگی مین اپنی شکست کی نسبت یقین نہین کر سکتی تھی اسنے سب سے پہلے ۱۸۷۷ء کی محاربہ روس و روم مین جبکہ یہہ ایک معمولی جہاز قسطنطین نامی کا کمانڈر تھا دہانہ دریائے ڈینوب کے متصل ترکی جہازونکو بارہا تارپیڈو سے اڑانیکی کوشش کر کے اور چند مرتبہ اوسمین کامیابی ۱۲ بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴ پر

قریب جاپانی بیڑہ کی مقابل ہوئین اس معرکہ سی قبل روسیون نے جسقدر لڑائیان لڑی ہین وہ تمام قریب قریب
جنگ مدافعت کی صورت مین تہین مگر مکاروف جیسے دلیر امیر البحر سے یہہ کب ممکن تھا کہ حریف اوسکی گو دمین
آنکر اوسکی ڈاڑہی مونڈنا چاہی اور وہ بندرگاہ کے اندر چھپا بیٹہا رہے یا وہین سے برائے نام گولہ باری کرکی
دفع الوقتی کردی ۔ نہین بلکہ اوسنے نہایت دلیری کے ساتھہ بندرگاہ مین ٹہہکر پٹنے کی بجائے کھلی سمندر مین حریف سے
رزم آرا ہونیکا ارادہ کرکے اپنی کشتیونکو آگے بڑہنے کا حکم دیا اور جب یہ کشتیان کہلی سمندر مین پہونچ گئین
تو جاپانیون نی بہی اپنی جہازات کو آگی بڑہا کر دو بدو کی ٹہیرائی ۔ بس پھر کیا تھا جانبین سے تارپیڈو کی ترب اور
گولہ باری کی جوہر دکھلائی جانی لگی مگر یہہ رنگ کچہہ زیادہ دیر تک نجما صرف ۱ منٹ کی بعد یہہ نقشہ اولٹا اور
جاپانیون نے اپنی تیز دستی سی روسی کشتی سٹرگوچی نامی کو نرغے مین کرکے اوسپر گولہ باری شروع کردی کشتی
مذکور کی یہہ حالت جب مکاروف جیسی اولوالعزم شخص سے نہ دیکہی گئی تو اوسنے اپنی صدر مقام جہاز پٹیرو پولسکی نامی کو
مع دوسری چند جہازون نوویک و بویان وغیرہ کی آگی بڑہاکر سٹرگوچی کو بچانا چاہا اور اس چہین جہپٹ مین دونون
جانب سے خوب خوب گولہ باری کے ہنر دکھلائے گئے مگر بدقسمت کشتی کو مکاروف کی یہہ کوشش کچہہ
مفید نہ ثابت ہوئی اور آخر کار وہ کشتی ڈوب ہی گئی کچہہ آدمی کشتی مذکور کی غرق ہوگئے اور کچہہ بچا لئے گئے
عین اس کشاکش کی موقع پر مکاروف نی دیکہا کہ ایک اور مصافی جہازونکا جاپانی بیڑہ سامنی سی بڑہا چلا آتا ہی
یہہ دیکہکر مکاروف نی اپنے جہازونکو پیچہے ہٹنے کا حکم دیا جو فوراً ایک مثلث کی شکل مین پیچہے کو ہٹنی لگی ۔ مگر یہہ ابہی
بندر سی بہت فاصلہ پر ہی تہی کہ جاپانی مصافی بیڑہ نی ان کو آلیا ۔ بس پھر کیا تھا دونون طرف سی آگ برسنی لگی
ایک عالم رستخیز برپا ہوگیا اور دونون طرف کی جہاز اس قدر قریب ہوکر لڑی کہ بری معرکہ کی دست بدست
لڑائی کا مزہ اس بحری معرکہ مین آگیا مگر یہ سما بہی کچہہ زیادہ دیر تک قایم نہ رہا اور شجاعان جاپان کی جانبازیون نے
روسیونکی پیر اوکھاڑ دیئے اور مکاروف نی یہہ دیکہکر کہ جاپانیون کی چیرہ دستی ممکن ہی کہ اوسکی جہازونپر قابو کرلینیکا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۳ ۔ حاصل کرکی اپنی عزت کو چاردانگ عالم مین شہرت دی تہی بیس سال مین اپنی خداداد قابلیت سی وہ کارنمایان دکھلائی کہ ایڈمرل جیسے
رتبہ تک پہونچ گیا ۔ بحری معرکون مین بانیہ سامان حرب نہ افواج کو نہایت ہوشیاری اور ہنرمندی سے کام مین لانی کی اسکو پوری
قابلیت حاصل تہی ۔ بحری معاملات مین عموماً اور تارپیڈو کارروائی مین خصوصاً تجربہ کامل رکہتا تہا اپنی فطرتی
ہنرمندی سے اسنی برف شکن جہاز اور اکثر دیگر اسی قسم کی کلین ایجاد کیں تہین ۔ ۱۲ + ۱۲ + ۱۲ + ۱۲ + ۱۲

موقع جاپانیونکو دیکر پس پا ہونا شروع کردیا اور آخر کار اپنی تمام جہازات کو لیکر بندر مین پناہ گیر ہوا جاپانی بیڑہ نے اسکا تعاقب کیا اور بندر کی مقابل آنکر دوپہر کے ۱½ بجی تک بڑی توپون سی خشکی کی قلعون اور بندر پر گولہ باری کرتی رہی جس سی اکثر جہازات کو سخت صدمہ پہونچا اور ایک جہاز مین آگ لگ گئی ایک روسی تارپیڈو شکن جہاز بہی غرق ہوگیا - پورٹ آرتھر کی نئی آبادی کا بہت حصہ وصدر بازار ونیز دو قلعی بہی تباہ ومسمار ہوگئی اس معرکہ مین قریب ۳۰۰ کے روسی سپاہی وافسر ڈوبی اور ماری گئی کچہہ جاپانیون نے گرفتار کرلئے ۱۶ - افسر اور ۱۳۰ سپاہی زخمی ہوی علاوہ اسکی کچہہ روسی خواتین اور چند فوجی اشخاص ونیز تہوڑی سی غیر فوجی لوگ بہی نئی آبادی مین ہلاک اور زخمی ہوسے جاپانی تارپیڈو وبیڑہ بہی اس معرکہ مین محفوظ نہ رہا بلکہ ایک جاپانی کشتی بہی غرق ہوگئی اور ایک جاپانی کروزر کاساگو کو بہت سخت صدمہ پہونچا ۲۰ جاپانی ہلاک اور ۲۸ زخمی ہوی -

اس جنگ مین روسیونکی پسپائی سی ہی جاپانیون نے فائدہ نہین اوٹہایا بلکہ اونہون نے شہرہ آفاق امیر البحر مکاروف کی جلت پہرت اور طرز جنگ سی آیندہ آنیوالی جنگونکی واسطے ایک خاص سبق حاصل کرلیا -

اس روسی شکست کے متعلق نامہ نگار ٹائمز کا بیان

ٹائمز کا نامہ نگار جو جاپانی بیڑہ کی ہمراہ تہا بیان کرتا ہی کہ ۱۰ اپریل کی صبح کی جنگ مین اگرچہ روسی تارپیڈو شکن جہاز بمقابلہ جاپان کی تعداد مین زیادہ تہی اور بمقابلہ گذشتہ معرکونکی اس معرکہ مین روسیونکی ہمت اور دلیری بہی قابل تعریف تہی مگر جاپانیون کی قادر اندازی نے روسی بہادری کو سرسبز نہونے دیا بلکہ شروع ہی معرکہ مین ایک روسی کمانڈر مارا گیا اور لفٹنٹ جو اسکی جگہہ کمان پر تعینات ہوا تہا وہ بہی زخمی ہوکر گر گیا اوسکی دونون ٹانگین ٹوٹ گئین اسکے علاوہ ایک اور روسی لفٹنٹ بہی مارا گیا ایک جاپانی تارپیڈو شکن کشتی جین اوس موقع پر جبکہ روسی قلعون سے گولونکا مینہ برسایا جارہا تہا ایک روسی تارپیڈو شکن کشتی موسومہ سیڈ ہی گلگی کو گھسیٹ کر پورٹ آرتہر سی باہر لیگئی جسکے تختہ پر ۵ روسی نعشین گولون سے چہلنی ہوی ہوئی پائی گئین صرف ۴ آدمی بچے تھے کہ اوسمین سے بہی دو ملاحون نے خود کو

برج مین مقفل کرلیا اور جاپانی قیدی ہونا گوارہ نہ کرکے کشتی کے ساتھ ڈوب گئے یہہ ہی نامہ نگار جاپانیون کے نشانہ اندازی کی تعریف کرتے ہوئے بیان کرتا ہی کہ روسی جہاز ریٹوزن پر (جو ساحل پر غیر متحرک صورت مین بیکار کھڑا تھا مگر اوسپر گولہ باری کی جا رہی تھی) ایک ہی جاپانی گولہ سے ۱۹- افسر اور سپاہی مارے گئے اور ایک دوسرے گولہ نے جو خشکی کے اون لوگون مین جو لڑائی کا تماشہ دیکھہ رہے تھے گر کر ۲۵- آدمیون کا کام تمام کیا- تیسرے گولہ سے ایک روسی کروزر کو آگ لگی اور ۱۸- روسی اوڑ گئے-

یہہ ہی نامہ نگار ایک اور یہہ بات بہی تبلاتا ہی کہ روسی جہازونکی توپین صرف ۳ پونڈ کا گولہ چلا رہی تہین اور انکے مقابل جاپانی اتواپ ۶ پونڈ کا گولہ سر کر رہین تہین-

۱۰- مارچ کے معرکہ پورٹ آرتھر کے متعلق ایک دلچسپ معلومات

غالباً ۱۰- مارچ کے واقعے کے متعلق جب ناظرین یہہ بات معلوم کرینگے کہ قریب ساڑہے دس گھنٹہ معرکہ کارزار گرم رہنے کا نتیجہ صرف جانبین کے ۲-۳ سو آدمیون کی ہلاکت پر ختم ہوجاتا ہی تو وہ ایک عجیب خلجان مین پڑ جاینگے کہ شاید فریقین نے سرکے اوتنی ہی آدمی ہلاک نہ ہوئے ناظرین مین سے اکثر نے خشکی کی لڑائیان تو دیکھی ہونگی مگر بحری جنگ کا صحیح تصور ناظرین کے ذہن نشین کرنا اگرچہ ایک مشکل امر ہی تاہم یہہ خیال کرنا چاہیے کہ جنگی جہازونکی لڑائی ایک ہولناک معرکہ ہوتا ہی اور سچ پوچھیے تو امیرالبحر لوگ و نیز اونکے ماتحت افسر بھی سب سے زیادہ سخت دل رکھنے والے ہوتے ہین جسوقت دیو ہیکل آہن پوش جہاز سیل بلا کی طرح اپنے مقابل جہازون پر حملہ آور ہوتے ہین اور آگ برسانا شروع کرتے ہین تو بڑے بڑے سورماؤنکے دل سینون مین دہل جاتے ہین اور اچھے اچھے منچلونکے چھکے چھوٹ جاتے ہین یہہ وہ وقت ہوتا ہی کہ ایک طرف تو اژدہا پیکر توپونکی منہ سے دس[۵۱] دس من پختہ کے گولے دہکتی ہوئی

۵۱ اس کے متعلق ہم ایک مضمون اس موقع پر آرمی نیوز سے حاشیہ پر نقل کرتے ہین جو آرمی نیوز کے لائق ایڈیٹر مسٹر شیدا دہلوی کے کامل واقفیت کا اچھا نتیجہ ہی چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ زمانہ حال مین فن جہاز سازی اور نو ایجاد آلات حرب مین جو کچھہ ترقی ہوئی ہی- انکی آزمایش کا یہہ پہلا موقع ہی- کس غضب کی توپین آج کل کے جنگی جہازون پر چڑہی ہوئی ہین- انکی کیفیت اگر بیان کی جائے- تو خالی از دلچسپی نہ ہوگی- کئی ایک جہازی توپین اس قسم کی ہین جو ۹½ من پختہ وزنی گولہ چھوڑتی ہین- جو ایک میل کے فاصلہ پر ۳۶- انچہ تک لوہے کے اندر چلا جائے- اور ساحل انگلستان سے سمندر کو عبور کرکے ساحل فرانس پر جا کر پڑے جو ۲۶ میل کا فاصلہ ہی معمولی جہازی- توپین ۹ ٹن سے ۱۸ ٹن تک وزنی ہوتی ہین جو ۱۹- انچہ موٹے لوہے کو باقی حاشیہ صفحہ ۹۸

انگارون کی طرح نکلکر صحن جہاز مین گرتی اور ملاحون اور سپاہیونکی ٹکڑی اوڑا کر نعشونکو سمندر مین پھینکدیتی ہین۔ اور دوسری جانب گولونکی سمندر مین جاگر گرتے اور پھٹنے سے ایک تلاطم عظیم برپا ہوتا ہی تو عالم رستخیز پیدا ہو جاتا ہی مگر بہادر کمانڈرون کی آزمائش کا یہہ ہی وقت ہوتا ہی وہ بلا کی جسارت اور بیجگری سی کام لیکر اپنی حواسونکو صحیح رکھتی اور جہازونکو آگی بیچھی ہٹاتے اور حرکت دیتی ہوی مقابلہ کرتے ہین۔ توپون سے برابر آگ کا مینہ برساتی اور تارپیڈو لگاتے ہین کبھی یہہ ہی گولے یا تارپیڈو جہازونکو پاش پاش کرکی اوڑا دیتی ہین اور اونکی تمام سوار ملاح وسپاہی وغیرہ بہی ڈوب جاتی ہین اگرچہ خشکی کی جنگ مین بسا اوقات ایسا دیکھا گیا ہی کہ ایک ایک دن مین اسی اسی ہزار آدمی کہیت رہی ہین مگر بخلاف اسکی بحری جنگ مین نقصان جان کی تعداد سیکڑونسی بہت ہی کم تجاوز کرتی ہی ہان مالی نقصان بحری معرکہ مین بے انتہا ہوجاتا ہی کیونکہ ایک جنگی جہاز کسیطرح دو تین لاکھ روپیہ کی لاگت سی کم کا نہین ہوتا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۶ چیرتا ہوا گذر سکتا ہے۔ اس سے بڑہ کر ۲۵ ٹن اور ۳۵ ٹن کی توپین ہین جن کا دہانہ ایک فٹ قطر کا ہے اور چند توپین ۸۰ ٹن وزن کی بھی بنائی گئی ہین۔ جو دس من کا گولہ چھوڑتی ہین۔ اس سے بہی بڑہکر ۸۰ ٹن وزنی توپین ایجاد ہوئین۔ جس کے گولہ کا وزن $22\frac{1}{2}$ من ہے۔ جو دو فٹ موٹے لوہے سی ایسی آسانی سے گذرجاتا ہی جسطرح کہ سوئی مکھن مین سے۔ اسکی بعد ایک توپ ۱۱۰ ٹن وزن کی بنائی گئی۔ لیکن وہ ایک سو گولہ چھوڑنے کی بعد نکمی ہوجاتی ہی۔ لیکن سب سی بہتر اور کارآمد جہازی توپ وکرز میکسم خیال کی گئی ہی۔ جو برٹش جنگی جہازون پر اس وقت سب سی بہاری توپون مین سی ہین۔ اس کا وزن ۵۰ ٹن ہوتا ہی منجملہ اس کے ۱۴۰ میل فولادی تار جو لپٹا ہوا ہی... ۱۲ میل کے برابر ہین۔ اس کی چارون طرف لپٹی ہوی ہین۔ یہ توپ ۴۱ فیٹ لمبی ہوتی ہی اور $\frac{1}{2}$۱۰ من کا گولہ چھوڑتی ہے۔ جو نصف درجن آدمیون کا وزن ہی۔ اس گولہ مین اسقدر طاقت ہوتی ہی۔ کہ ایک ہزار گز کی فاصلہ پر ۳۸ انچہ موٹے لوہی سی گذرجائی۔ اور دو ہزار گز پر ۴ انچہ موٹے لوہے سی۔ یہہ گولہ جسوقت توپ کی دہانہ سی نکلتا ہی۔ تو اوسکی رفتار ۱۶۱۰ میل فی گہنٹہ کے حساب سی ہوتی ہی یعنی ریل گاڑی کی رفتار سی ۳۲ گنی تیز۔ اور اس مین ۴۲۰۰ ٹن کی طاقت ہوتی ہی۔ اسمین عجیب تر بات یہ ہی کہ اسکا گولہ اگر اوپر کیطرف چھوڑا جائی۔ تو دنیا مین بلند ترین پہاڑ (کوہ ایورسٹ) کی چوٹی پر سی گذرتا ہوا دوسری طرف ۲۵ میل پر جاگرے۔ اس توپ کے ذریعہ سے ممکن ہی کہ ساحل انگلینڈ کے بندرگاہ ڈوور سی ساحل فرانس کی قلعہ کے ٹکڑے اوڑا دیا جائے یا امرتسر کی قلعہ گوبندگڈھ سی لاہور کی قلعہ کو نشانہ بنایا جائی۔ وکرز میکسم توپین امریکہ کی ۱۲۶ ٹن والی توپ سی کچہہ کم نہین ہین جو ۵۰ فیٹ لمبی ہوتی ہین۔ اور $\frac{1}{2}$۲۹ من کا گولہ چھوڑتی ہی اور جس کے ایک فیر مین ۱۵۰۰ پونڈ بارود خرچ ہوتی ہے۔ اسکی تیاری مین پندرہ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہی اور ایک فیر کرنے مین ۳ ہزار روپیہ لاگت بیٹھتی ہی لیکن اس کا گولہ میکسم توپ کی گولہ سی ۴ میل کم جاتا ہی۔ دو منٹ مین ایک فیر ہوتا ہی یعنی ایک گہنٹہ چلانیکی لئے نوی ہزار روپیہ درکار ہی ایک ۱۶ انچہ قطر والی توپ کے گولیکی طاقت کی آزمائش کیگئی تہی جسکی لئی ایک خاص ٹارگٹ بنائی گئی تہی قریب سے فیر کرنی پر اسکی گولی ۲۰ انچہ موٹی فولاد اور لاسپات کی دیوار میں سی گذرتا ہوا دوسری ۸ انچہ موٹی آہنی چادر کو توڑتا ہوا اور پہر ۲۰ فٹ موٹی لکڑی کی تختی کو اور پہر ۵ فٹ موٹی بہربہری پتہر کو کاٹتا ہوا اور ۱۱ فٹ کنکریٹ مین داخل ہوکر چہہ فیٹ موٹی اینٹونکی دیوار مین جاکر دم لیا۔ پس اس قسم کی توپونکی نشانہ بازی جب جہازون پر ہو تو کیون جہازونکی پرخچی نہ اوڑجائین اگرچہ جہاز بہی آجکل کم مضبوط نہین بنائی جاتے ہین ۱۲

پورٹ آرتھر کے اور چھوٹے چھوٹے معرکہ

۱۰-مارچ کی بعد ایک اور مڈبھیڑ جاپانیون سے ۱۳-مارچ کو عمل مین آئی مگر اوسکا کوئی صریح نتیجہ نہین برآمد ہوا اسکی بعد البتہ ۲۱-۲۲-مارچ کو معمولی معرکہ ہوئے جنکی تفصیل اسطرح ہے کہ ۲۱ مارچ کی شب کو پورٹ آرتھر کے ساحلی باتریونکو روسی محافظون نے دیکھا کہ جاپانی تارپیڈو کشتیان چلی آرہی ہین۔ روسیون نے ان کشتیون پر گولہ باری شروع کی جو بیس منٹ تک جاری رہی اسکی بعد جاپانی کشتیان ہٹ گئین اور پھر ۲۲-کی صبح کو ۸ بجے جاپانی بیڑہ نے جس مین ۶ مصافی اور بارہ کروزر تارپیڈو کشتیان بھی تہین خلیج پجن اور ساحلی مقام لاوٹی شان کی درمیان کھڑی ہوکر پورٹ آرتھر پر گولہ باری کرنا شروع کی اسپر فوراً جنرل مکارف نے یہہ چال چلی کہ جھٹ سے وہ اپنے مصافی اور کروزر جہازات کو لیکر لنگر سے نکلا اور کھلے سمندر مین کھڑی ہوکر کچھہ مقابلہ کرنیکی بعد پیچھے ہٹا کہ جاپانی اسکا تعاقب کرکر روسی قلعون کی زد مین آجاوین اور پھر اونپر دہوان دھار گولونکا مینہ برساکر اونکا کام تمام کردیا جاوے مگر جاپانی کب ایسے کم سمجھہ تہے کہ وہ اسکی اس چال مین پھنسکر اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالتے اونہون نے وہین سے ۲ گھنٹہ مین ۲۰۸ گولہ ایسے چلائے جو ۱۲-انچہ قطر کے توپونسے سر کیے گئے اور جن سے ۵ روسی ہلاکت اور اس سے زیادہ زخمی ہوئے لاوٹی شان کی قلعہ کو بھی صدمہ پہونچا جاپانی بیڑہ کو کوئی قابل ذکر نقصان نہین پہونچا۔

پورٹ آرتھر کا دہانہ بند کرنیکی ایک اور جاپانی ناکام کوشش

کوشش کرو کہ پھر کوشش پھر کوشش کرو۔ یہانتک کہ تم کامیاب ہو۔ ایک مقولہ ہے کہ جسکی معنے جاپانیون نے خوب اچھی طرح سمجھے ہین اور اسی بنا پر وہ پورٹ آرتھر کا دہانہ بند کرنے کی کوشش مین اگرچہ متعدد مرتبہ ناکام رہ چکے ہین مگر پھر بھی وہ اپنے خیال سے باز نہین آتے چنانچہ اوسی مندرجہ بالا مقولہ کی مطابق جاپانیون نے ۲۷-مارچ کی صبح کو سنسان اندھیری پھر وہی چال چلے اور چار تجارتی اسٹیمرونکو تارپیڈو کشتیون کی پناہ مین دہانہ بندر مین پہونچا دیا مگر قبل اسکی کہ یہ جاپانی جہازات بندر کی دہانہ مین پہونچین روسی ساحلی باتریون اور دہانہ کے محافظین کو انکی آمد کا حال معلوم ہوگیا اور روسی افواج نے بڑی شدومد کی ساتھہ گولہ باری شروع کی

مگر جاپانی دلاورون نے اس گولہ باری کی مطلق پروانہ کی اور بدستور اوسیطرح آگے بڑہے چلے گئے۔ جاپانیونکی اس بیباکانہ رفتار کو دیکھکر روسی تارپیڈو کشتی سلنی کا کمانڈر لفٹننٹ کرنزکی + اس خیال سے کہ مبادا جاپانی جہاز دہانہ تک نہ آجاوین آگے بڑہا اور سب سے آگے آنیوالے جاپانی جہاز کی دماغہ (تحتی حصہ) کو تارپیڈو لگا کر اوڑا دیا اسطرح پر اوسکا رخ پھیر دیا جو دہانہ کے متصل غرق ہوگیا۔ اور بقیہ تینون اسٹیمر بھی دہانہ سے باہر بائین جانب کو تہ نشین ہوگئے۔ مگر جو جاپانی انپر سوار تھے وہ سب کے سب کشتیونپر سوار ہو کر نکلگئے اس موقع پر نہایت گھمسان کی لڑائی ہوئی جس مین ۱۷- روسی ہلاک اور ۱۲- زخمی ہوئے اور ایک کشتی بھی روسیون کی ضایع ہوگئی ایک روسی کمانڈر بھی زخمی ہوا اور جاپانیون کے ۱۴۳- بحری افسر ہلاک ہوئے مگر باوصف اس شدید معرکہ آرائی کے جاپانی اپنے مقصد مین کامیاب نہ ہوسکے یعنی اس دفعہ بھی اونکے جہاز دہانہ سے ذرا علیحدہ غرق ہوئے کہ روسی جہازونکے آمد و رفت کیواسطے معقول راستہ کھلا رہا۔

کوریا

اور

اوسکے مختصر جغرافیائی و تاریخی حالات

سلطنت کوریا جو عظیم خونخوار جنگ کی اصل ہے کیا باعتبار وسعت و کیا باعتبار صورت قریب قریب ملک اٹلی کے مشابہ ہے اسکا رقبہ ۸۰ ہزار مربع میل ہے جو ریاست کشمیر کے مساوی خیال کیا جاتا ہے اور آبادی ستر لاکھ سے زیادہ ہے۔ جسکی مغرب مین متصل سلطنت چین شمال و مغرب مین منچوریا اور مشرق مین بحیرہ جاپان جنوب مین بحیرہ زرد واقع ہے اس ملک کی جنوبی سرحد ملک جاپان سے ملتی ہے۔

جانب جنوب سے بحیرہ زرد اور جانب مشرق سے بحیرہ جاپان جو قریب قریب کوریا کو اپنے وسط مین لئے ہوئے ہین اسمین سے بحیرہ جاپان کا مشرقی کنارہ بالکل ہموار ہے اور بعض مقامات پر بندرگاہ موجود ہین اور اسطرف پانی مین صرف چند انچہ جوار بھاٹا آتا ہے البتہ اس کے مغرب جانب نہایت عمیق خلیج واقع ہوئی ہین۔ اور بحیرہ زرد کا پانی اس تیزی سے بہتا ہے کہ اوسکی وجہ سے نہایت شدومد کے ساتھہ اکثر مقامات پر مد و جزر ہوتا ہے اور اس صورت مین بعض مقامات پر جہازرانی بالکل غیر ممکن ہے بسا اوقات ان مقامات کے جوار بھاٹے کی مقدار ۳۰ - ۴۰ فٹ تک بلندی پر پہونچتی ہے یہہ چہوٹی سی سلطنت ایک زمانہ سے سلطنت چین کے ماتحت تھی

مگر سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء کی چین و جاپان کی جنگ سے یہہ حکومت خود مختار ہوگئی اور چونکہ کوریا اوس روسی ریلوے لائن کی جانب راست پر واقع ہی جو ولاڈی وسٹاک و رپورٹ آرتہر کی بابین روسیون نے بنائی تھی اور علاوہ ازین جہازونکی لنگراندازی کے واسطے بہی یہہ مقام روسیونکی لئے موزون تھا لہذا اسپر روسی قبضہ ہونا جاپانیونکی حق مین سم قاتل تہا۔

اہل کوریا اس بات کا دعوی کرتے ہین کہ ہماری تاریخ فنیقس اور بابل کے زمانہ سے بہی قدیم ہی اور ہماری ہی ذریعہ سے جاپان کو تمام علم و ہنر و سائنس میسر ہوی ہی مگر اونکے پاس اس دعوی کا کوئی ثبوت نہین تین سو سال گذرے کہ جاپانیون نے انپر حملہ کیا تہا اور اوسی زمانہ سے بودہ مذہب کا یہان خاتمہ ہوگیا اور اب زیادہ حصہ یہانکی باشندونکا بالکل لامذہب ہی اور اگرچہ اہل کوریا نہایت طاقتور اور خوبرو ہوتی ہین مگر چونکہ سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء سے پہلے سیکڑون برس تک یہہ لوگ بطور ماتحت سلطنت کے رہ چکے ہین لہذا اونکے مذہب کے ساتہہ ہی یہانکی باشندونکی ہیلک روح کا بہی خاتمہ ہوگیا ہی اور اب یہہ لوگ نہایت بزدل تصور کئے جاتی ہین اور حقیقتاً اہل کوریا تاتاری نسل سے ہین جنہین مغل اور تورانی بہی کہتے ہین اہل کوریا فساد و شرارت سے متنفر اور امن پسندی کی نہایت دلدادہ ہین یہہ لوگ بہوتون اور شیطانی ارواح کی حفاظت عجیب عجیب طریقہ سے کرتی ہین مردونکی قبرین اسی خیال کر نہایت مضبوط اور پائدار بناتی ہین کہ کہین قبر سے نکلکر مردہ بہتنا نہ بن جائے عموماً قبرین دامن کوہ مین ایک چبوترہ پر بنائی جاتی ہین۔ ایک معمولی سے معمولی غریب شخص کا بہی جنازہ نہایت شان و شوکت کے ساتہہ اوٹہایا جاتا ہی سوگوار کو ٹاٹ کا جامہ پہننا پڑتا ہی۔ اور اوسکے سر پر ایک بڑی لمبی چوڑی ٹوپی جو مثل چہتری کی ہوتی ہے رکہدیجاتی ہی اور بقیہ ہمراہیان جنازہ سوگوار سے ہنسی مذاق کرتی چلتی ہین سوگوار کو ایک خاص مدت تک اپنی عزیز کی سوگ مین رہنا اور اکثر لذائذ دنیوی کو چہوڑنا پڑتا ہی والدین کے سوگ کیواسطے ۳ سال کی مدت مقرر ہی اسیطرح اور رشتہ دارونکے سوگ کیواسطے بہی مختلف میعادین مقرر ہین حالت سوگ مین سوگوار کو بالکل مجرد رہنا پڑتا ہے

اہل کوریا کی پوشاک بہی نہایت عجیب ہوتی ہے۔ تمام لوگ سفید کپڑے پہنتی ہین اور باوصف سخت جاڑا پڑنے کی بہی وہ لوگ سفید کپڑے ہی پہنتی ہین۔ مردونکو اپنا کپڑا بہت صاف رکہنا پڑتا ہی عورتونکا یہہ فرض ہی کہ اپنے آقا یا گہر کی لکہا کی کپڑے درست کرین جس کیواسطے وہ کپڑونکو ۳ مرتبہ گرم پانی مین جوش دیکر خوب دہوتی اور صاف کرتی ہین

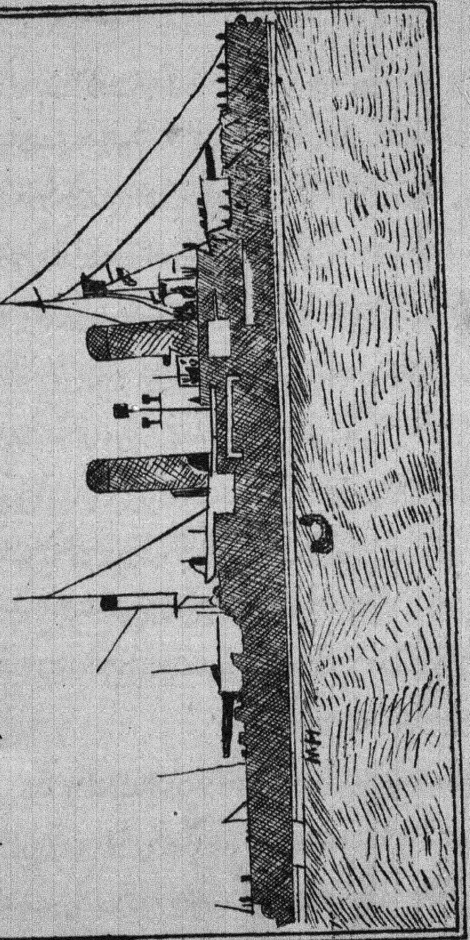

روسی جہاز پیٹرو پاولسک۔ جو امیر البحر مکاروف سمیت غرق ہوا

یہان چلی آتی ہین مگران سب باتون پر بہی کہ افسر لوگ یہان پر زیادہ رہتے ہین ملک کا یہہ شہر پایہ تخت ہے اس مین نہ کوئی تفریح گاہ ہے نہ باغات ہین اور نہ کوئی مذہبی عمارت

بادشاہ اور عدالت

بادشاہ کوریا جو ۱۸۹۷ء سے شہنشاہ کہلانے لگا ہے پستہ قد اور سانولی رنگت کا آدمی ہے اوسکی چھوٹی چھوٹی مونچھین ہین اور پتلی ٹھوڑی ہے۔ یہہ شخص نہایت بزدل مگر ہر دلعزیز ہے ۱۸۶۴ء مین جب یہہ تخت نشین ہوا اسوقت اسکی عمر ۲۰ سال کی تہی اور اس نسل کا جو صدہا سال سے حکومت کر رہی ہین ۸۲ وان حکمران ہے۔ اس کا باپ بڑا عالی حوصلہ تھا۔ اس نے اپنے لئے ٹال دین کن (بڑی عدالت کا سردار) کا خطاب تجویز کیا تھا۔ اوس نے ۱۸۷۳ء تک بڑی تحکم کے ساتھ حکمرانی کی ۱۸۶۶ء مین فرانسیسی مہم کا کوریا مین آنیکا سبب ٹال دین کن ہی ہوا تھا جس نے مشنریون کو ستا کے فرانسیسی سلطنت کو مہم بھیجنے پر مجبور کر دیا تھا۔ کئی سال تک اس مہم سے کوریا مین ہلچل مچی رہی مگر آخر یورپ مین دولہا ئے یورپ کی اتفاقیہ دباؤ سے اس مہم کو واپس جانا پڑا اور اسطرح کوریا کو نجات مل گئی۔ موجودہ شہنشاہ کے تخت نشین ہونیکے بعد اس کا باپ کنسرڈیو پارٹی کا سرگردہ بن گیا تھا جس زمانہ مین اس نے غیر طاقتون اور عہدنامون کی مخالفت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۸۸۲ء مین جاپانی سفارت پر جو حملہ ہوا تہا اس کا بانی بہی وہی تھا۔ اپنے باپ کے خلاف موجودہ شہنشاہ غیر طاقتون سے دوستانہ برتاؤ رکھتا ہے۔ نیز ۱۸۹۶ء سے غیر ملک کے لئے کوریا کا دروازہ تو بالکل ہی کھل گیا ہے جس کا زیادہ سبب شہنشاہ موجودہ کی بیگم ہے جس سے اس نے ۱۸۹۶ء مین شادی کی تھی موجودہ ملکہ مس ایملی برون امریکن لیڈی اور بریفرن وسکانس کے سفیر شیم کوریا کی لڑکی ہے شادی ہونے سے قبل شہنشاہ بیگم تین ہی کی خواصون مین سے تہی جسکی ۱۸۹۵ء مین ایک رازدارانہ موت سے مرجانے پہ شہنشاہ نے اس خاتون کو پہلے "بن" (خاندان شاہی) کے درجہ پر ممتاز کیا اور پھر اس سے شادی کرلی گذشتہ سال مین جب سے اوسکے ایک لڑکا ہو چکا ہے اسوقت سے یہہ شہنشاہ بیگم کے درجہ مین شمار ہونے لگی ہے کیونکہ کوریا کے شاہی خاندان کا یہی دستور ہے کہ جب تک کسی عورت کے لڑکا پیدا نہ ہوئے تب تک وہ اس عزت کی مستحق نہین سمجھی جاتی ایملی برون کا

لڑکا ولیعہد نہین ہی بلکہ وہی لڑکا ولیعہد ہوگا جو شہنشاہ بیگم من کی بطن سی ۱۸۷۴ع مین پیدا ہوا تھا۔ بادشاہ اپنی عالیشان محل مین رعایا سی علیحدہ رہتا ہی اور بہت کم باہر نکلتا ہی اور جس روز شہر مین سی گذرتا ہی اس روز شہر کو نہایت آراستہ کیا جاتا ہی۔ تمام دوکانین بند کردیجاتی ہین مگر تماشائیونکی لئی سڑکون پر دورویہ قطار مین کھڑی ہونیکی عام اجازت ہوتی ہی شاہ کی سواری پایۂ تخت کی اون سڑکون سے گذرتی ہی جو بعض بعض جگہہ سی ۵۰ گز چوڑی ہین۔

خشکی کا پہلا معرکہ

جب سی کہ روس و جاپان کی درمیان بحری معرکہ شروع ہوی تھی عام طور پر تمام دنیا و نیز خود روسیونکا یہہ خیال تھا کہ اگرچہ جاپانی بوجہہ ایک قدرتی ملاح ہونیکی تری مین روسیونکو سر سبز ہونی دین مگر جب خشکی پر جنگ ہوگی تو روسی اپنی بہادری کی جوہر دکھلائینگی اور اسوقت جاپانیونکو معلوم ہوجائیگا کہ حقیقتاً روسی ایسی بڑی سپاہی ہین کہ اونکا مقابلہ جاپانی زرد رنگ کی لوگ نہین کرسکتے مگر ۲۸ مارچ کی چنگچو کے بری معرکہ نی اس خیال کو بھی غلط ثابت کردیا اور اس پہلی خشکی کی شکست نی جو روسیونکی واسطے بڑی جنگ کی بدشگونی کا پیش خیمہ تھا یہہ بتلادیا کہ جاپانی خشکی مین بھی روسیونکو ناک چنی چبوا سکتی ہین چنانچہ اس معرکہ کی تفصیل ریوٹر ایجنسی کے ذریعہ سے یون معلوم ہوئی ہی۔

کہ ۲۸ مارچ کو روسی کاسکون کی چند سوتنیاؤن (سوتنیا روسی مین ترپ یا رسالہ کی ایک حصہ کو کہتی ہین مگر یہہ لفظ صرف کاسکون کی ترپ سی مخصوص ہی) اور جاپانی پیدل و سوار سپاہ کی مابین شہر چنگچو کی جنوبی دروازہ پر مقابلہ ہوا روسی کاسک باوجودیکہ ایک قلعہ بند پوزیشن پر قابض تھی مگر صرف ½ ۱ گھنٹہ کی معرکہ جنگ کی بعد روسیونکی پاؤن اوکھڑ گئی اور وہ سراسیما ہوکر بھاگ نکلی جاپانی اپنی شہنشاہ کی نام فتح کی نعری لگاتی ہوی شہر مین داخل ہوی اگرچہ اس معرکہ کی نقصان کی تفصیل جو روسی سپہ سالار نے اپنی رپورٹ مین بیان کی ہے صرف ۳ افسر سخت مجروح ۳ سوار ہلاک اور ۲ زخمی بتاتی ہین مگر جاپانیونکا بیان ہی کہ جب ہم شہر مین داخل ہوی تو دروازہ ہی پر ۲ روسی مقتول پڑی ہوی ملی اور شہر کی اندر سی بھی آٹھہ روسی لاشین برآمد ہوئین اس سی صاف

معلوم ہوا کہ یہہ دس لاشین جو جاپانیونکو ملی ہین اون لاشون سے علیحدہ ہین جنکو روسی اپنی ہمراہ لے گئے اسسے روسیونکی غلط بیانی کا انداز ہوسکتا ہی۔ جاپانیون کا ایک لفٹنٹ کاکو نامی اور ۲ سپاہی مارے گئے کپتان کرد اور ۱۱ آدمی زخمی ہوی۔

پورٹ آرتہر کا ایک اور عظیم الشان اور نہایت ہولناک بحری معرکہ

جاپانیونکی گہیری چالون کی آگی میکاروف کی بہی کچہہ پیش نہ گئی اور آخر کار روس کا ہر دلعزیز اور دنیا کا مشہور روسی افسر میکاروف بہی ٹوگو کی شاطرانہ چالونکی بھینٹ چڑہ ہی گیا چنانچہ اس واقع کی تفصیل ٹائمیز کی نامہ نگار نے حسب ذیل بیان کی ہی وہ لکھتا ہی کہ ایک جاپانی وسٹرایر اور تارپیڈو کا بیڑہ ۱۱۔ اپریل کو آدہی رات سے پورٹ آرتہر مین پہونچا اور رہین اوسوقت جبکہ روسی جہاز سرچ لائٹ سی اسکو دیکھکر دہوان دہار گولہ برسا رہی تہے کہ ایک جاپانی وسٹرایر نے روسی گولہ باری کی حالت مین نہایت بہادری اور تیز دستی سے پورٹ آرتہر کے دہانہ کی قریب راستہ مین سرنگین بچہادین اور جب تک کہ یہہ وسٹرایر سرنگین لگاتا رہا دوسری جاپانی وسٹرایر ادہر اودہر دیکہہ بہال کرتے رہی اور اس دیکہہ بہال مین ہی ایک روسی وستہ ایر اونکی ہاتہہ لگ گیا جسکو وہین ڈبو دیا اسکی بعد ا؛ ی رات کی صبح یعنی ۱۲۔ اپریل کو ۶ بجے صبحکی وقت جاپانی کروزر جہازونکا ایک معمولی بیڑہ پورٹ آرتہر کے مقابل نمودار ہوا اسکو دیکھکر میکاروف فوراً معہ اپنی بیڑہ کی بندرگاہ سی باہر نکلکر جاپانی بیڑہ پر حملہ آور ہوا ادہر روسی قلعون سے بہی آگ برسائی جاتی تہی جاپانی بیڑہ نی اپنی سوچی ہوئی چال کے مطابق پس پائی شروع کی اسپر میکاروف نی جاپانی بیڑہ کا تعاقب کیا اور جب روسی بیڑہ دہانہ سے قریب ۱۵ میل کی دور نکلگیا تو اسکو ایک اور جاپانی بیڑہ نی جسمین ۲۹ جہاز تہی آن گہیرا یہہ دیکھکر میکاروف گہبرا گیا اور اگرچہ کچہہ تہوڑا سا مقابلہ بہی کیا مگر جاپانیونکی زد کی تاب نہ لاکر مجبوراً وہان سی پیچہی کو ہٹا اب جاپانیون نی اسکا تعاقب کیا اور خاص کر میکاروف کی ہیڈ کوارٹر والی جہاز پیٹرو پولوسکی نامی پر زیادہ دبا ؤ ڈالا روسی بیڑہ جبکہ بدحواسی کی ساتہہ دہانہ بندر مین داخل ہو رہا تہا کہ پیٹرو پولوسکی ایک جاپانی سرنگ سی ٹکرایا اور پاش پاش ہوکر معہ اپنی کل راکبونکی جنکی تعداد ساڑہی سات سو تہی اور جسمین قریب قریب اکثر افسر روسی شہزادہ تہی غرق ہوگیا

اور انہیں کے ساتھہ میکاروف بھی ڈوب گیا اسکے علاوہ ایک اور روسی جہاز بھی بیکار ہوگیا میکاروف والے جہاز کے ساری اسٹاف میں صرف گرانڈ ڈیوک سرل نہایت مجروح ہوکر معہ ۲۰ ملاحوں کے بچ گئے۔

دریائے یالوپرایک نہایت خونریز بری معرکہ

دریائے یالو جسکو روسیوں نے کوریا و منچوریا کی حد فاصل قرار دیا تھا اور جسپر مہینوں پہلے سے فریقین کی افواج کا جماؤ ہو رہا تھا آخر کار ڈیرہ مہینہ جانبین میں معمولی چھیڑ چھاڑ رہنے کے بعد ایک عظیم الشان معرکہ جدال و قتال بنگیا اور ۲۶-مئی کو جاپانی افواج نے ویجو کے قریب پیپونکا پل باندھکر یالو عبور کرکے روسی افواج پر حملہ کیا یہہ حملہ منگل کے دن جاپانیوں نے شروع کیا تھا اور لڑائی پانچ یوم تک برابر جاری رہی جبکہ لڑائی نہایت زور شور کے ساتھہ ہو رہی تھی کہ جاپانی امپیریل گارڈ اور دوم ڈویزن کے سپاہی شب یکشنبہ کو کشتیونکے پل سے دریا کے پار گئے اور روسیوں پر تین طرف سے حملہ کرکے بائیں جانب کے دستہ کا رخ پھیر دیا۔ صبح یکشنبہ کو جاپانی توپخانہ نے ساحل جنوبی پر دہاوا کیا اور تین طرف سے دشمن پر ایسا سخت حملہ کیا کہ آخر کار روسی بیدم ہو کر بھاگ نکلا اور ان ٹنگسین سے لائی آشوکن کو جو سڑک جاتی ہے اوسپہ جاپانی ۸ بجے تک بالکل قابض ہوگیا اور روسیونکی ۲۸ توپیں معہ گھوڑوں ۲۰-افسروں اور بہت سے سپاہیونکو گرفتار کرلئے۔ جسوقت جنوبی ساحل پر حملہ کیا جارہا تھا اسوقت تک جاپانی اگنبوٹونکا بیڑہ بھی بارٹیونکی مدد کر رہا تھا آخر کار اس معرکہ میں کامیاب ہوکر جب جاپانیوں نے اپنی پوزیشن کو مفتوحہ مقامات میں خوب مضبوط کر لیا تو ۲۹-اپریل کو بارہویں جاپانی ڈویژن نے مقام ساکوچن پر پل بناکر ۳۰-کی صبح کو اترنا شروع کیا اور ۱۰ بجے ۴ منٹ پر صبح کے وقت تمام موجودہ جاپانی سپاہ پل کے پار اوتر گئی اگرچہ اس موقع پر روسی چارطرف سے نہایت استقلال کے ساتھہ آگ برسا رہے۔ مگر جاپانی افواج نے جب اس گولہ باری کی پرواہ نہ کی تو مجبوراً روسی فوج نے سکوت اختیار کیا۔

چنانچہ اس جاپانی فتح کی تصدیق کی بابت جنرل کروکی کمان افسر یالو اپنی رپورٹ میں اسطرح رقم طراز ہیں کہ جاپانی مورچہ نے علی الصباح ۷ ½ بجے روسیونکی پوزیشن پر گولہ باری شروع کی اور اپنی مخالفونکی بہت جلد دانت کھٹے کردیے یعنے جاپانیوں نے پل سے اور پایاب گذرکر ۸ ½ بجے بلند پونسپر پوزیشن کی

اور ۹ بجے روسیون کو وہان سے مار کر نکالدیا روسیون نے بھاگتے ہوے دو جگہہ مقابلہ کیا - اور دست بدست لڑائی کی نوبت پہونچی اور اگرچہ روسی توپخانہ نے سخت حملہ کیا تھا مگر صرف ایک گھنٹہ کے اندر ہی روسیونکی قدم اوکھڑگئی اور چِن لن چینگ سی میکون کی شمال تک تمام علاقہ جاپانی افواج کے قبضہ مین آگیا -

اس ہی معرکہ کی نقصانات جانبین کی بابتہ یہہ ہی جنرل کروکی خبر دیتے ہین کہ کل نقصان کی تعداد یہہ تھی ۲۱۸ جاپانی بشمول ۵ - افسرونکی مارگئی اور ۷۸۳ جاپانی بشمول ۳۳ - افسرونکی زخمی ہوی - روسیونکی لاشین جو ہم نے دفن کین وہ ۱۳۶۳ تھین اور قیدیونکا شمار ۶۱۳ تھا جو مقتول یا مجروح روسی ساتھہ لیگئی وہ اسکی علاوہ ہین مال غنیمت مین ۲۱ - تین انچ کی جلد فیر کرنیوالی توپین اور آٹھہ تیز فیر کرنیوالی مشین توپین ۱۲۰۱ رنفلین ۶۳ گھوڑی اور کارتوس - گولی بارود کپڑون - خیمون کی بڑی مقدار ہماری ہاتھہ آئی ایک روسی مراسلہ اپنی نقصان کی تفصیل اسطرح تبلاتا ہی کہ ہماری ۷۰ - افسر اور ۲۳۲۴ سپاہی مقتول و مجروح ہوی -

ایکدوسری اخبار کی ذریعہ سی معرکہ یالو کی مختصر کیفیت حسب بیان جنرل کروکی

جنرل کروکی بیان کرتے ہین کہ انہین معرکو مین آخری دن یعنے یکم مئی کی سہ پہر کو روسیون نے اوس جاپانی فوج کا جو اونکا تعاقب کر رہی تھی نہایت ہی جان توڑ کر مقابلہ کیا جس سے جاپانیونکی نقصان مین اور تین سو آدمیون کا اضافہ ہوگیا اور اگرچہ روسی نہایت ہی دلیرانہ حملہ کرتے رہے مگر آخر کار روسی توپخانہ کی دو کمپنیون نے اپنی سپاہیون اور گھوڑونکا بہت سا حصہ تلف ہوجانی پر ہتیار ڈالدی اور امان کا سفید جھنڈا بلند کیا اور جب گرفتار شدہ افسرون سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ڈویژن کی اعلی افسر جنرل کشٹالنسکی اور ۱۱ و ۱۲ پیدل رجمنٹون توپخانہ بٹالین اور شارپ شوٹرون (جلد جلد فیر کرنیوالے) کے کمانیرونیز بہت سی اعلی افسر قتل و زخمی ہوی ہین -

اسی معرکہ کی متعلق جنرل کروکی و نیز ایک اور آفیسر نے بیان کیا کہ باستثناء ۵ - ۶ روسی پلٹین اور ۲ توپخانہ کی تمام روسی نہایت ہی بدحواسی اور بیقاعدگی سے پسپا ہوی یہان تک کہ وہ روسی باربرداری کی گاڑیان

چیز و خانہ بار تھی اپنا اسباب چھوڑ چھوڑ کر چل دئے۔

اور سب سے زیادہ شرمناک مثال بدحواسی کی یہہ ہے کہ روسی افواج کے ایک بڑے حصہ فوج نے ایک اپنی ہی مختصر دستی فوج کو یہہ سمجھکر کہ یہہ جاپانی ہین نشانہ بنانا شروع کر دیا جسمین ۸۰ روسی قتل و زخمی ہوے۔

اسی معرکہ کے متعلق ایک ورنامہ نگار نے مسمند جاپانی جنرل کروکی کے ہمراہ میدان جنگ مین موجود تھا لکھتا ہے کہ دریائی یالو دو میل مین پھیلا ہے مگر اس مین چند چھوٹے چھوٹے ٹاپو بنے ہوئے ہین۔ جن مین سے ایک ٹاپو ساحل ہنچوریا کے بہت ہی قریب ہے۔ اس ٹاپو مین جاپان کی دو رجمنٹین مقیم تھین۔ اور جب یکم مئی کو ان کے نام حکم پہنچا وہ فوراً دریا کو عبور کر کے پہاڑ کے ڈھلوان کنارے پر مور و ملخ کی طرح چشم زدن مین چڑھ گئے اور روسیون پر حملہ کر دیا۔ خشکی کی لڑائی جس کی ابتدا دریائے یالو کی جنگ ... سمجھہ لینا ... قت مین سے ہوجانیوالی نہین ہے۔ جیسے ۸ اور ۹ فروری کی جنگ مین کامیابی ہوگئی تھی دریائے یالو کی لڑائی۔ جو پہلی مئی کو ہوئی۔ اوس مین روسیون کے ۳ ہزار آدمی قتل ہوے۔ زخمیون کی تعداد علیحدہ ہے۔ جاپانیون کا نقصان سرکاری رپورٹ کے بموجب نو سو آدمیون کا بیان کیا جاتا ہے جس مین ۸۴ سپاہی اور افسر ہلاک ہوے ہین۔

جنرل بیرن اوکو

یہ وہ جاپانی سپہ سالار ہے جو پورٹ آرتھر پر حملہ کر رہا ہے۔ اور جس نے مندرجہ ذیل معرکہ کنچاؤ روسیون کے مقابلہ مین نہایت دلیری سے فتح کیا ہے اور اونسے ۸۲ ضرب توپ بھی چھین لی ہین اور ڈالنی جیسے مستحکم اور خوبصورت بندرگاہ پر بھی اسنے ہی قبضہ کیا ہے یہ جنرل سنہ ۱۹۰۳ع کے دربار تاج پوشی دہلی مین بھی جاپان کے طرف سے شریک ہونے کیواسطے ہندوستان آیا تھا اور دہلی مین مقیم ہوا تھا۔

کنچاؤ اور نان شان کا بری معرکہ

اگرچہ روسیون نے جزیرہ نمار لیاؤ ٹنگ (جس مین کنچاؤ اور نان شان واقع ہین) کے جنوب کی طرف سے جاپانی پیشقدمی روکنے کے واسطے ضرورت اور عام انسانی تدابیر سے زیادہ تیاریان کین تہین اور خلیج ٹالینوان کے جنوبی ساحل سمندر کے پہاڑیون پر بہت سے مضبوط مورچے دمدمے اور دھسنین وغیرہ بنائی تہین اور ان سب مین ایک مورچہ ٹالینوان کے مغرب جانب ایک پہاڑی پر مقام نان شان مین بڑا نہایت مضبوط بنایا تھا جہان برجون دیوارون دمدمون اور قلعون مین رائفل چلانیکے واسطے سوراخ بنائے تہے اور بہت سی سرنگین اور صدہا تار جاپانیونکو الجہاکر گرانیکے واسطے لگائے تہے اور اسیطرح کی مضبوط مورچونکی ایک لائن خلیج ٹالینوان سے لیکر شمال کی جانب ٹالینوان شہر کی آبادی تک چلی گئی تھی۔

مگر یہہ ساری مضبوطی اور صناعی جو کچہہ روسیون نے اپنی حفاظت کے واسطے کی تہی جانباز اور بہادر جاپانیون کی مآل اندیشی اور بیجگری کے سامنے کچہہ کام نہ دے سکا اور جاپانیون نے اس معرکہ مین روسی دمدمون اور دھسنونکے مقابل فدایان ملک کے جسم کی دیوارین بناکر روسیون کو تبلا دیا ہے کہ سچی بہی خواہ ملک قوم بہادر اپنی گوشت کی دیوارون سے وہ کام لیتے ہین جو کبہی کم اندیش لالچ کے بندے دھسنون اور مورچون سے نہین لے سکتے۔

چنانچہ جاپانی جنرل اوکو اس لڑائی کے متعلق بیان کرتا ہے کہ ہماری فوج نے ۲۵ مئی ۱۹۰۴ء کو آدہی رات کے بعد روسی افواج مقیم کنچاؤ پر اسطرح حملہ کیا کہ جاپانی فوج کی چوتہی ڈویزن نے داہنے (میمنہ) طرف اور تیسری ڈویزن نے بائین (میسرہ) جانب اور پہلی ڈویزن نے سنٹر (قلب) مین صف آرا ہوکر روسی افواج پر رات کی اسی اندہیری مین کہ جب ہاتہہ کو ہاتہہ نہ سوجہے حملہ شروع کیا اور بہت تہوڑے عرصہ مین کنچاؤ پر قبضہ کرکے صبح ۵ بجے ہماری توپخانہ نے نان شان پر گولہ باری کرنی شروع کی اور ادہر ایک جاپانی افسر چار جنگی جہازات لئے ہوئے خلیج کنچاؤ مین موجود تہا جسنے جہاز دنبر سے گولہ مارنا شروع کیا جانبین سے قریب ۳ گھنٹہ کے نہایت شدومد کی دہوان دہار گولہ باری ہوئی مگر اسکے بعد روسی توپخانہ کی گولہ باری کچہہ مدہم پڑی جسسے یہی لڑائی مین تخفیف ہوئی ہے کہ ہماری پیدل فوج آگے بڑہی اور روسی مورچون سے ۴-۵ سو گز کے فاصلہ پر جا پہونچے۔

نقشہ جسمیں صرف میدان جنگ دکھلایا گیا ہے

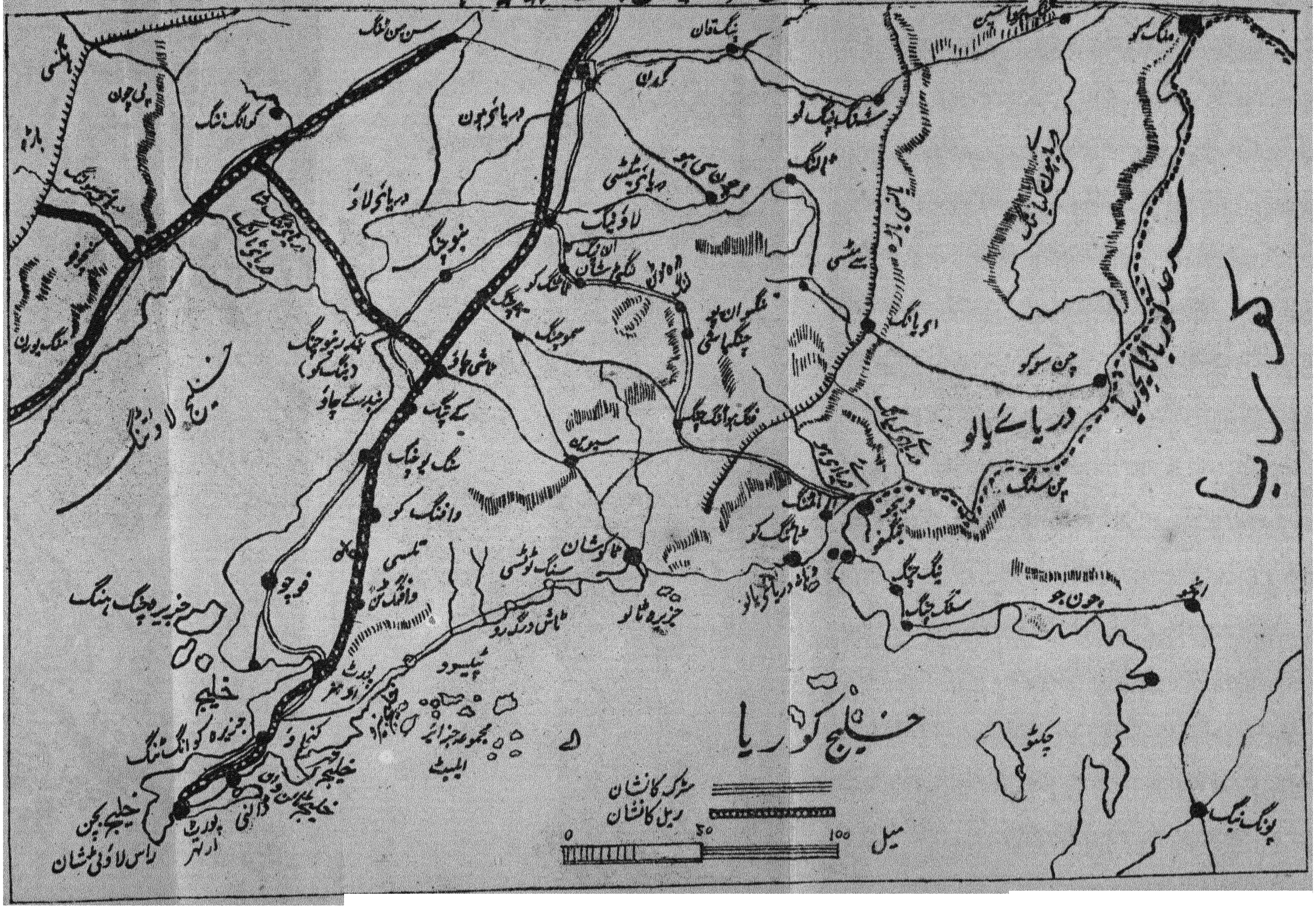

اور اگرچہ ۱۱ بجے دن کو تمام روسی قلعون سے گولہ باری ہونا بند ہوگیا مگر روسی پیدل پلٹن نہایت سینہ زوری اور بہادری سے جم کر مقابلہ کرتے رہے - یہہ نہایت نازک وقت تھا اگرچہ ہماری توپون نے سخت گولہ باری کی مگر روسیون کے مضبوط اور مستحکم دمدمون اور مورچونکو ۵ بجے شام سے پہلے کچھہ نقصان نہ پہونچا سکی - ہان ۵ بجے شام کو بڑی کوششونکی بعد ایک رخنہ پیدا ہوا جس سے ہماری پلٹن بڑہی مگر اسی عرصہ مین تیسرا ڈویژن اتنی آگے نکل گیا کہ روسیون نے اوسکو چارون طرف سے گھیر لیا اور بائین میمنہ کو مدد پہونچا کر ۲ توپخانونکی ذریعہ سے دو طرف سے ہماری تیسرے ڈویژن پر جا پڑنا چاہا - اتفاق سے ہماری باٹریونکی پاس بارود کا ذخیرہ بہت تھوڑا رہ گیا تھا اور توپونکو ہٹا لینے کی فکر کرنی لگی تھین اسپر ہمنی تمام قوت کو یکجا کرکے نان شان پر ایک سخت دہاوا کرنے کی کوشش کی اور فرسٹ ڈویژن کے پیدلون نے نہایت بہادری کے ساتھہ روسیونپر دہاوا کیا مگر روسیون کی گولہ باری نے انکو سخت نقصان اوٹہانیکی بعد آگے بڑہنے سے روک دیا - ہماری خوش نصیبی سے اسوقت پھر ہماری جنگی جہازون نے تلین کیچاوسے گولہ باری شروع کردی اور ہماری چوتھی ڈویژن نے اپنی جانین ہتیلی پر رکھکر روسی فوج کی میسرہ پر حملہ کیا اور انکو پسپا کرتے ہوئے اوپر کو پہونچ گئے اور پہاڑی پر قبضہ کرلیا - یہہ دیکھکر اور دوسری ڈویژنونکی ہمت بھی بڑہ گئی اور وہ سب کے سب اپنی ہی مقتول نعشون پر سے کود کود کر جسطرح بھی ممکن ہوسکا خندقون اور دمدمونکو طے کرکے روسیون پر ٹوٹ پڑین اور تلوارون پستولون اور سنگینون سے دست بدست مقابلہ ہونے لگا اس دست بدست کے مقابلہ سے روسیونکے پیر اوکھڑ گئے اور وہ بڑی گھبراہٹ کے ساتھہ جنوب کی طرف بھاگ گئے جاپانیون نے دور تک انکا تعاقب کیا اور بذریعہ توپونکے بھی اونپر گولہ باری کی گئی ان تمام جان توڑ کوششون کے بعد آخر کار میدان جاپانیون کے ہاتھہ رہا مال غنیمت مین علاوہ اور بہت سے سامان کے ۸۲ توپین اور بہت سی رائفلین - اور کارتوسونکا بڑا ذخیرہ جاپانیونکے ہاتھہ آیا اور وہ نعرہ شادمانی بلند کرتی ہوئی میدان جنگ مین اطمینان سے ٹھیرے -

اس لڑائی مین جاپانیونکے مقابلہ پر روسیونکی ایک ڈویژن فوج اور توپخانہ کے ۲۱ آدمیان تھین کل روسی فوج کی تعداد اسوقت ۲۰ ہزار تھی

ایک اور جاپانی ذریعہ سے جنگ کنچاؤ نان شان کے حالات

غنیم نے نان شان کے دمدمونکی گرد کئی پوشیدہ خندقین بنائی تھین اور بہت سے مستحکم دمدمونکے آڑ مین سینہ سپر ہوکر

مقابلہ کرتی رہی مگر متواتر حملون کے بعد آخر کار ہم اوسپر جا پڑے اور دشمن کونان کو النگ کی طرف کو بھگا دیا یہ سخت لڑائی ۱۶ گھنٹہ تک جاری رہی جاپانی اگنبوٹون سے بھی خلیج کنچاو مین سے روسیون پر گولہ باری کی جو کائی اگنبوٹ کا کپتان مارا گیا اور ۹۔ اور آدمی بھی زخمی و ہلاک ہوے کشتیونکو بھی خفیف صدمہ پہونچا ہماری پیدل توپخانہ اور سفر مینا کی ایک دستہ نے ۲۵ کی شام کونان کوالنگ پر قبضہ کرلیا غنیم پورٹ آرتھر کیطرف بھاگا اور جلتی وقت شان سلیا اور ریلوی اسٹیشن واقع شمال و مشرق ڈالنی کو آگ لگا گیے دشمن نے میدان مین علاوہ ۶۸ سولاشونکی ۵۰ ضرب توپ اور بہت سا سامان بھی چھوڑا ہمارا نقصان قریب ۳ ہزار کے جا پہنچا گیا ہی

اسی معرکہ کی مزید تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے کہ ۲۵ مئی کو ½ ۲ بجے رات کے جاپانیون نے حملہ شروع کیا روسیون کی دمدمے اور مورچے نہایت پایدار تھے اور اوسکی توپ خانہ مین ۵۰ چھوٹی بڑی اور ۲ بہت بڑی توپین موجود تہین۔ پیدلونکی کمپنیونکو روسیون نے مٹی ہوی خندقونمین صف باندھکر کھڑا کردیا تھا جنکی بندوقونکی منہ دہنسون اور دیوارونکی سوراخون مین کو نکلی ہوی تہی روسیونکی مشین توپین بھی عمدہ جگہ پر لگی ہوی تہین اور روہ نہایت ہی مردانگی کے ساتھہ جاپانیون کا مقابلہ کرتی رہی۔ جاپانیون نے بھی اپنی تمام میدانی توپونکا رخ دہنسونکی طرف کردیا تھا اور نہایت زور شور کے ساتھہ آگ برسانے لگے تھے کہ دفعتاً خودبخود ۱۱۔ بجے دن کے قریب روسی توپخانہ نے خاموش ہونا شروع کردیا اور تیز فیر کرنے والی توپونکو روسی اس سے پہلی ہی کوان لنگ کو لیگئی تھی جہان سے رات ہونے تک وہ فیر کرتے رہے آخر کار کئی دفعہ حملہ کرنے کے بعد ایک حملہ جو شام کے وقت جاپانیون نے سخت توپونکی مار مین کیا اوس مین وہ کامیاب ہوگئے اور اسی حملہ کی تاب نہ لاکر روسی بھاگ نکلی اور ایسی بدحواسی کے ساتھہ بھاگے کہ تمام توپین جو دہنسون پر چڑہی ہوی تہین چھوڑ گئے اس حملہ مین جاپانیونکی خوش قسمتی سے اونکو وہ سرنگین نظر پڑگئین جو روسیون نے نان شان کے شرقی دامن مین لگائی تہین جنکی تار فوراً اونہون نے کاٹ دے ورنہ خدا جانے کسقدر جاپانی ضائع ہوجاتے

خلاصہ رپورٹ روسی جنرل اسٹوئیل

جنرل اسٹوئیل گورنمنٹ روس کو اطلاع دیتا ہی کہ نان شان کی لڑائی مین جاپانی فوج کے گولہ باری خصوصاً

جاپانی اگنبوٹون اور تارپیڈو کشتی کی گولہ باری نے روسی توپخانہ کی پارٹیونکو بالکل نکما اور خراب کر دیا اور اگرچہ ہین ژنان شان خالی کر دینے سے پیشتر ہی وہان کی موجودہ توپونکا اڑا دینے کا حکم دیا تہا مگر موقع ایسا آن پڑا کہ بغیر میری حکم کی پوری تعمیل کی ہوئی روسی فوج کو پیچہے کو پسپا ہونا پڑا اور نانافانشین[1] مین جو کچہہ میگزین ہمراہ تہا وہ سب اوڑا دیا گیا اور اوس مین سے کچہہ بہی جاپانیونکی ہاتہ نہ آیا۔

ڈالنی کا اہم روسی اسٹیشن

اقصائے مشرق کی تین اہم ترین روسی فوجی اسٹیشنون مین ایک بندر ڈالنی بہی تہا جو اپنی فوجی اہمیت کی لحاظ سے روسیونکا ایک نعمت غیر مترقبہ تہا اور جسکو فوجی اسٹیشن بنانی پر روسیون نے چالیس لاکہ پونڈ سے زیادہ صرف کیا تہا اور حقیقتاً بہی وہ خلیج ٹالیوان پر واقع ہونے سے (جو نہایت گہیرا اور محفوظ مقام ہے) نہایت ہی مستحکم اور مضبوط مقام شمار کیا جاتا تہا لیکن جزیرہ نما لیاوٹنگ کے معرکہ کنچاؤ و نان شان کے ساتہہ ہی اسکی تقدیر کا بہی فیصلہ ہوگیا کیونکہ روسی اس سراسیمگی کے ساتہہ کنچاؤ پر لڑنے کے بعد پورٹ آرتہر کی جانب بہاگے کہ وہ ڈالنی جیسے مضبوط بندر کی بہی حفاظت نہ کرسکے اور بجز اسکے کہ ڈالنی کی خوبصورت عمارتونکو جہان تک ان سے بن پڑا شکستہ اور خراب کر کی چہوڑ جاوین اور کچہہ نہ کرسکی چنانچہ ۳۰- مئی ۱۹۰۴ع کو جاپانیونکی فتحمند جنرل آکو نے بلاکسی خاص مزاحمت کی ڈالنی پر قبضہ کرلیا اور اوسکو تفتیش سے معلوم ہوا کہ بندرگاہ اور ڈاک یارڈ اور پل یا گودام وغیرہ سب اچہی حالت مین ہین ہان ایک سب سے بڑی ستونکو روسی توڑ کر خراب خستہ کر گئی تہی سو سے زیادہ گودام بارکین ٹیلیگراف آفس ریلوی اسٹیشن بہی صحیح وسلامت رہی لیکن ڈالنی کی قرب وجوار کے چہوٹی چہوٹی ریلوی پلونکو روسی توڑ گئے اور جہیٹی دخانی کشتیونکو بہی بہاگتے وقت روسی غرق کر گئے تہے

اس روسی شکست پر ایک سرسری نظر

قبل از جنگ جبکہ فریقین کے امور متنازعہ طے نہ ہونی سے آثار جنگ پیدا ہوتی جاتی تہی تو معاملات کے بڑی بڑی مبصر

[1] نافانشین کنچو سے ۵ میل بجانب جنوب پورٹ آرتہر ریلوی کا ایک روسی اسٹیشن ہے ۱۲

قبل از وقت اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تمام روسی و جاپانی وسائل کا موازنہ کر کے روسی پلہ کو بھاری تبلاتے تھے
اور آخر کار جسوقت کہ ۵ فروری کو پورٹ آرتھر پر پہلا کامیاب جاپانی حملہ ہوا تو اسکو روسی ایک دزدانہ فعل
تبلاتے تھے اور ساری دنیا کا یہہ ہی خیال تھا کہ اس پہلے حملہ مین جاپانیون نے روسی ناطیازیون سے فائدہ اٹھایا ہے
ورنہ جاپانی روسیونسے بمشکل فتحیاب ہو سکینگے۔

اسکے بعد جب پے در پے جاپانی فتوحات مشرقی سمندرون مین ترقی کرتے گئے تو روسی و فرنچ اخبارات ونیز دیگر
بڑے بڑے مدبرون نے یہہ خیال ظاہر کیا کہ جاپانی چونکہ ایک قدرتی ملاح واقع ہوئے ہین لہذا سمندر مین اونپر روسی
غلبہ نہین پاسکتے مگر وہ خشکی مین جاپانیون سے اپنا بدلہ لے لینگے کچھ لوگ روسی افواج مین لائق افسرونکی کمی مقدار
تھوڑی پر ان شکستون کا انحصار کرتے رہے۔

اور جب وہ وقت آگیا کہ خشکی مین معرکہ آرائی کی نوبت پہونچ گئی اور بڑے معرکون مین بھی روسی افواج ہی کو
زک اوٹھانا پڑی تو روس کی طرف دار اہل قلم و اخبارات یہہ کہنے لگے کہ ان مقامات پر روسیون نے اپنے
پوزیشن کو قصداً مستحکم نہین بنایا تھا اور وہ آیندہ دوسرے مناسب موقع پر جاپانیون سے جم کر جنگ کرینگے زیادہ تر
مبصرین کا خیال تھا کہ دریا ریالو پر روسی افواج جاپانیون سے جم کر لڑینگے مگر جب دریا ریالو پر بھی جاپانیونکی
مردانگی اور جان فروشی نے روسیونکے قدم اوکھاڑ دئے اور وہ شکست فاش کھا کر پسپا ہوئے تو روسی و فرنچ اخبارات نے
یہہ بیان کیا کہ اگرچہ یالو پر روسیون کی پوزیشن نہایت مضبوط تھی مگر چونکہ وہ تعداد مین جاپانیون سے کم تھے لہذا اونھون نے
جاپانیون کے مقابلہ سے ہٹ آنا ہی مناسب خیال کیا کیونکہ وہ یالو کو ہرگز اپنی حفاظتی لائین بنانا نہین چاہتے تھے
بلکہ انکا منشا صرف یہہ تھا کہ جب تک ممکن ہو جاپانیونکو عبور دریا سے روکا جاوے اور اس عرصہ مین دوسرے محفوظ
مقامات کی حفاظت کا انتظام کیا جاوے اسی وجہہ سے جب جاپانیونکا زیادہ دباؤ پڑا تو وہ ہٹکر اپنے محفوظ موقعونپر چلے گئے۔
یہانتک تو تمام روسیونکی طرف دار پارٹی کی حیلہ جوئی ایک حد تک قابل قیاس و قرین عقل رہی بھی مگر کچھ زمانہ شان
کے معرکونکی جاپانی فتوحات نے خود روسیون و نیز اونکی طرف دارون سے اون تمام عذرات کی قلعی کھولدی
جو وہ ہمیشہ کرتے چلی آتی تھی اور اب بجز بزدلی اور ناعاقبت اندیشی کے اور کوئی کافی وجہہ نہین پائی جاتی جو وہ لوگ
یہہ کہہ سکین کہ اس سبب سے روسی کیوں پیچھے ہٹ گئے کیونکہ نان شان اور کیچاؤ دونون موقعون کو روسیون نے ایسا

محفوظ کرلیا تھا کہ اوس سی بہتر استحکام انسانی تدابیر سی باہر سے ہے۔ تارونکا جال پورنی سرنگین لگانی خندقین کہودنی دہنسون دمدمون اور مورچون کی بانہنی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا تہا اور تمام مورچونپر معقول توپین چڑہا رکہین تہین کماہون مین بہت سی جوان اوتار دئی تہی جو سوراخون مین گوگولیان مارنیکو موجود تہی۔

اس تمام روسی حفاظت کی مقابلہ مین جاپانی افواج نے اپنی جسم کی دیوارین بناکر اور اپنی پیدل افواج کو روسی باڑہونکی پناہ بناکر روسیونپر حملہ کیا۔ اور اون سے نہایت مردانہ وار کہلی میدانون مین مقابلہ کرکے اپنی شجاعت اور بیجگری کا سکہ روسیونکی دلونپر جما دیا اور اونکو تبلا دیا کہ ایک سچی ہمدرد ملک وملت اور ذاتی شجاع قوم کی مقابلہ مین خود غرض وحریص قوم گو کتنی ہی حفاظت ومضبوطی سے کام لی کبہی سرسبز نہین ہوسکتی اب اس موقع پر اگر مخالفین جاپان کوی وجہہ اس شکست کی تبلا سکتی ہین تو وہ شاید یہہ ہو کہ روسی افواج نے کینچو کی فوج کو تنہا چہوڑ دیا ورنہ جاپانی شاید اتنی جلد حملہ پر نہ امادہ ہو جاتے اور غالباً وہ ایسی محفوظ مقامات بحالت امداد روسی افواج روس فتح بہی نہ کرسکتی مگر یہہ حیلہ بہی کچہہ کارآمد نہین ثابت ہوسکتا اور وہ خود روسیونکو ہی کم بین کوتاہ اندیش نا مدبر ثابت کرتا ہی کیونکہ کینچو کی فوج کو تنہا چہوڑنا جنرل کروپاٹکن (جس کی مفصل سوانحعمری ذیل مین درج کی جاتی ہی) اور اوسکی ماتحتون کی غلطی کا نتیجہ ہی اور اس فروگذاشت سی فائدہ اوٹہانا جاپانیونکی وسیع النظری اور کمال دانشمندی مآل اندیشی ہی کیونکہ اس موقع پر حملہ کرنی مین اگر کوئی بات جاپانیونکی حسب مراد تہی تو وہ صرف یہہ تہی کہ روسیون کو کسی طرف سی مدد نہین پہونچتی ہی ورنہ تمام باتین اونکی خلاف تہین۔

روسیونکی جنگی لارڈ کروپاٹکن کی سوانحعمری

اقصائی مشرق مین اسوقت جو روسی سپہ سالار جاپانیونکی مقابل سر کو کفن باندہی ہوی نبرد آزمائی کر رہا ہے وہ الکسی نیچوسلے وچ کروپاٹکن ہی جسکی فوجی زندگی کی ابتدا ۱۸۶۶ء کی عہد سی شروع ہوتی ہی جبکہ اس کے فوجی زندگی کی شروعات کا زمانہ تہا تو روس آج ہی کل کی طرح اوسوقت بہی مشغول کار تہا اور اوس زمانہ مین روسی سپاہیون و مدبرونکو خواب مین بہی ایشیا کی طرف بڑہنی سلطنت حاصل کرنی کا نظارہ دکہائی دیتا تہا ایشیا کی طرف بڑہی بڑہی راستہ روس کی قبضہ مین تہی۔ اور کوہ قاف کی فتح ہونیوالی تہی تاشقند فتح ہو چکا تہا۔

اور اسکی خوشیان منائی جارہی تھین۔ امیر بخارا جس نے دو انگریزی افسرون کو مینار سے گروا کے ہلاک کروا دیا تھا چالیس ہزار آدمیون کے ہمراہ روسیون سے ہم نبرد تھا۔ جنکو سات روز کی اٹل جنگ کی بعد شکست ہو چکی تھی ان تمام حادثات اور واقعات مین کوروپاٹکن کے لئے جنگی تجربات حاصل کرنیکا پہلا موقع تھا۔ مگر محض اسکی بہادری کیوجہ سے ترکستان کی دار الحکومت سمرقند کے فتح ہونے کے بعد یہ جنگجو سپاہی سب لفٹنٹ کے عہدہ سے لفٹنٹ بنا دیا گیا اور اسے دو تمغے بھی دئے گئے۔ کوروپاٹکن کو جس نے ان لڑائیون مین اچھا نام پیدا کرلیا تھا ابھی جنگ کے متعلق بہت کچھ معلومات حاصل کرنی تھین۔ اس لئے اوسے اول مقام برلن جانے کی اجازت دیگئی جہان سے تعلیم پانے کے بعد وہ فرانس کی دار الحکومت پیرس مین پہنچا۔ یہان اس نے سلطنت کی ایسی خدمت کی۔ کہ اسے فرانس کبھی نہین بھولیگا۔ فرانس مین کوروپاٹکن مارشل ماکماہن سے ملاقی ہوا۔ اور اسے فوج پیادہ کی ترتیب مین قابل قدر امداد دی۔ جب یہ ممالک غیر سے روس کو واپس آیا اسوقت ترکستان کیطرف جنگ ہو رہی تھی اس جنگ مین جس کے اخیر مین روس کو فتح ہوئی اور توقند ترکستان کے ملحق کرلیا گیا۔ کوروپاٹکن جنرل اسکوبلیف کے اسٹاف کا سردار تھا۔ یعقوب تک سے سرحدی تنازعہ کے انفصال کے لئے بھیجا جانے پر اسکی شہرت اور بھی ہو گئی اور اس نے اپنا کام نہایت ہوشیاری سے انجام دیا اور سال بھر مین سارا کام پورا کرلیا۔ واپسی مین اس نے کاشغر کے حالات پر ایک کتاب تحریر کی اور جغرافیائی سوسائٹی سے سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ پلونا کی مشہور جنگ مین یہ جنرل اسکوبلیف کا دایان ہاتھ تھا۔ اور اس جنگ مین جس شخص پر یہ مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی انجام دہی اسی کا کام تھا۔ اسکوبلیف کا ایک مرتبہ کا بیان ہے۔ ہمین پلونا کی جنگ یاد کرنے کی ضرورت نہین۔ پلونا کے دروازہ کے اندر اور اسکے باہر جو کام کئے گئے وہ بالکل تعجب خیز تھے۔ تین ہزار روسی ایک گنبد مین عثمان پاشا کو پسپا کرنے اور ترکون کو گرفتار کرنے کی کوشش مین کھیت رہے۔ اسکوبلیف کے اسٹاف مین صرف کوروپاٹکن ہی ایک افسر تھا۔ جو زندہ رہ گیا تھا۔ اس جنگ مین اس نے بڑی بہادری سے کام لیا۔ مگر سر پر ایک زخم آنے کی وجہ سے مہینہ بھر تک شفاخانہ مین پڑا رہا اس جنگ مین ترکون نے جنرل اسکوبلیف کو بھی پسپا کر دیا تھا۔ اور آٹھ ہزار روسی میدان جنگ مین ہلاک ہوئے تھے۔ اور چند ہزار جاڑے سے مر گئے تھے۔ مگر بالاخر پلونا پر روسیون کو فتح ہوئی۔ اور بارہ ہزار ترکون نے ہتھیار ڈالدئے۔ اس لڑائی مین اسنے

قلعہ کو اندر جانے کے لئے ایک سرنگ کھدوائی تھی - جو جنگ فتح ہونے کی بڑی موئد ہوئی - اور اس نے
اسکی شہرت کو اور بھی بڑھا دیا - ایشیا کی جنگون کی طرف روسی مہمون کے بھیجے جانے کے زمانہ سے کوروپاٹکن کی
زندگی مین انقلاب پیدا ہوگیا - اور اس کو فوجی خدمات سے علیحدہ کر کے ٹرانس کیسپیا کی گورنری پر مقرر
کر دیا گیا - جہان اسنے تھوڑے ہی مدت کے ملک مین ریل سڑکین - گرجا گھر - بنک اسکول جاری کئے - روئی کی کاشت
شروع کرائی - اور تھوڑے ہی عرصہ مین ایک بڑی بھاری شائستگی کو ملک مین پھیلا دیا - گورنری کے عہدہ پر
آٹھ برس رہنے کے بعد یہہ مقام سینٹ پٹیرزبرگ مین فوجی انتظام کے لئے پھر بلایا گیا - اور گورنمنٹ نے ایک ایسے جنگی
کل کا انتظام جس پر ۰۵ ۰ ۳ ملین اسٹرلنگ سالانہ خرچ کرتا ہے - اس کے سپرد کر دیا -

کوروپاٹکن روسی مدبرون کی عمرون کی
لحاظ سے ابھی نوجوان ہے اسکی عمر ۵۶ سال کی ہے

جنرل کروپاٹکن روسی کمانڈر
بری افواج متعینہ اقصائی مشرق

اور وہ ایسا مستقل مزاج ہے کہ کسی سنگین سے سنگین واقعہ سے
بھی کبھی پریشان نہین ہوتا پانچ سال کا عرصہ ہوا
کوروپاٹکن کو ایک صبح یہہ خبر ملی - کہ سینٹ پٹیرزبرگ
اور ٹولن کا میگزین - ۲۴ گھنٹہ کے عرصہ مین جلا دیا
جائیگا ٹولن اسکے حلقہ مین نہین تھا - یہ خبر پاتے ہی وہ
فوراً سینٹ پٹیرزبرگ پہنچے اور افسرون اور آدمیون کو
بلا کے سر ایک چیز کو ملاحظہ کیا اور جب اسے یہہ معلوم
ہوگیا کہ سب چیزین ٹھیک مین تو اسنے اس خوشی مین - ہر
شخص کو ۳ روز کی چھٹی دیدی میگزین کے گرد خندقین
کھدوادی گئین اور محافظین کی تعداد مین اضافہ کر دیا گیا - غرض کہ سینٹ پٹیرزبرگ کا میگزین اسکے فوراً انتظام کر دینے سے محفوظ ہوگیا
دوسری صبح کو معلوم ہوا کہ افواہ ٹھیک تھی اور یہ کہ ٹولن کا میگزین پھونک دیا گیا - نپولین کا مقولہ ہے کہ جنگ مین بہت سے نکمے آدمی کچھ نہین
اور ایک لائق آدمی سب کچھ ہے

خاتمہ اور آخری التماس

مین قبل اسکی کہ اس حصہ کو ختم کرون اس امر کا اظہار کر دینا ضروری خیال کرتا ہون کہ چونکہ اقصائے مشرق کی جنگ کے متعلق ہر دو نبرد آزما حکومتین ہر ایک قسم کی فوجی کارروائی نہایت احتیاط اور اخفا کے ساتھہ کرتی ہین اور قریب قریب تمام ولایتی اخبارات کے کارسپانڈنٹ دہاوا کرنی والی افواج سی علیحدہ دور شنگھائی وغیرہ مقامات مین پڑی ہوئی خبرین گھڑ رہی ہین اور جو شاذونادر معدودے چند نامہ نگار میدان جنگ مین موجود بھی ہین تو وہ بھی بغیر استمزاج اوس کمان افسر کے جسکی اسٹاف کے ساتھہ وہ ہین کوئی خبر باہر نہین بھیج سکتی ان تمام وجوہات سے خبرونکی آمد کچھ اس مہمل طریق پر واقع ہوتی ہے کہ جو خبر آج ایک اخبار مین درج ہوتی ہی کل اوسکی تردید ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت مین تازہ صحیح خبرونکا بہم پہونچنا اگرچہ ایک دشوار امر ہے تاہم مین نے قرین قیاس اور بالکل صحیح خبرونکی بہم پہونچانے مین بے انتہا کوشش کی ہے اور حتی الامکان تمام اون خبرون سے پرہیز کیا ہے جنکی صحت مین کسی قسم کا بھی شک واقع ہوا ہے علاوہ اسکی ابتدا سے ترتیب کتاب مین تمام حل طلب امور اور نہایت کارآمد معلومات کے فراہم کرنے کا خاص خیال رکھا ہے تاکہ بروقت ملاحظہ ناظرین کو کسی قسم کی اولجھن اور بے لطفی نہ محسوس ہو۔ ہان میری ناواقعت علالت نے اس کتاب کو قبل از وقت ختم کرنے پر مجھکو مجبور کر دیا لہذا ماہ مئی ۱۹۰۴ء تک کے واقعات کو بکمال شکل اس حصہ مین درج کر کے ختم کرتا ہون اور ناظرین کے حوصلہ افزائی کی بھروسہ پر وعدہ کرتا ہون کہ دوسرا حصہ جو انشاءاللہ عنقریب طیار ہو کر شایع ہو جاویگا اوسمین اور بہت سے خاص امور کو مدنظر رکھکر ناظرین کی دلچسپی بڑہانیکا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

نوٹ دوسرا حصہ جسکی قیمت ۱۰ ار علاوہ محصول ڈاک رکھی گئی ہی اور جو عنقریب چھپکر شایع ہو جاویگا پیشگی درخواست کرنیوالے اصحاب کو معہ محصول و فیس منی آرڈر ۱۰ ار مین روانہ کیا جاویگا۔

ختم

کاپی نویس محمد عبدالعزیز رامپوری

بالکل نایاب کتابین

انوری پیاری ناظرین اگر آپ کسی حسرت نصیب پری جمال کو نازک نازک ہاتھون سے ننھا سا دل سنبھالے اپنی مصیبت کا اظہار کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہین تو ہمارا اوّل تصنیف ایک اچھوتا ناول دیکھئے جس مین ایک سچی اور پاک محبت کا نوعمر نانی کی نگیون کے ساتھ ایک نہایت عمدگی سے دکھایا گیا ہے پتھر کا دل رکھنے والا بھی دونون ہاتھ کلیجے پر رکھکر پڑھیگا اور بہت جلد رنگ لگا ہے۔ قیمت کچھ بھی نہین صرف ۱۰؍ معہ محصول ڈاک ہے۔

مکمل مفصل **تاریخ جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ء** جو باحتیاط تمام کامل تاریخی حیثیت سے تاریخوار بلا مبالغہ بصداقت واقعات کو لحاظ رکھکر پوری ۳۰۰ تین سو باریک ہر مضمون عنوان پر چھاپی گئی معہ نقشہ سلطنت عثمانیہ رنگین و مفصل و گریٹ و تصاویر کمانڈران شبیہ سلطان المعظم قیمت فی جلد سنہری ۱۲؍

یادگار امیر یعنے ترجمہ سوانح عمری نوشتہ خود ضیاء الملتہ والدین حضرت امیر عبدالرحمن خان مرحوم فرمانروای کابل قیمت ۱۲؍

انگریزی خالق باری لڑکون اور نوجوان طلبہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ جسمین ۴۰۰ سے زیادہ اشعار قریب ۱۴۰۰ انگریزی اور اتنی ہی اردو الفاظ نہایت مناسب ترتیب و خوبی کے ساتھ درج کئے گئے ہین جو بہت جلد روزمرہ بہ آسانی حفظ ہو کر ضروریات روزمرہ کو بخوبی پورا کر سکتے ہین قیمت فی جلد ۴؍

کتاب زندہ فوٹو یعنے سیر دو عالم۔ ایک بڑی عامل کی تصنیف علم مسمریزم مین نادر الوجود ذخیرہ۔ اس سے بہتر دوسری کتاب آجتک شایع نہین ہوئی ہے قیمت صرف ۱۲؍

خالد بن ولید حضرت خالد بن ولید سیف اللہ مسلمانون کے مشہور سپہ سالار کے حالات مختلف اسلامی تاریخون سے مولوی کرم الٰہی صاحب صوفی نے بڑی محنت اور لیاقت سے مرتب کئے ہین۔ تاریخ اسلام کے اس نہایت پرجوش اور خالص اسلامی حمیت کے زمانے کے حالات اور مختلف مہمات فوج کشی اور میدان ہائے کارزار کا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے۔ مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱۸؍ علاوہ محصول ڈاک۔

ہمارا قیصر ہمارے شہنشاہ جہاہ بادشاہ انگلینڈ و قیصر ہندوستان ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ کی زندگی کے حالات بچپن سے زمانہ تاج پوشی تک نہایت ہی عمدہ اور معقول پیرایہ مین بڑی وضاحت کے ساتھ درج کئے گئے ہین۔ اردو زبان مین اس سے پہلے کوئی کتاب شاہ ممدوح کے حالات کی نہین چھپی حجم (۱۱۲۴) صفحہ قیمت ۱۲؍

اکسیر باہ اسکا نام ہی آپ کو بتلا دیگا کہ یہ کتاب کس قسم کی ہے۔ صرف یہ بتلانا ہمارا فرض ہے کہ یہ کتاب بھی دہلی کے نامی حکیم نذیر احمد خانصاحب کی تصنیف سے ہے۔ حصہ اول مردون سے۔ اور حصہ دوم عورتون سے متعلق ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۵؍ علاوہ محصول ڈاک۔

جنگ اجنادین فتح دمشق اسلامی جبروت اور شجاعان اسلام کے نمایان کارنامے اگر آپ کو ملاحظہ فرمانا منظور ہون تو اس کتاب کو منگوا کر ملاحظہ فرمائیے قیمت فی جلد ۶؍ علاوہ محصول ڈاک۔

نسخہ اکسیر

کیا ہے

نسخہ اکسیر علم طب مین اپنی طرز کا سب سے پہلا رسالہ ہے۔ جس مین جمیع امراض متعلقہ جسم انسان کی علامتین نہایت شرح کے ساتھہ درج کی گئی ہین

نسخہ اکسیر تشخیص امراض کا ایسا عمدہ آلہ ہے کہ جسکے پڑھنے کے بعد ہر اردو خوان شخص بڑے بڑے امراض کی تشخیص مین کمال حاصل کر سکتا ہے۔

نسخہ اکسیر کا خاص کر اون اصحاب کو اپنے پاس رکھنا فرض ہے جو شہرون سے علیحدہ جنگلون میدانون۔ بنون یا ایسے دیہاتون مین دورہ کرتے خواہ سکونت پذیر ہون جہان نہ تو یونانی دواخانہ ہو۔ نہ انگریزی مڈیکل حال کیونکہ اس مین تمام امراض کے ایسے نسخجات جو صرف اون بناتاتی اجزاء گھاس۔ پتے۔ پھل۔ پھول۔ پہاڑ جڑی۔ بوٹی۔ سے مرکب ہین جو جنگل۔ میدان۔ گانون قصبہ وغیرہ ہر مقام پر بسہولیت تمام دستیاب ہو سکین

نسخہ اکسیر جن اصحاب کے پاس ہو اونکو اسکی ضرورت نہین کہ وہ گل بنفشہ برگ گاوزبان تخم خطمی کے متلاشی ہون نہین بلکہ صرف نیب کی چھال املی کے پتے آک کی جڑ ببول کے پتے جیسے سہل الاصول اجزا اونکو وہی کام دے سکتے ہین جیسے کہ مذکورہ بالا ادویہ کا ایک نسخہ

نسخہ اکسیر کی نسبت شاید آپ ایسا خیال فرماتے ہونگے کہ وہ کسی معمولی حکیم کی تصنیف ہے حضرت ایسا نہین ہے بلکہ اسمین دہلی کے نامی حکما حکیم شریف خان اور حکیم محمود خان۔ حکیم ناصر خان۔ حکیم وارث علی صاحب و حکیم علو مرحوم چاندپوری جیسے زبردست حکما کے وہ نسخجات ہیں جو علم سینہ کہلاتا ہے نہ دیکھا ہوگا۔ نہایت شرح کے ساتھہ درج کئے گئے ہین۔ آپ باور مانئے کہ نسخہ اکسیر علم طب مین اپنی طرز کی بالکل نئی نادر الوجود کتاب ہے۔ نسخہ اکسیر مین علاوہ تمامی معمولی امراض کے ضیق النفس۔ ہیضہ۔ آتشک۔ جذام و برص۔ سوزاک جریان ضعف باہ طلق سستی و نامردی وغیرہ وغیرہ امراض کے نسخجات تو ایسے سریع الاثر اور عجیب الخاصیت لکھے گئے ہین کہ جو حقیقتاً اکسیر کا کام دیتے ہین۔ آپ بہت جلد منگائیے کیونکہ اسکا پہلا ایڈیشن قریب الاختتام ہے قیمت باوجود ان تمام خوبیون کے مع محصولڈاک عمر

وقایع سیر و سیاحت ڈاکٹر برنیر یعنی مشہور فرانسیسی سیاح برنیر کے اوس سفر کے حالات جو اوس نے سنہ ۱۶۵۵ء مین بجانب ہندوستان بعہد حضرت شاہجہان اور سلطان اورنگ زیب کیا ہے اور یہان ۱۲۔ سال تک رہکر پوری کیفیت دربار شاہجہانی اور دربار عالمگیری کے نہایت شرح و بسط کے ساتھہ دو جلدون مین لکھی ہے اس سفرنامہ کو اول فرانسیسی سے کرنل ہنیری مور صاحب ترجمان لکھا نڈر انچیف صاحب بہادر ہند نے ترجمہ کیا اور پھر اردو مین خلیفہ سید محمد حسین خان صاحب بہادر وزیر اعظم ریاست پٹیالہ نے نظر ثانی فرما کر چھپوایا۔ اس نایاب کتاب کی دونون جلدین عہ پر ہمسے مل سکتی ہین۔

درمنتخب عموماً طلبہ خصوصاً شعرا کو مژدہ ہو کہ ہمنے ایک کتاب الموسوم بہ درمنتخب نہایت عرق ریزی و جانفشانی سے تیار کرائی ہے جسمین ہر ایک قسم کے تمام وزن عروضی مع تمام بحور کے عام اس سے کہ وہ اصل ہون یا فروع درج ہین اشعار کی تقطیع کر کے قواعد تمثیل و تشبیہات نہایت صراحت کے ساتھ درج ہین۔ زیادہ تعریف فضول ہے منگا کر ملاحظہ فرمائیے قیمت ۲ر

المشتہر منیجر ایف۔ ایچ بسمل۔ اینڈ برادرس کلاتھ مرچنٹس چوک مراد آباد

۹۷۷۵۰۸

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۵۷۴۶

RR

٩٤٦٧٠١

RR منشی محمد فضل حسین بسمل

حل حکایات روشن و بیابان حصہ اول

سم

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

[illegible]